فضائل القرآن المجید

21

تفہیم السنۃ

تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ

فضائل قرآن مجید



محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز

فهرست

فَـــأَيْنَ تَـــذْهَبُـــوْنَ؟

لوگو! کہاں جاتے ہو؟

ہر طرح کی حمد و ثناء صرف اس ذات پاک کے لئے ، جو ہماری خالق ، مالک اور رازق ہے، جس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ، جس کا کوئی شریک نہیں ، جو حی اور قیوم ہے، رحیم اور رحمٰن ہے، وہاب اور توّاب ہے، ہادی اور رشید ہے، جس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے قرآن مجید نازل فرمایا، قرآن مجید لکھنا اور پڑھنا سکھایا اور قیامت تک کے لئے قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ فرمایا: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ کَمَا یُحِبُّ رَبَّنَا وَ یَرْضٰی

اور اَن گنت درود و سلام اللہ کے بندے اور رسول محمد بن عبداللہ ﷺ پر جنہوں نے حق رسالت ادا کیا، ان گنت درود و سلام اس قلب مبارک پر جس پر قرآن مجید نازل ہوا، ان گنت درود و سلام اس دل و

دماغ پر جس نے سب سے پہلے قرآن مجید حفظ کیا، ان گنت درود وسلام اس نطق مبارک پر جس نے قرآن مجید امت کو سنایا اور پڑھایا............

وہ قرآن جو سرتاسر روشنی اور ہدایت ہے، جو سرتاسر برکت اور رحمت ہے ، جو سرتاسر حق اور سچ ہے۔

اے دنیا بھر کے لوگو سنو!

قرآن مجید نازل فرمانے والے رب العالمین نے وعدہ فرمایا ہے:

﴿ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰی ﴾(123:20)

''جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ گمراہ ہوگا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت 123)

پس اے دنیا بھر کے لوگو!

جو ایمان و یقین کے طالب ہو، ہدایت اور رحمت کے محتاج ہو، سکون اور سکینت کے متلاشی ہو، مصائب و آلام اور رنج و غم میں مبتلا ہو، بیماریوں ، پریشانیوں اور دکھوں میں زندگی بسر کر رہے ہو، خوف اور بھوک کے عذاب سے دوچار ہو، امن و سلامتی سے محروم ہو، خوشحالی اور آسودگی کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہو، ذلت اور رسوائی کو اپنا مقدر سمجھے ہوئے ہو............!

ذرا کان لگا کر قرآن مجید کی پکار سنو!

فَــأَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ؟ (26:81)

''لوگو! مجھ سے منہ موڑ کر کہاں جاتے ہو؟'' (سورۃ التکویر، آیت 26)

- گمراہ ہو جاؤ گے!
- بدبختی میں مبتلا ہو جاؤ گے

اور پھر.................!

- دنیا میں ذلیل اور رسوا ہو گے،
- آخرت میں شعلے اگلتی جہنم میں جھونک دیئے جاؤ گے!

پس آؤ.......... پلٹ آؤ، میری طرف!

﴿ وَ هٰـذَا كِتَـابٌ اَنْزَلْنٰـهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ﴾(155:6)

ترجمہ: ''اور اس کتاب کو ہم نے نازل فرمایا ہے، بڑی برکت والی ہے یہ کتاب، اس کی پیروی کرو، تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم لوگ رحم کئے جاؤ۔'' (سورہ انعام، آیت 155)

پس میری طرف آؤ گے تو...........!

- یقیناً برکت دیئے جاؤ گے۔

- یقیناً رحمت سے نوازے جاؤ گے۔

اور پھر..................!

- دنیا میں عزت اور افتخار پاؤ گے،
- آخرت میں نعمتوں بھری جنت میں داخل ہو گے۔

پس اے عقل و خرد رکھنے والو!

گوش و ہوش رکھنے والو!

بصارت اور بصیرت رکھنے والو!

- سر جوڑ کر بیٹھو اور بتاؤ..................!
- دنیا میں ذلت اور رسوائی اچھی ہے یا عزت اور افتخار اچھا ہے؟
- آخرت میں شعلے اگلتی جہنم اچھی ہے یا نعمتوں بھری جنت اچھی ہے؟

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

⊙⊙⊙

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ، اَمَّا بَعْدُ !

تمام الہامی کتب سے بڑھ کر عزوشرف والی کتاب، عظمت اور فضیلت والی کتاب، خیر و برکت سے مالا مال، ہدایت اور حکمت سے لبریز، شک وشبہ سے بالاتر، حق و باطل میں فرق کرنے والی، جہالت کے اندھیروں سے نکال کر توحید کے نور سے منور کرنے والی، ایمان لانے والوں کو جنت کی بشارت دینے والی اور انکار کرنے والوں کو جہنم سے ڈرانے والی، بنی نوع انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت...... قرآن مجید، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام، جس رات نازل ہوا، اس رات کی عبادت ہزار مہینے (یا 83 سال) کی عبادت سے افضل قرار دی گئی۔ (سورۃ القدر، آیت نمبر 1 تا 3) قرآن مجید کی فضیلت میں اگر صرف یہی ایک آیت نازل کی گئی ہوتی تب بھی قرآن مجید کی عظمت اور فضیلت کے لئے کافی تھی، لیکن رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کے فضائل اور فیوض و برکات کے بارے میں جو احادیث مبارکہ ارشاد فرمائیں ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ اس نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے امت محمدیہ کا ہر فرد اگر ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گزار دے تب بھی حق شکر ادا نہیں ہوتا۔ قرآن مجید کے فضائل پر مشتمل چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

① ''تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔'' (بخاری)

② ''قرآن مجید سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔'' (مسلم)

③ ''قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والے، اللہ والے اور اس کے چنے ہوئے بندے ہیں۔'' (ابن ماجہ)

④ ''قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز حتی کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔'' (ابن ماجہ)

⑤ ''قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے لوگ قابل رشک ہیں۔'' (بخاری)

⑥ ''قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والا قیامت کے روز مقرب فرشتوں کے ساتھ کھڑا ہوگا۔'' (مسلم)

⑦ ''قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والوں پر اللہ تعالیٰ سکینت نازل فرماتے ہیں، فرشتے ان کی مجلس کے گرد (احتراماً) کھڑے رہتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر (فخر کے طور پر) فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔'' (مسلم)

⑧ ''قرآن مجید کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا اہل ایمان کے ہاتھ میں پس جو اسے تھامے رکھیں گے (دنیا میں) گمراہ ہوں گے نہ (آخرت میں) ہلاک ہوں گے۔'' (طبرانی)

⑨ ''اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کو قیامت کے روز دو ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے مقابلے میں دنیا و مافیہا کی ساری دولت ہیچ ہوگی۔'' (احمد)

⑩ ''قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔'' (ترمذی)

ہم نے قرآن مجید کے ان گنت فضائل میں سے چند ایک کا یہاں تذکرہ کیا ہے۔ قارئین کرام کو فضائل قرآن کی مزید احادیث کتاب کے ابواب میں مل جائیں گی۔ ان شاء اللہ!

قرآن مجید کے بے حد و حساب فضائل نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں قرآن مجید کی تلاوت، تحفیظ، تدریس اور تعلیم کا ایسا والہانہ جذبہ پیدا کر دیا تھا کہ بیشتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیاں قرآن مجید کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بچپن میں ہی دولت ایمان سے بہرہ ور ہوگئے۔ ایمان لانے کے بعد

حضر و سفر میں سائے کی طرح رسول اکرم ﷺ کے ساتھ لگے رہتے اور قرآن مجید سیکھنے میں گہری دلچسپی لیتے۔ ایک رات دوران نماز اونچی آواز میں تلاوت کر رہے تھے رسول اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور کھڑے ہو کر تلاوت سنتے رہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ''جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ قرآن مجید کو اسی لہجے میں پڑھے جس میں وہ نازل ہوا ہے تو وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت کا انداز اپنائے۔'' قرآن فہمی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خود فرمایا کرتے ''اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی دوسرا الٰہ نہیں، اسی کے فضل و کرم سے مجھے قرآن مجید کی ہر آیت کے بارے میں علم ہے کہ وہ کہاں نازل ہوئی اور اس کا شان نزول کیا ہے۔ جب مجھے پتہ چلتا ہے کہ فلاں شخص قرآن مجید کے بارے میں مجھ سے زیادہ معلومات رکھتا ہے تو میں اس کی خدمت میں حاضر ہو کر علم حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔''

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے شوق تلاوت کا یہ عالم تھا کہ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد رات بھر میں سارا قرآن ختم کر لیتے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا ''مجھے ڈر ہے تمہاری عمر لمبی ہوگی اور عمر بھر یہ پابندی کرنی تمہارے لئے مشکل ہوگی، لہٰذا مہینہ بھر میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کیا کرو۔'' (یعنی روزانہ ایک پارہ) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھا دس دن میں ختم کر لیا کرو۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھا سات دن میں ختم کر لیا کرو۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے مزید کم کرنے کی اجازت نہ دی۔ (ابن ماجہ)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ایمان لانے کے بعد دن رات قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہتے۔ قرآن مجید اپنے چہرے پر رکھ لیتے اور فرماتے ''میرے رب کی کتاب، میرے رب کا کلام'' اور پھر خشیت الٰہی سے رونے لگتے۔

حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ قرآن مجید سن کر ایمان لائے تھے۔ قرآن مجید کے ایسے شیدائی بنے کہ ایمان لانے کے بعد قرآن مجید کے ہی ہو کر رہ گئے۔ دوسرے لوگ رات کو جب نیند کی آغوش میں چلے

جاتے تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ رات کی تنہائی میں خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیتے۔ ایک رات تلاوت کر رہے تھے کہ آسمان سے روشن قندیلیں نازل ہوتی نظر آئیں۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ماجرا بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ تو فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سننے کے لئے آسمان سے نازل ہوئے تھے۔ اگر تم تلاوت جاری رکھتے تو فرشتے بالکل تمہارے قریب آ جاتے اور لوگ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے۔"

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بڑی دلسوز آواز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے جسے سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے اور خشیت الٰہی سے ان پر لرزہ طاری ہو جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا "عقبہ! قرآن سناؤ۔" حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلاوت سن کر اس قدر روئے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ تلاوت کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں "قرآن دوست" کے نام سے مشہور تھے۔ غزوہ ذات الرقاع سے واپسی پر اسلامی لشکر نے ایک پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ کیا۔ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا "آج کی رات پہرہ کون دے گا؟" حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ اور ان کے مواخاتی بھائی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فوراً بول اٹھے "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پہرہ دیں گے۔" پہرہ کا وقت شروع ہوا تو حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا "آپ رات کے پہلے حصہ میں سونا پسند کریں گے یا پچھلے حصہ میں؟" حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا "میں پہلی رات آرام کروں گا اور پچھلی رات پہرہ دوں گا۔" حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے پہرہ کا وقت ضائع کرنا پسند نہ کیا، وضو کر کے اللہ کے حضور قیام میں مصروف ہو گئے۔ دلسوز اور شیریں آواز میں سورہ کہف کی تلاوت کرنے لگے۔ دشمن تعاقب میں تھا۔ اس نے درّے میں کھڑا پہرے دار دیکھا تو اسے تیر کا نشانہ بنایا جو حضرت عباد رضی اللہ عنہ کے جسم میں پیوست ہو گیا۔ حضرت عباد رضی اللہ عنہ تلاوت کلام پاک میں اس قدر محو تھے کہ تیر نکالا اور اسے دور پھینک دیا، لیکن تلاوت بدستور جاری رکھی۔ دشمن نے دوسرا تیر پھینکا، وہ بھی نشانے پر لگا۔ تلاوت قرآن میں مگن حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے وہ تیر بھی جسم سے نکال پھینکا اور تلاوت جاری رکھی۔ دشمن نے تیسری مرتبہ تیر مارا تو وہ بھی نشانے پر لگا، خون کا

فوارہ بہنے لگا تب حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے نماز ختم کی اور اپنے ساتھی کو جگایا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو گھبرا کر فرمایا ''عباد! تم نے مجھے پہلا تیر لگنے پر کیوں نہ جگا دیا؟'' حضرت عباد رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ''اللہ کی قسم! اگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ذمہ داری کا احساس نہ ہوتا تو میری جان چلی جاتی تب بھی میں نماز اور تلاوت کا سلسلہ منقطع نہ کرتا۔''

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ شدید خواہش کے باوجود کم سنی کے باعث غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے جس کا انہیں شدید رنج تھا۔ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت حاصل کرنے کے لئے ایک روز اپنی والدہ کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے۔ والدہ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے بیٹے زید کو قرآن مجید کی سترہ سورتیں زبانی یاد ہیں اور یہ اس طرح صحیح تلفظ میں پڑھتا ہے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہوا ہے۔ آپ چاہیں تو اس سے سن لیں۔'' رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید سنا تو بہت خوش ہوئے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم ہوا کہ زید عربی لکھنا بھی جانتا ہے تو فرمایا ''زید! میرے لئے یہود کی عبرانی زبان سیکھو مجھے ان پر اعتماد نہیں۔'' اور یوں نوجوان زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید کی برکت سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت میسر آ گئی اور بعد میں کاتب وحی کے اہم ترین منصب پر بھی فائز ہوئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑے رقیق القلب انسان تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو مسلسل آنسو بہتے رہتے۔ تلاوت میں اس قدر رقت ہوتی کہ مشرکین مکہ کے بچے، عورتیں اور مرد جمع ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قرآن مجید سنتے رہتے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تلاوت قرآن سے بڑا شغف تھا۔ صحیح تلفظ اور خوبصورت آواز میں تلاوت فرماتے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ ابی بن کعب کو قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتلائی تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لیا ہے۔'' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوشی سے رونے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ہی باجماعت نماز تراویح کے لئے امام مقرر فرمایا تھا۔

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ اس قدر پرسوز آواز میں تلاوت فرماتے کہ پاس سے گزرنے والوں کے قدم تھم جاتے۔ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک کھڑے ہو کر ان کی تلاوت سنتے رہے اور اس قدر خوش ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا یوں بیان فرمائی۔ ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسی تلاوت کرنے والے لوگ پیدا فرمائے ہیں۔''

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید دوسروں کو سناتے بھی اور دوسروں سے سننا بھی پسند فرماتے۔ نماز تہجد میں جب قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو اس قدر روتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے ہنڈیا کے ابلنے جیسی آواز آنے لگتی۔ جب دوسروں سے سننے پر طبیعت آمادہ ہوتی تو خود کہہ کر دوسروں سے قرآن مجید سنتے۔ ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید سنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ النساء کی آیات پڑھنی شروع کیں۔ جب اس آیت پر پہنچے ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ﴾ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اپنے آپ پر ضبط نہ رہا اور فرمایا ''عبداللہ! بس کرو۔''

طائف سے ایک وفد حاضر خدمت ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد کے سب سے کم عمر رکن حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو طائف کا گورنر مقرر فرمایا اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باقی حضرات کی نسبت قرآن مجید سب سے زیادہ یاد تھا۔

یمن میں گورنر مقرر کرنے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دو ایسے افراد کا انتخاب فرمایا جو سب سے اچھے قاری اور قرآن مجید کا زیادہ علم رکھنے والے تھے یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔'' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب قاری ہیں جن کی وجد آفریں قراءت سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! تمھیں تو اللہ تعالیٰ نے لحن داودی سے نوازا ہے۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے ایک صوبے کا گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بنایا اور دوسرے صوبہ کا گورنر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو۔ گورنری کے زمانے میں دونوں حضرات ایک دفعہ اکٹھے ہوئے تو باہمی دلچسپی کے امور میں یہ گفتگو بھی شامل تھی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ : ابوموسیٰ! آپ قرآن مجید کی تلاوت کب اور کتنی کرتے ہیں؟

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: میں تو بیٹھے بیٹھے، کھڑے کھڑے اور سواری پر ہر وقت تلاوت کرتا ہوں (اور یوں روزانہ کی منزل پوری کرتا ہوں)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ: آپ اپنی تلاوت کی منزل کیسے پوری کرتے ہیں؟

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ: میں تو پہلی رات سو جاتا ہوں کچھ نیند پوری کر کے اٹھتا ہوں اور پھر تلاوت کرتا ہوں۔ ثواب کی نیت سے سوتا ہوں ثواب کی نیت سے اٹھتا ہوں۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خود بھی حافظ قرآن تھے اور اپنے عہد خلافت میں مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لئے حافظ قرآن یا عالم قرآن ہونے کا معیار مقرر فرما رکھا تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ کی شوریٰ کے تمام ارکان یا تو حافظ قرآن تھے یا عالم قرآن۔ آپ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں دیگر کلیدی عہدوں پر تقرری کے لئے بھی یہی معیار مقرر تھا۔ حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو مکہ سے باہر جانا پڑا تو اپنے پیچھے عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ''اپنے پیچھے قائم مقام کس کو بنایا ہے؟'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بتایا ''عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ کو۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ''یہ شخص کون ہے؟'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بتایا ''غلاموں میں سے ہے لیکن قرآن مجید کا سب سے بڑا قاری اور علم الفرائض (وراثت کے مسائل) کا سب سے بڑا عالم ہے۔'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا ''رسول اکرم ﷺ نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض لوگوں کو عزت بخشتا ہے اور بعض کو ذلیل کرتا ہے۔''

عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سرکاری طور پر قرآن مجید کی تعلیم اور تبلیغ کا اس قدر اہتمام تھا کہ گورنر شام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ باشندگان شام کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے آپ ایسے علماء بھیجیں جو انہیں قرآن مجید کی تعلیم دیں اور دینی احکام سکھائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقصد کے لئے درج ذیل پانچ جلیل القدر علماء کو طلب فرمایا (1) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (2) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (3) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ (4) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (5) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ۔ اور انہیں بتایا کہ

اہل شام نے قرآن مجید سیکھنے کے لئے مجھ سے مدد طلب کی ہے۔ آپ حضرات میرے ساتھ تعاون کریں میں تم میں سے تین افراد کو شام بھیجنا چاہتا ہوں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بڑھاپے کی وجہ سے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے سفر کرنے سے معذور تھے۔ لہٰذا باقی تینوں حضرات جانے کے لئے تیار ہو گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں جاتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ تعلیم کا آغاز حمص (شہر کا نام) سے کرنا وہاں سے مطمئن ہو جاؤ تو تم میں سے ایک حمص میں ہی تعلیم کا کام جاری رکھے ایک دمشق چلا جائے اور وہاں لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دے اور تیسرا فلسطین چلا جائے اور وہاں کے لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ دمشق روانہ ہو گئے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فلسطین چلے گئے۔

قرآن مجید کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے اس گہرے تعلق کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ وہ ان تمام فیوض و برکات سے مالا مال تھے جن کا وعدہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اپنی انفرادی زندگی میں ایمان، تقویٰ، نیکی، اللہ اور اس کے رسول سے محبت، توکل، قناعت، امانت، دیانت، صداقت، صبر اور شکر جیسے اوصاف حمیدہ سے وہ اس طرح متصف تھے کہ ان کے بعد دوبارہ ایسے انسان پیدا ہی نہ ہوں گے۔ قرآن مجید کی برکت سے ان کا معاشرہ عدل، احسان، ایثار، ہمدردی، قربانی، باہمی اخوت و محبت، امن و سلامتی، خوشحالی اور دیگر خیر و برکات کے لحاظ سے اپنی مثال آپ تھا اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں عزت، عظمت، عروج اور ایسا غلبہ عطا فرمایا جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ یہ قرآن مجید کی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے کفار کی طاقت، قوت اور اسلحہ کا خوف جاتا رہا۔ مسلمان بغیر کسی ٹیکنالوجی اور ایجاد کے پوری دنیا پر چھا گئے۔ عہد نبوت کو تو چھوڑیئے، عہد صحابہ اور عہد تابعین میں جب مسلمان عرب ملکوں سے نکل کر دور اجنبی سرزمین اندلس پر پہنچے تو مورخین لکھتے ہیں: ''اندلس پر مسلمانوں کی اتنی ہیبت چھائی ہوئی تھی کہ اسلامی لشکر کو کوئی روکنے والا نہ تھا۔ طارق بن زیاد رحمہ اللہ جدھر رخ کرتا فتح و کامرانی اس کے ہمرکاب چلتی۔ اندلسی خود پیش قدمی کر کے صلح کرتے۔ طارق بن زیاد رحمہ اللہ آگے آگے علاقے فتح کرتے جاتے اور موسیٰ بن نصیر رحمہ اللہ اس کے پیچھے پیچھے صلح ناموں اور معاہدوں کی تصدیق کرتے جاتے۔'' ❶

اندازہ فرمائیں 92ھ میں طارق بن زیاد رحمہ اللہ صرف سات ہزار سپاہیوں کے ساتھ جبرالٹر پر

❶ تاریخ اسلام از شاہ معین الدین ندوی، حصہ دوم، صفحہ نمبر 178

اترے۔ وہاں کے حاکم تھیوڈومیر سے مقابلہ ہوا۔ تھیوڈومیر شکست کھا کر فرار ہوا اور اپنے بادشاہ راڈرک کو لکھا: ''ہمارے ملک پر ایسے آدمیوں نے حملہ کیا ہے کہ ان کا وطن معلوم ہے نہ ان کی اصلیت کہ کہاں سے آئے ہیں، زمین سے نکلے ہیں یا آسمان سے اترے ہیں۔'' ❶

اس اطلاع کے بعد راڈرک خود ایک لاکھ کی فوج لے کر مقابلہ پر آیا۔ اس وقت طارق بن زیاد رحمہ اللہ کے ساتھ صرف بارہ ہزار کی فوج تھی۔ طارق بن زیاد رحمہ اللہ نے اسلامی لشکر کے سامنے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد جہاد کی فضیلت پر خطبہ دیا۔ شہادت کی اہمیت بتائی اور اللہ کی نصرت کے وعدے یاد دلائے۔ اسلامی لشکر اللہ کا نام لے کر اپنے سے دس گناہ کیل کانٹے سے لیس لشکر جرار سے ٹکرا گیا اور فتح یاب ہوا۔ راڈرک فرار ہوتے ہوئے دریا میں ڈوب مرا۔ راڈرک کو شکست دینے کے بعد طارق بن زیاد رحمہ اللہ نے پے در پے قرطبہ، تدمیر، طلیطلہ، قومونہ، اشبیلیہ اور ماردہ پر کہیں جنگ کئے بغیر اور کہیں جنگ کے بعد قبضہ کیا اور فرانس کی سرحدوں پر جا دستک دی۔

دنیا میں اس عزت، عروج اور غلبہ کا وعدہ قرآن مجید کو مضبوطی سے تھامنے اور اس پر عمل کرنے سے مشروط ہے۔ آج اگر ہم دنیا میں مغلوب اور بے توقیر ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن مجید کو ترک کر دیا ہے۔ ہمارا معاشرہ ایمان، نیکی، تقویٰ، امانت، دیانت، صداقت اور شجاعت کے بجائے شرک، بدعات، ظلم، بے رحمی، قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ، اغوا، شراب، زنا، جوا، فحاشی، بے حیائی، بدامنی اور بدحالی میں مبتلا ہے تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ ہم نے قرآن مجید کو ترک کر دیا ہے۔ بقول حکیم الامت علامہ اقبال رحمہ اللہ:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

پس اگر ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اعلیٰ و ارفع اقدار کا چلن عام کرنا چاہتے ہیں، اپنی ذلت اور پستی کو عزت اور وقار میں بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید کی طرف پلٹ آنا چاہئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰی ﴾ (123:20)

❶ تاریخ اسلام از شاہ معین الدین ندوی، حصہ دوم، صفحہ نمبر 169

''پس جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔'' (سورہ طہٰ، آیت نمبر 123)

قرآن مجید سرتا سر ہدایت ہے:

قرآن مجید کے نزول کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کی ہدایت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ فَقَدْ جَاءَ كُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ ﴾ ترجمہ: ''تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک روشن دلیل، ہدایت اور رحمت آ گئی ہے۔'' (سورہ الانعام، آیت نمبر 157) دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ ترجمہ: ''اور بے شک یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 77) یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ جو بھی ادنیٰ و اعلیٰ شخص ہدایت کی نیت سے اسے پڑھتا ہے یا سنتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ہدایت کے راستے کھول دیتے ہیں بشرطیکہ اس کے ذہن میں تعصب یا ہٹ دھرمی نہ ہو۔ تاریخ اسلام کے ابتدائی عہد کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ یمن کے قبیلہ دوس کے سردار تھے۔ شاعر بھی تھے کسی کام سے مکہ گئے تو قریش مکہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کان بھرنے شروع کر دیئے جس سے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سخت بدگمان ہوگئے۔ ایک روز طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم میں نماز پڑھتے دیکھا، قرآن مجید کے چند جملے سنے تو محسوس کیا یہ تو بڑا اچھا کلام ہے۔ اپنی بدگمانی پر کچھ نادم سے ہوئے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوکر گھر چلے تو طفیل بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہولئے، گھر پہنچ کر عرض کیا ''میں فلاں فلاں قبیلے سے ہوں قریش کے سرداروں کے کہنے پر آپ کے بارے میں سخت بدگمان تھا حتی کہ میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی تھی حرم میں آپ کی زبان مبارک سے چند کلمات سنے ہیں جو مجھے اچھے لگے ہیں آپ مجھے تفصیل سے بتایئے آپ کیا کہتے ہیں؟'' جواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ اخلاص اور سورہ فلق کی تلاوت فرمائی۔ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اسی وقت بیعت کے لئے ہاتھ آگے بڑھا دیئے اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔

② حضرت ضماد ازدی رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے مکہ آئے، تو لوگوں نے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دیوانے ہوگئے ہیں۔ حضرت ضماد رضی اللہ عنہ جھاڑ پھونک کے ماہر تھے۔ اس ارادے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے کہ ان کا علاج کروں گا تاکہ وہ صحت مند ہوجائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مدعا پیش کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کلمہ شہادت ادا فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائی اور اس کے بعد قرآن مجید کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا۔ ضماد ازدی رضی اللہ عنہ کو یہ کلام پاک اتنا پسند آیا کہ دوبارہ پڑھنے کی درخواست کی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اعادہ فرمایا۔ ضماد ازدی رضی اللہ عنہ سننے کے بعد کہنے لگے ''میں نے ایسا کلام پہلے کبھی نہیں سنا، میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے، شاعروں اور ساحروں کا کلام بھی سنا ہے مگر یہ کلام تو سمندر کی تہہ تک پہنچنے والا کلام ہے۔'' حضرت ضماد ازدی رضی اللہ عنہ نے نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ پوری قوم کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ۔

③ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی آپ بیتی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسلام لانے سے پہلے ایک روز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستانے کے لئے گھر سے نکلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے حرم میں داخل ہوچکے تھے، میں جب حرم پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سورہ الحاقہ تلاوت فرمارہے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوگیا اور سننے لگا۔ قرآن پاک کے پُراثر کلام پر میں حیران ہورہا تھا کہ یکا یک میرے دل میں خیال آیا کہ یہ شخص ضرور شاعر ہے۔ تب فوراً ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے ﴿اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ۝ وَّ مَا ہُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٍ قَلِیۡلًا مَّا تُؤۡمِنُوۡنَ ۝﴾ ''یہ رسول کریم کا قول ہے کسی شاعر کا قول نہیں لیکن تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔'' (سورہ الحاقہ، آیت 40-41) میں نے اپنے دل میں سوچا اگر یہ شاعر نہیں تو پھر کاہن ہے۔ اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے ﴿وَ لَا بِقَوۡلِ کَاہِنٍ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ﴾ ''اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے مگر تم لوگ کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔'' ﴿تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴾ ''یہ کلام تو رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔'' (سورہ الحاقہ، آیت 42-43) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے

ادا کی گئی قرآن مجید کی یہ آیات میرے دل پر اسلام کا نقشِ اولین ثابت ہوئیں۔

اس کے بعد وہ مشہور واقعہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے ننگی تلوار لے کر نکلے، راستے میں اپنی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مسلمان ہونے کی خبر ملی تو الٹے پاؤں بہن کے گھر پہنچے جہاں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو قرآن مجید پڑھا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آمد پر حضرت خباب رضی اللہ عنہ گھر کے اندر چھپ گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قرآن مجید کے اوراق چھپا لئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہن اور بہنوئی دونوں کو پیٹنا شروع کر دیا۔ بہن کے سر سے خون نکلتا دیکھ کر ندامت محسوس ہوئی، تو کہا اچھا لاؤ دکھاؤ وہ صحیفہ، جو تم پڑھ رہے تھے، بہن نے وضاحت کی کہ تم شرک کی وجہ سے نجس ہو، پہلے غسل کرو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا، صحیفہ سورہ طٰہٰ کی آیات پر مشتمل تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا، تو کہنے لگے "کیا عمدہ اور بلند پایہ کلام ہے" حضرت خباب رضی اللہ عنہ یہ تبصرہ سن کر باہر نکل آئے اور کہا "عمر! مجھے امید ہے اللہ نے تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں چن لیا ہے۔ پس اے عمرؓ! آؤ اللہ کی طرف، آؤ اللہ کی طرف۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ دار ارقم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

④ مدینہ منورہ میں دین اسلام کے اولین خوش نصیب مبلغ حضرت مُصعب بن عُمیر رضی اللہ عنہ اپنے میزبان حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر قبیلہ بنو عبدالاشہل کے باغ میں کچھ لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہے تھے کہ بنو عبدالاشہل کے سردار اُسید بن حُضیر آئے اور درشت لہجے میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر کہا "تم ہمارے آدمیوں کو بے وقوف بنا رہے ہو خیریت چاہتے ہو تو فوراً یہاں سے نکل جاؤ اور آئندہ کبھی اس طرف کا رخ نہ کرنا۔" حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بڑے تحمل اور نرمی سے فرمایا "میرے بھائی! آپ تشریف رکھیں اور ایک دفعہ میری بات سن لیں، پسند آئے تو مانیں، نہ آئے تو رد کر دیں۔" حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو سن کر اسید بن حضیر کا سارا غصہ جاتا رہا، بیٹھ گئے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے اسلام کے چند احکام بتانے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت

شروع کی ادھر تلاوت ختم ہوئی ادھر اسید بے اختیار بول اٹھے۔ ''کیسا اچھا دین اور کیسا اعلیٰ کلام ہے، اس دین میں داخل ہونے کے لئے تم کیا کرتے ہو؟'' حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا ''غسل کر کے حق کی شہادت دیں اور نماز پڑھیں۔'' حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

قرآن مجید گزشتہ چودہ صدیوں سے پوری دنیا کے انسانوں کو مسلسل نور ہدایت سے منور کر رہا ہے جس طرح یہ پہلوں کے لئے ہدایت تھا اسی طرح پچھلوں کے لئے بھی ہدایت ہے۔ قرآن مجید کے فیوض و برکات میں آج تک کبھی کمی آئی ہے نہ تعطل پیدا ہوا ہے۔ چند مثالیں ماضی قریب کی ملاحظہ فرمائیں۔

① پولینڈ میں ایک یہودی رِبّی عالم گھرانے میں (1900ء) پیدا ہونے والے لیوپولڈ نے ویانا یونیورسٹی میں فلسفہ اور آرٹ کی تعلیم حاصل کی۔ عملی زندگی کا آغاز صحافت سے کیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور ہر طرح کی دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہونے کے باوجود لیوپولڈ کہتا ہے کہ مجھے اپنی زندگی کا صحیح مقصد معلوم نہ تھا اور میں نہیں جانتا تھا کہ سچی ذہنی مسرت کیسے اور کہاں سے حاصل کریں؟ بار بار احساس ہوتا کہ ہم کسی اندھے جنگل میں محو سفر ہیں جہاں درندوں کا خوف بھی لاحق ہے اور منزل کا سراغ لگانا بھی نامعلوم۔ میں نے پہلی بار عیسائیت کا مطالعہ کیا اسے سمجھنے کی کوشش کی مگر بہت جلد مایوسی کا سامنا کرنا پڑا کہ عیسائیت جسم روح اور عقیدہ وعمل کے درمیان افسوسناک تفریق کی حامل ہے جو اس زمانے کے انسانوں کی راہنمائی کرنے سے قاصر ہے۔ 1922ء کے اواخر میں جرمن کے ایک اخبار نے لیوپلوڈ کو مشرق وسطیٰ کا نمائندہ مقرر کر دیا جہاں اسے اسلام کا مطالعہ کرنے کا موقع میسر آ گیا۔ لیوپولڈ کہتا ہے کہ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہوئے میرے سامنے اسلام کی ایک ایسی مکمل تصویر آ گئی جس نے مجھے حیرت زدہ اور مدہوش کر دیا، روح اور مادہ کی یکساں اہمیت، عقل کی کار فرمائی، پیغمبر اسلام کی بھرپور روحانی، معاشرتی، سیاسی زندگی اور اسلام کا بین الاقوامی مزاج دیکھ کر اسلام کے لئے میرا استغراق مزید بڑھ گیا۔ ستمبر 1926ء میں ایک شب میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ زمین دوز ٹرین میں سفر کر رہا تھا میرے سامنے کی سیٹ پر ایک جوڑا بیٹھا تھا، لباس اور ہیرے کی انگوٹھیوں سے متمول نظر آ رہا تھا، لیکن چہرے اطمینان اور مسرت سے خالی تھے۔ وہ بہت غمزدہ اور

حرماں نصیب دکھائی دیتے تھے۔ میں نے ڈبے میں نظر گھما کر دیکھا، ہر شخص بظاہر خوشحال لیکن ہر شخص کے چہرے پر ایک مخفی الم کی جھلک موجود تھی۔ میں نے اس احساس کا ذکر اپنی بیوی سے کیا تو اس نے بھی یہ کہہ کر میری تائید کی "واقعی یوں لگتا ہے کہ یہ لوگ جہنم کی زندگی گزار رہے ہیں۔"

گھر واپس آیا تو میز پر قرآن مجید کا نسخہ رکھا تھا۔ میری نگاہ اچانک اس کے نکلے ہوئے صفحے پر پڑ گئی جن پر یہ آیات لکھی تھیں ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝﴾ ترجمہ: "تم لوگوں کو حصول کثرت کی دوڑ نے غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ تم لبِ گور پہنچ جاتے ہو (یہ طرز زندگی) ہرگز درست نہیں۔ عنقریب تمہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا پھر سن لو، ہرگز نہیں، عنقریب تمہیں اس کا انجام معلوم ہو جائے گا، ہرگز نہیں، اگر تم یقینی علم کی حیثیت سے (اس روش کا انجام) جانتے (تو کبھی یہ طرز عمل اختیار نہ کرتے) تم جہنم دیکھ کر رہو گے پھر سن لو، کہ تم بالیقین جہنم کو دیکھو گے پھر اس روز تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔" (سورہ التکاثر) میں ایک لمحہ کے لئے گم سم ہو گیا ۔ میرے ہاتھوں میں جنبش تھی میں نے بیگم کو آواز دی اور کہا "دیکھو کیا یہ اس صورت حال کا جواب نہیں جو گزشتہ رات ہم نے ریل میں دیکھی تھی۔" ہمیں ہمارے سوالوں کا جواب بھی مل گیا اور بہت سے متعلقہ شکوک وشبہات بھی ختم ہو گئے۔ ہم نے سوچا یہ کتاب اللہ ہی کی نازل کردہ ہے جو چودہ سو سال پہلے محمد ﷺ پر نازل کی گئی تھی جس میں ہمارے اس پیچیدہ اور مشینی دور کی ٹھیک ٹھیک تصویر پیش کر دی گئی ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ قرآن مجید کسی انسان کی تصنیف نہیں ہے۔ انسان لاکھ سمجھدار، حکیم اور دانا سہی، مگر وہ چودہ سو سال قبل اس عذاب کی پیش گوئی نہیں کر سکتا جو بیسویں صدی کے لئے خاص تھا۔ دوسرے ہی روز میں برلن میں مسلمانوں کی انجمن کے صدر کے پاس گیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ یونانی زبان میں "لیو" شیر کو کہتے ہیں، لہٰذا میرا نام محمد اسد تجویز کیا گیا۔

یہ وہی محمد اسد ہیں جو اپنے علم اور عمل کی وجہ سے بعد میں علامہ محمد اسد کہلائے۔ جنہوں نے ایک انتہائی

دقیع اور قابل قدر کتاب ''Road to Macca'' (جانب بطحا) تصنیف کی جسے پڑھ کر بے شمار لوگوں کو راہ ہدایت نصیب ہوئی۔

② ڈاکٹر عبدالرحمٰن بارکر امریکی ریاست واشنگٹن کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ ایک روز اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوال کیا تو والد نے کہا ''میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا بتا سکتا ہوں میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی اور مجھے زندگی میں اس کی ضرورت بھی کیا ہے جبکہ ہر آسائش میسر ہے۔''[1] ڈاکٹر بارکر کہتے ہیں: اپنے والد کا یہ جواب سن کر میں نے یہودیت، عیسائیت اور ہندومت کی مقدس کتب کا مطالعہ شروع کر دیا۔ ان میں سوائے تضادات اور اختلافات کے کچھ نہ پایا۔ اسلام کے بارے میں تاثر یہ تھا کہ یہ وحشیوں، پاگلوں اور جنونیوں کا مذہب ہے، لہٰذا قرآن کا مطالعہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ 1951ء میں مجھے ہندوستان جانے کا اتفاق ہوا جہاں میری ملاقات ایک مسلم نوجوان سے ہوئی جو مجھے اپنے گھر لے گیا اس نوجوان کے والد نے میرا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ ان کی باتوں میں مجھے خلوص، صداقت اور محبت محسوس ہوئی۔ نہایت سادہ اور صاف الفاظ میں انہوں نے مجھے اسلام کے متعلق کچھ بنیادی باتیں بتائیں۔ ملاقاتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ کچھ مدت کے بعد مجھے اپنی ملازمت کے سلسلہ میں بہار کے جنگلوں میں جانا تھا۔ رخصت کرتے ہوئے نوجوان کے والد نے مجھے چند کتابیں دیں جن میں محمد پکتھال کا انگریزی ترجمہ والا قرآن مجید بھی تھا۔ بہار کے جنگلوں میں تنہائی میسر تھی۔ ماحول بھی قدرت کی دلفریبیوں اور رعنائیوں سے معمور تھا۔ خیال آیا قرآن مجید کا مطالعہ ہی کیا جائے۔ قرآن مجید کھولا تو سورہ کوثر سامنے آ گئی۔ پڑھنا شروع کیا۔ چھوٹے چھوٹے بول میرے دل میں تیر و نشتر کی طرح پیوست ہوتے چلے گئے۔ الفاظ کے ترنم نے میرے کانوں میں رس گھولنا شروع کر دیا۔ معلوم نہیں ان میں کیا جادو تھا کہ میری زبان بے اختیار انہیں دہرانے لگی۔ میں پڑھتا چلا گیا اور یوں محسوس کیا کہ آب حیات کے قطرے مرجھائے ہوئے پھولوں کو تازگی اور شگفتگی بخش رہے ہیں۔ دل چاہتا کہ قرآن پاک کی پاکیزہ تعلیمات پر ایمان لے آؤں، لیکن مادہ پرست ماحول میں پرورش پائے ہوئے ذہن کا کبر و غرور، شکوک و شبہات پیدا کر رہا تھا۔ دل اور دماغ میں کشمکش شروع ہو گئی۔ بہار

[1] لمحہ بھر کے لئے قرآن مجید کی آیت کریمہ پر غور فرمائیں ﴿ كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ ﴾ ترجمہ ''ہرگز نہیں انسان سرکشی اختیار کرتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے۔'' (سورہ العلق، آیت 6-7)

سے واپس لکھنؤ آیا تو آتے ہی مولوی صاحب سے ملا، اپنے شکوک وشبہات پیش کئے ۔ مولوی صاحب نے نہایت حکیمانہ اور مدلل انداز میں میرے شکوک وشبہات رفع کئے۔ اب قلب وذہن میں ابدی صداقت کو سینے سے لگا لینے کا بے پناہ جذبہ امڈ آیا تھا آنکھیں بے یقینی کے اندھیرے سے نکل کر ایمان کی روشنی کا مشاہدہ کرنے کے لئے بے تاب ہو گئیں اور زبان پر بے ساختہ کلمہ شہادت جاری ہو گیا۔ اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

③ ڈاکٹر غرینیہ فرانس میں پیدا ہوئے۔ یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور فرانسیسی پارلیمنٹ کے رکن بنے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے قبول اسلام کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں: ”میری جوانی سمندری سفر میں گزری۔ سمندر کے نظاروں اور سفروں کا شوق ہی گویا میرا مقصد زندگی تھا۔ اس شوق کے علاوہ میرا دوسرا مشغلہ کتابوں کا مطالعہ تھا۔ یہی ذوق مجھے مطالعہ قرآن تک لے آیا۔ ایک روز میں قرآن مجید کی ورق گردانی کر رہا تھا کہ نظریں سورہ نور کی ایک آیت پر جم گئیں جس میں گمراہ شخص کی مثال سمندری نظارے کے حوالے سے بیان کی گئی تھی ﴿اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا﴾ ترجمہ: ”مشرک کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا ہو پھر موج کے اوپر ایک دوسری موج چھائی ہوئی اس کے اوپر بادل ہو اس طرح تاریکی پر تاریکی مسلط ہے (اور اس کی حالت یہ ہے کہ) جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھ پائے۔“ (سورہ نور، آیت نمبر 40) جب میں نے یہ آیت پڑھی تو میرا دل تمثیل کی عمدگی اور انداز بیان سے بے حد متاثر ہوا اور میں نے خیال کیا کہ اس کتاب کے مصنف (محمدؐ) ضرور ایسے شخص ہوں گے جن کے دن، رات میری طرح سمندروں میں گزرے ہوں گے لیکن اس کے باوجود مجھے حیرت اس بیان کے مختصر مگر جامع اور بلیغ الفاظ اور اسلوب پر تھی گویا بات کہنے والا خود رات کی تاریکی، بادلوں کے گہرے سائے اور موجوں کے طوفان میں ایک جہاز پر کھڑا ہے اور ڈوبتے شخص کی حالت دیکھ رہا ہے، تھوڑے ہی عرصہ بعد مجھے معلوم ہوا کہ محمد عربی ﷺ امی شخص تھے اور انہوں نے زندگی بھر سمندری سفر نہیں کیا۔ اس انکشاف کے بعد میرا دل روشن ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ محمد ﷺ کی آواز نہیں بلکہ اس ہستی کی آواز ہے جس نے سمندروں

سمیت کائنات کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ میں نے قرآن مجید کا دوبارہ مطالعہ شروع کیا۔ اب میرے سامنے مسلمان ہوئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا، چنانچہ شرح صدر کے ساتھ کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

④ برطانیہ میں پیدا ہونے والے کیٹ سٹیونز جو اسلام قبول کرنے کے بعد یوسف اسلام کے نام سے معروف ہوئے، مشہور موسیقار اور پاپ سنگر تھے۔ قرآن مجید سے ان کا رابطہ اپنے بڑے بھائی ڈیوڈ کے ذریعہ ہوا جو مقامات مقدسہ کی غرض سے بیت المقدس گئے اور واپس آ کر قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ خرید کر اپنے بھائی کو تحفہ کے طور پر دیا۔ یوسف اسلام کہتے ہیں "میں نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا، جوں جوں آگے بڑھتا گیا مایوسی اور اداسی کا پردہ چاک ہوتا گیا۔ رفتہ رفتہ زندگی کا ایک واضح مفہوم میری سمجھ میں آنے لگا میں جس حقیقت کے حصول کے لئے بھٹک رہا تھا وہ قرآن مجید کے مطالعہ سے حاصل ہو گئی۔ شک کے سارے کانٹے ایک ایک کر کے نکل گئے۔ مجھے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نظر آئے جن کی صرف ایک ہی تصویر قرآن مجید نے پیش کی ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے، نہ خدا تھے، نہ خدا کے بیٹے۔ مجھے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نظر آئے جنہوں نے اللہ کی خوشنودی کے لئے اپنے بیٹے کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا، میں ڈیڑھ سال تک قرآن مجید کو بار بار پڑھتا رہا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ شاید میں اس قرآن کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور یہ قرآن میرے لئے نازل ہوا ہے۔ میں اب تک کسی مسلمان سے نہیں ملا تھا لیکن مجھے احساس ہونے لگا کہ مجھے یا تو جلد ہی مکمل طور پر ایمان لے آنا ہو گا یا موسیقی کے دھندے میں پھنسا رہنا ہو گا۔ یہ کشمکش کا وقت میرے لئے بڑا کٹھن تھا۔ آخر ایک روز کسی نے میرے سامنے لندن کی نئی مسجد کا ذکر کیا۔ یہ جمعہ کا دن تھا، میرے قدم خود بخود مسجد کی طرف اٹھنے لگے۔ نماز جمعہ کے بعد میں نے قبول اسلام کا اعلان کیا اور یوں مسلمانوں کی عظیم برادری سے میرا تعلق قائم ہو گیا۔ ❶

⑤ محترمہ پولی این امریکہ میں پیدا ہوئیں۔ کیمیکل انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی عملی زندگی اختیار کی تو ایک روز کسی مسلمان ہمسائی نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ پڑھنے کے لئے دیا۔ پولی این نے یہ "کتاب" لے کر شیلف پر رکھ دی، کبھی کبھار اسے دیکھ لیتی۔ قرآن مجید میں انبیاء کے واقعات دیکھ کر

❶ مذکورہ چاروں واقعات ڈاکٹر عبدالغنی فاروق کی مؤقر کتاب "ہم مسلمان کیوں ہوئے" سے لئے گئے ہیں۔

پولی این کو قرآن مجید سے دلچسپی پیدا ہوگئی۔ پولی این کہتی ہیں کہ ایک روز میں معمول سے زیادہ کام کر کے تھکی سی تھی۔ قرآن مجید کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ سورہ مزمل پڑھ رہی تھی جس کے آخر میں دوبار یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے ''جب تم تھکے ہو تو جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔'' ❶ میں تھکی ہوئی تو تھی ہی۔ خیال آیا کہ اب مجھے بھی آرام کرنا چاہئے اور مزید قرآن نہیں پڑھنا چاہئے۔ خود قرآن بھی تو یہی کہہ رہا ہے۔ میں نے قرآن بند کر دیا مگر بستر پر لیٹے لیٹے خیالات کا تانتا بندھ گیا۔ عجیب کتاب ہے کہ اگر تم تھکے ہوئے ہو تو قرآن اتنا پڑھو جتنا آسانی سے پڑھ سکتے ہو۔ تھکاوٹ کے باوجود میں نیند نہ کر سکی ایک ہلچل سی مچ گئی۔ اب قرآن مجید سے ایک کشش سی پیدا ہوگئی اور مجھے احساس ہونے لگا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ ایک روز میں نے معمول کے مطابق قرآن اٹھایا۔ سورہ المؤمنون کی تلاوت شروع کی۔ درج ذیل آیات پڑھیں ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ○﴾ ترجمہ: ''ہم نے انسان کو مٹی کے ست سے بنایا پھر اس مٹی کے ست کو ایک محفوظ جگہ ٹپکی ہوئی بوند میں تبدیل کیا پھر اس بوند کو لوتھڑے کی شکل دی پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اس سے ایک مخلوق پیدا کر دی پس اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت ہے جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔'' (سورہ المؤمنون، آیت نمبر 12-14) عجیب و غریب طمانیت کی کیفیت محسوس کی۔ یہ تو وہی بات ہے جو سائنس آج کہہ رہی ہے جبکہ محمد ﷺ نے چودہ سو سال پہلے یہ بات بتا دی تھی۔ انہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ الٹرا ساؤنڈ، ایکسرے اور دوسری جدید مشینیں تو اس وقت نہیں تھیں، اسی وقت دل نے گواہی دے دی کہ محمد ﷺ کی راہنمائی یقیناً کسی بڑی طاقت (یعنی اللہ تعالیٰ) نے کی ہے۔ چنانچہ شرح صدر کے ساتھ میں نے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کا اقرار کیا اور امت مسلمہ میں شامل ہوگئی۔

⑥ محترمہ لیلیٰ پولینڈ کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں پھر اپنے خاندان کے ہمراہ کینیڈا منتقل

---

❶ ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ ترجمہ: ''جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔'' (سورہ المزمل، آیت نمبر 20)

ہو گئیں۔ دوران تعلیم لیلیٰ کی ملاقات ایک مسلمان لبنانی طالب علم سے ہوئی دونوں اپنی ملاقاتوں میں مذہب پر بحث کرتے۔ باعث نزاع بات یہ تھی کہ ''اللہ ایک ہے یا تین؟'' لیلیٰ کہتی ہیں کہ لبنانی طالب علم کا یہ جملہ ''اللہ صرف ایک ہے'' ہر وقت میرے ذہن میں گونجتا رہتا تاہم مجھے پورا یقین تھا کہ ایسی سوچ رکھنے والا پاگل ہے۔ دو تین ماہ اسی ادھیڑ بن میں گزر گئے۔ ایک روز میں اپنے گھر والوں کے ساتھ چرچ گئی تو مجھے پہلی بار چرچ والوں کی یہ بات عجیب سی محسوس ہوئی کہ ''اللہ، اس کا بیٹا اور روح القدس تینوں مل کر ایک بنتے ہیں۔'' ان الفاظ نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور میں سوچنے لگی ''اگر اللہ ایک ہے تو اسکے بیٹے اور روح اللہ کا کیا مطلب ہے؟'' یہ تثلیث کا معاملہ تو عقلی اعتبار سے بالکل ہی ناقابل فہم تھا جبکہ ایک مسلمان لبنانی نوجوان کی بات قابل فہم تھی کہ ''اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔'' اسی کشمکش کو ختم کرنے کے لئے میں نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا۔ میرے لئے قرآن مجید کا مطالعہ ایک سرور کن تجربہ تھا۔ رات کو جب سارے لوگ اپنے اپنے بستروں میں دبکے ہوتے تو میں قرآن مجید کا مطالعہ شروع کر دیتی۔ اسی دوران میں آنکھیں برستی رہتیں اور میں منہ تکیہ پر رکھ کر روتی رہتی۔ میں بہت خوش تھی اور شکر گزار تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے علم و عرفان سے نوازا تھا۔ اب میں زیادہ دیر تاریکی اور جہالت سے سمجھوتہ نہیں کر سکتی تھی۔ کرسمس کا موقع آیا تو مزید ضبط کا یارا نہ رہا۔ میں نے اپنے ایمان کا اعلان کر دیا۔ توقع کے مطابق مجھے فوراً گھر سے نکال دیا گیا۔ دل اس خیال سے دکھی تھا کہ گھر والے چھوٹ رہے ہیں، لیکن اس خیال سے ذہن سکون سے معمور ہو گیا کہ میں نے اپنے رب کو پا لیا ہے۔

⑦ محترمہ سمیہ امریکہ کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ مائیکرو بیالوجی میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ سمیہ کہتی ہیں کہ عیسائیت میں میرے لئے سب سے زیادہ ناقابل فہم بات عقیدہ تثلیث تھی۔ ایک اللہ وہ جو زمین و آسمان کا خالق اور مالک ہے، دوسرا اللہ وہ جس نے ہمارے گناہ معاف کروانے کے لئے قربانی دی، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اور تیسرا اللہ روح القدس! پھر کس خدا کی عبادت کریں اور کس سے مانگیں؟ دوران تعلیم سمیہ کی ایک مسلمان لڑکے سے دوستی ہوئی۔ سمیہ نے اپنے دوست سے اس پریشانی کا اظہار کیا تو اس نے سمیہ کو قرآن مجید مطالعہ کے لئے فراہم کر دیا۔ سمیہ کہتی

ہیں قرآن مجید کے مطالعہ نے میری زندگی بدل کر رکھ دی، اسے پڑھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں اور انعامات کا ذکر تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ اتنا مہربان ہے کہ وہ شرک کے سوا تمام گناہ معاف کر دے گا۔ میں قرآن پڑھتے ہوئے بے اختیار رونے لگی۔ میری روح کی گہرائیوں میں چھپا ہوا کرب اور درد باہر آنے لگا مجھے اپنی حماقتوں، نادانیوں اور غفلتوں پر رونا آیا اور سچ کو پا لینے پر مسرت بھی ہوئی۔ قرآن مجید کی سائنسی توجیہات پڑھ پڑھ کر میں حیران ہوئی۔ قرآن مجید نے سائنس کے ہر شعبہ کے بنیادی اصولوں کی نشاندہی آج سے چودہ سو سال قبل کر دی تھی جبکہ اس وقت ان اصولوں کا کوئی تصور ہی نہیں تھا، تب مجھے یقین کامل ہو گیا کہ قرآن اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کردہ کتاب ہے اور میں نے قبول اسلام کا فیصلہ کر لیا۔ سلامتی ہو حضرت محمد ﷺ پر کہ ان کی زندگی سارے مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

⑧ محترمہ مریم امریکہ میں پیدا ہوئیں۔ یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم چند مسلمان طالبات سے دوستی ہوگئی۔ محترمہ مریم اپنے ایمان لانے کا واقعہ یوں بیان کرتی ہیں کہ میں ایک روز اپنی مسلمان سہیلی کو ملنے اس کے گھر گئی اور ساتھ مٹھائی کا تحفہ بھی لے گئی مگر اس نے مٹھائی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ وہ روزے سے تھی۔ میں نے وہ دن اس کے ساتھ بڑے تعجب سے گزارا کہ مسلمان کس طرح بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں اور پھر معمولات کے کام بھی کرتے ہیں۔ ایک روز میری سہیلی نے مجھے افطار پر مدعو کر لیا حالانکہ میں روزے سے نہیں تھی۔ میرے لئے اسلام کو جاننے کا یہ اچھا موقع تھا۔ میں نے ان کے مزاج و اطوار کو قریب سے دیکھا۔ روزہ رکھنے کا سبب بھی معلوم کیا۔ افطار کے بعد وہ سارے لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ امام صاحب نے جب قرآن مجید کی تلاوت شروع کی تو اسے سنتے ہی میرے دل پر ایک عجیب قسم کی کیفیت طاری ہوگئی مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ امام صاحب اس روز نماز میں سورۃ الرحمٰن کی تلاوت کر رہے تھے۔ مجھے تلاوت سن کر بڑا سکون اور اطمینان محسوس ہوا بغیر کسی علم کہ میں کیا سن رہی ہوں، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ مجھے حق مل گیا ہے۔ میں نے اپنی اس کیفیت کا اظہار اپنی مسلمان سہیلی سے کیا تو اس نے مجھے مطالعہ کے لئے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ، کچھ کتابیں اور چند کیسٹیں دیں۔ کچھ دنوں

کے بعد میں اپنے گھر والوں کی مخالفت کے باوجود دائرہ اسلام میں داخل ہوگئی۔ ❶

امر واقعہ یہ ہے کہ جو بھی شخص ہدایت کی نیت سے قرآن مجید کا مطالعہ کرتا ہے اسے ہدایت ضرور نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ﴿وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ ترجمہ: ''وہ لوگ جو ہماری طرف آنے کے لئے جدو جہد کرتے ہیں ہم انہیں اپنے راستے ضرور دکھاتے ہیں۔'' (سورہ العنکبوت، آیت نمبر 69)

''قرآن مجید کے فضائل'' پر کتاب لکھنے کے دوران مجھے کم از کم دو صد خوش نصیب نومسلم مرد و خواتین کے حالات کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا اس دوران دو باتیں میں نے واضح طور پر محسوس کیں۔

اولاً: ہر شخص کی ہدایت کا سبب کسی نہ کسی طرح قرآن مجید ہی بنا۔

ثانیاً: قرآن مجید کا مطالعہ کرنے کے بعد جو لوگ شعوری طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ان کی زندگیوں میں ایسا زبردست انقلاب برپا ہوا کہ انہوں نے اپنی بقیہ ساری زندگی دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کردی یا کم از کم ان کے اندر دین اسلام کی کوئی نہ کوئی گرانقدر خدمت سرانجام دینے کی شدید تڑپ پیدا ہوگئی۔

امریکہ کے عیسائی گھرانے میں پیدا ہونے والی خاتون ''بیکی ہاپکنز'' اسلام لانے کے بعد جس جذبے سے سرشار ہوگئیں اس کا اظہار انہوں نے درج ذیل الفاظ میں کیا:

''اگر میں دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ پر چڑھ سکتی اور میری آواز ہر اس آدمی تک پہنچ سکتی جو اسلام سے بے خبر ہے تو میں چلا چلا کر انہیں بتاتی کہ مجھے میرے سوالات کے جوابات قرآن سے مل گئے ہیں۔ اب میں جانتی ہوں سچائی کیا ہے۔ دنیا کا ہر شخص اس سچائی کے ملنے پر اگر سو سال تک روزانہ سو بار اللہ کا شکر ادا کرے تب بھی اس کا حق شکر ادا نہیں ہوسکتا۔ ❷

قرآن مجید عظیم ہے اور ہمیشہ عظیم رہے گا۔ ہر طرح کی حمد و ثنا صرف اس ذات کے لئے جس نے کتاب ہدایت نازل فرمائی اور بے حد و حساب درود و سلام اس ہستی پر جس کے ذریعہ قرآن مجید ہم تک پہنچا اور صلاۃ و سلام ان پاکباز ہستیوں پر، جنہوں نے قرآن مجید کی تعلیم، تدریس، تبلیغ اور دعوت کے مقدس فریضہ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کردیں۔

---

❶ خواتین کے اسلام لانے کے مذکورہ بالا چاروں واقعات دو ماہی مجلہ ''تحفۂ نسواں'' لاہور، جون جولائی 2004ء سے لئے گئے ہیں۔

❷ تحفۂ نسواں نومسلمات نمبر، جون جولائی 2004ء صفحہ نمبر 150

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ قرآن مجید چونکہ کتاب ہدایت ہے اور ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس کو سمجھنا ضروری ہے، لہٰذا جو شخص قرآن مجید سمجھ کر نہیں پڑھتا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں دنیاوی کتب کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ مثلاً قانون یا انجینئر نگ کی کتب جو شخص نہیں سمجھتا اسے ان کتب کو پڑھنے سے کیا فائدہ؟ اس قسم کی مثالیں دیتے ہوئے ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن مجید کا معاملہ دنیا کی دیگر تمام کتب سے مختلف ہے۔ قرآن مجید جہاں کتاب ہدایت ہے وہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ادا کئے ہوئے الفاظ بھی ہیں جنہیں خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہی ترتیب دیا ہے۔ اس لئے ان کو محض ادا کرنا یعنی ان کی تلاوت کرنا بھی عبادت میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت مبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ إِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○﴾

ترجمہ: ''بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو ان کے سامنے اللہ تعالیٰ (کی نازل کردہ) آیات تلاوت کرتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے، انہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت سکھاتا ہے، بے شک اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 164) اس آیت مبارکہ میں قرآن مجید کی تلاوت کو واضح طور پر نبوت کا ایک الگ مقصد بتایا گیا ہے اور قرآن مجید کی تعلیم کو ایک الگ مقصد بتایا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ خود رسول اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (ترمذی) ظاہر ہے یہ اجرو ثواب ہر اس شخص کے لئے ہے جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے خواہ اس کے مفہوم کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ تیسری بات یہ کہ قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر سمجھنے کے لئے، پہلا مرحلہ تو تلاوت ہی ہے جو شخص تلاوت کرے گا وہی ترجمہ اور تفسیر بھی سمجھے گا اور جسے تلاوت نہیں آتی وہ ترجمہ اور تفسیر کیسے سیکھے گا؟ چوتھی بات یہ کہ تمام لوگوں کا ایمان، خلوص، علم اور انداز فکر ایک جیسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ ہر شخص کے ایمان، خلوص، علم اور انداز فکر کا درجہ الگ الگ ہے جو شخص جس درجہ میں قرآن مجید سے استفادہ کرسکتا ہے اسے اسی درجہ میں ہی استفادہ کرنا چاہئے اور اس دوران اگلے مرحلہ کی اپنے اندر استعداد پیدا کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہئے، لہٰذا

یہ بات تو طے ہے کہ جو شخص قرآن مجید کا مفہوم سمجھے بغیر محض تلاوت کرتا ہے وہ بے مقصد یا بے فائدہ ہر گز نہیں بلکہ عین عبادت ہے۔ البتہ تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ اور تشریح سمجھنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہنا چاہئے۔

قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کے بعض شوقین حضرات قرآن مجید کی تلاوت سیکھنے سکھانے کے بجائے اس کے ترجمہ اور تفسیر کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور روزانہ یا ہفتہ وار قرآن مجید کا اردو ترجمہ اور تفسیر پڑھ لینا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ ❶ ہمارے خیال میں یہ طرز عمل درست نہیں اور اپنے آپ کو قرآن مجید کی خیر و برکت سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔

جہاں تک قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کا تعلق ہے اس کی اہمیت مسلم ہے۔ سورہ آل عمران کی مذکورہ آیت ﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ میں یہی بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے فرائض نبوت میں قرآن مجید کا ترجمہ، تفسیر اور تشریح سکھانا بھی شامل تھا تا کہ لوگ قرآن مجید کی ہدایت کے مطابق عمل بھی کریں۔ احادیث مبارکہ میں قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے کے جو اتنے زیادہ فضائل بیان فرمائے گئے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ قرآن مجید پر غور و فکر کرنا، اس میں تدبر کرنا، اس کے مسائل اور احکام کو سمجھنا مطلوب ہے۔ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے والا شخص بلا شبہ اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ خیر و برکت حاصل کرتا ہے جو سمجھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ قرآن مجید سمجھ کر پڑھنے والے شخص پر تلاوت قرآن کا جو اثر ہوتا ہے اس شخص کی نسبت کہیں زیادہ ہوتا ہے جو سمجھ کر نہیں پڑھ سکتا۔ اس فرق کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود اشارہ فرمایا ہے ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ ترجمہ: ''حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم والے ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔'' (سورۃ فاطر، آیت 28)

قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کے سلسلہ میں ہم یہاں ایک جلیل القدر صحابی، قادر الکلام شاعر اور اپنے قبیلے کے سردار حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ ایک روز قرآن مجید کی تلاوت سن رہے تھے۔ قاری نے سورہ انبیاء کی

❶ ''نور ہدایت'' کے نام سے کسی نامعلوم ادارے نے مولانا فتح محمد جالندھری رحمہ اللہ کا اردو ترجمہ عربی متن کے بغیر شائع کیا ہے۔ طابع یا ناشر کا نام پتہ کچھ نہیں لکھا گیا۔

جب یہ آیت تلاوت کی ﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ کِتَابًا فِیْهِ ذِکْرُکُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ہی ذکر ہے پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لو گے؟ (سورہ انبیاء، آیت نمبر 10)، تو حضرت احنف رضی اللہ عنہ سن کر چونک اٹھے، کہنے لگے ذرا قرآن مجید تو لاؤ، دیکھوں میرا ذکر اللہ تعالیٰ نے کہاں کیا ہے؟

قرآن مجید کا بغور مطالعہ شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے کچھ لوگوں کا تذکرہ ان الفاظ میں ملا ''وہ رات کو بہت کم سوتے ہیں، آخر شب استغفار کرتے ہیں ان کے مالوں میں سائل اور محروم کا حق ہے۔'' (سورہ ذاریات، آیت 17-19) پھر کچھ ایسے لوگوں کا ذکر خیر آیا جن کے بارے میں ارشاد مبارک ہے ''ان کے پہلو خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں وہ لوگ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں سے خرچ کرتے ہیں۔'' (سورہ سجدہ، آیت 16) پڑھتے پڑھتے کچھ اور لوگوں کا تذکرہ آیا جن کی شان یہ بیان کی گئی تھی ''وہ لوگ خوش حالی اور تنگ دستی میں خرچ کرتے ہیں، غصہ کو پی جاتے ہیں، لوگوں کو معاف کرتے ہیں اللہ ایسے ہی نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت 134) حضرت احنف رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو پہچانتے تھے، کہنے لگے میرے اللہ میں تو ان لوگوں میں کہیں نظر نہیں آتا۔ چنانچہ مزید مطالعہ کیا تو کچھ اور لوگوں کا ذکر ان الفاظ میں ملا ''جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں تو وہ تکبر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا ہم ایک دیوانے اور شاعر آدمی کے لئے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟'' (سورہ صافات، آیت 35-36) ایسے بدنصیب لوگوں کا مزید ذکر ان الفاظ میں پایا ''جب اللہ کے علاوہ دوسروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں۔'' (سورہ زمر، آیت 45) قرآن مجید کا مطالعہ کرتے کرتے حضرت احنف رضی اللہ عنہ کو کچھ ایسے بدقسمت لوگ بھی ملے جن سے قیامت کے روز پوچھا جائے گا ''تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے گئی؟'' وہ جواب دیں گے ''ہم نماز ادا نہیں کرتے تھے مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے (اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں) شکوک وشبہات پیدا کرنے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں کیا کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلایا کرتے تھے۔'' (سورہ مدثر، آیت 42-46)

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ اگرچہ اپنے بارے میں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں تھے لیکن انہیں یہ

اطمینان ضرور تھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر سچا ایمان رکھتے ہیں اللہ کے باغیوں اور منکروں میں ان کا شمار نہیں، کہنے لگے "میرے اللہ! ایسے لوگوں سے میری پناہ میں ان لوگوں سے بیزار ہوں میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ پھر اپنی تلاش شروع کر دی بالآخر اپنا تذکرہ قرآن مجید کی ان آیتوں میں ڈھونڈ نکالا" کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا انہوں نے ملے جلے عمل کئے کچھ اچھے اور کچھ برے، اللہ سے امید ہے کہ ان کے حال پر نظر کرم فرمائے گا، بے شک اللہ بڑی مغفرت والا اور رحم فرمانے والا ہے۔" (سورہ توبہ، آیت 102) ساتھ ہی کچھ دوسرے لوگوں کا ذکر ان الفاظ میں بیان کیا گیا تھا "اللہ کی رحمت سے وہی لوگ مایوس ہوتے ہیں، جو گمراہ ہیں۔" (سورہ الحجر، آیت 56) حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے یہ آیتیں پڑھیں تو کہنے لگے بس! بس! میں نے اپنے آپ کو پالیا، مجھے قرآن میں اپنا ذکر بھی مل گیا۔ حمد اور تعریف اس ذات کے لئے ہے جس نے مجھ جیسے گنہگاروں کو فراموش نہیں فرمایا۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا بہت ضروری ہے، لیکن جب تک قرآن مجید کو سمجھنے کی استعداد پیدا نہ ہو اس وقت تک تلاوت قرآن سے غفلت برتنا یا اسے غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کرنا ہرگز جائز نہیں۔

قرآن مجید شفا ہے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو درج ذیل تین مقامات پر شفاء ارشاد فرمایا ہے:

① ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۝ ﴾ (57:10)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کے لئے شفا آ گئی ہے۔" (سورہ یونس، آیت نمبر 57)

② ﴿ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ ﴾ (82:17)

"اور ہم قرآن میں جو کچھ نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لئے یہ قرآن خسارے کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 82)

③ ﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ﴾ (44:41)

''اے محمد! کہو یہ قرآن ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔'' (سورہ حٰم السجدہ، آیت نمبر 44)

قرآن مجید انسان کی تمام روحانی بیماریوں مثلاً شرک، کفر، نفاق، ریا، حسد، بغض، کینہ، عداوت وغیرہ کے لئے تو بدرجہ اولیٰ شفا ہے۔ جیسا کہ سورہ یونس کی آیت میں وضاحت کے ساتھ موجود ہے، لیکن سورہ بنی اسرائیل اور سورہ حم السجدہ کی آیات میں قرآن مجید کو مطلق شفا ارشاد فرمایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید جسمانی بیماریوں کے لئے بھی شفا ہے۔ بہت سی احادیث بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں۔ روحانی بیماریوں کے لئے شفا کا ذکر تو گزشتہ صفحات میں ''قرآن مجید سرتا سر ہدایت ہے'' کے عنوان سے ہو چکا ہے۔ اب ان سطور میں ہم جسمانی بیماریوں کے لئے شفا کا ذکر کریں گے۔

اگرچہ بعض اہل علم نے قرآنی آیات کے مفہوم اور ذاتی تجربات کے حوالہ سے قرآن مجید کی بہت سی آیات کو بے شمار امراض کا علاج بتایا ہے جس کی ہم نہ تردید کرتے ہیں نہ تائید، البتہ ہم یہاں صرف ایسے امراض کا ذکر کریں گے جن کا علاج احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

① دل کے امراض کا علاج: دل کے مختلف امراض مثلاً دل کا تیز دھڑکنا (اختلاج قلب)، پژمردگی اور اضطراب قلب دور کرنے کے لئے قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنی چاہئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ ''آگاہ رہو کہ دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر سے ہے۔'' (سورۃ الرعد، آیت نمبر 28) نیز آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''قرآن مجید پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی سکینت نازل ہوتی ہے۔'' (مسلم) لہٰذا قرآن مجید کی بکثرت تلاوت دل کی تمام بیماریوں کے لئے صحت بخش ہے۔

② زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج: زہریلے جانوروں کے کاٹنے کی صورت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ (بخاری) نیز سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے بچھو کے کاٹنے پر اس جگہ کو نمک ملے پانی سے دھویا اور سورۃ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر اس وقت تک دم فرماتے رہے جب تک آرام نہیں آیا۔ (طبرانی)

③ جنون ، مرگی اور سایہ وغیرہ: جنون اور مرگی کی بیماری میں روزانہ صبح وشام تین تین بار سورہ فاتحہ پڑھ کردم کرنا چاہئے۔(ابوداؤد)

④ تمام بیماریوں کا علاج : تمام بیماریوں میں سورہ فاتحہ کا دم بکثرت کرنا چاہئے۔آپ ﷺ کا ارشادمبارک ہے" سورہ فاتحہ پڑھ کر جو چیز اللہ تعالی سے طلب کی جائے اللہ تعالی عطا فرماتے ہیں۔" (مسلم) سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر دم کرنا بھی اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے" سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر جو کچھ اللہ تعالی سے طلب کیا جائے اللہ تعالی عطا فرماتے ہیں۔" (مسلم) نیز صبح وشام تین تین مرتبہ سورہ الاخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ (ابوداؤد)

⑤ جانکنی کی تکلیف کا علاج: مرض الموت میں مریض کی عیادت کرنے والوں کو معوذتین پڑھ کر مریض پر دم کرنا چاہئے۔رسول اکرم ﷺ کے مرض الموت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معوذتین پڑھ کر آپ ﷺ کو دم کرتی رہیں۔(بخاری)

⑥ نظر بد سے بچنے کا علاج: نظر بد سے بچنے کے لئے معوذتین پڑھ کر مریض کو دم کرنا چاہئے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی بعض دعاؤں کے ساتھ شیاطین جن وانس سے اللہ تعالی کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے، لیکن جب معوذتین اتریں تو آپ ﷺ نے باقی دعائیں ترک فرمادیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنالیا۔" (ترمذی) آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے" پناہ مانگنے کی دعاؤں میں سے سب سے بہتر دعائیں معوذتین ہیں۔" (ابوداؤد)

⑦ شیطانی وساوس سے بچنے کا علاج: شیطانی خیالات اور وساوس سے بچنے کے لئے قرآن مجید کی درج ذیل آیات کا اہتمام کرنا چاہئے۔

① بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (ابوداؤد) ② آیۃ الکرسی (بخاری) ③ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ [1] یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ④ سورہ اخلاص پڑھ کر اپنی داہنی جانب تین بار تھوکنا چاہئے۔(ابوداؤد) ⑤ معوذتین

---

[1] سورۃ المؤمنون، آیت 97-98

(ترمذی) ⑥ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (ابوداود)[1]

⑧ برے خواب کے شر سے بچنے کا علاج: اگر برا خواب آئے تو جاگنے کے بعد تین بار بائیں جانب تھوکیں اور پھر درج ذیل آیت پڑھیں رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ[2] یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھیں۔(مسلم) مذکورہ دعا پڑھنے والا شخص برے خواب کے شر سے محفوظ رہے گا۔

⑨ جادو سے شفا: جادو کرنا اور کرانا اگرچہ کفر ہے لیکن گزشتہ چند برسوں سے یہ وبا اس قدر عام ہو چکی ہے کہ اس کے کفریہ عمل ہونے کی کسی کو پرواہ نہیں رہی۔ گناہوں کی کثرت، باہمی عداوت، حسد، بغض، کینہ اور دشمنی وغیرہ اس کے بنیادی اسباب ہیں۔ جادو کا تعلق شیاطین جنات سے ہوتا ہے، لہٰذا جادو کے اثرات زائل کرنے والی آیات تحریر کرنے سے قبل ہم جنات شیاطین کے بارے میں بعض اہم معلومات اختصار کے ساتھ تحریر کرنا چاہتے ہیں۔

جنات آگ سے پیدا کی گئی لطیف مخلوق ہے جو نظر آتی ہے نہ محسوس ہوتی ہے۔ انسانوں کی طرح جنات بھی ایمان لانے کے مکلف ہیں، لہٰذا آخرت میں ان کے لئے بھی جزا اور سزا ہے۔ ان میں اہل ایمان بھی ہیں جو بلاوجہ انسانوں کو تکلیف نہیں پہنچاتے بلکہ بعض صالح اور نیک جنات، انسانوں سے علم دین حاصل کرتے ہیں اور انسانوں کی غلطیوں سے درگزر کرتے ہیں البتہ ان میں سے جو فاسق اور فاجر جنات ہوتے ہیں وہ انسانوں کو ذہنی اور جسمانی اذیت اور تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ان فاسق اور فاجر جنات کو عام زبان میں "شیاطین" کہا جاتا ہے۔ جادوگر اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے انہی شیاطین جنات سے کام لیتے ہیں۔

جنات کی رہائش عموماً غیر آباد جگہوں، بے آب و گیاہ میدانوں، صحراؤں، جنگلوں، پہاڑوں میں ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات آبادی میں غلیظ جگہوں مثلاً حمام اور غلاظت کے ڈھیر وغیرہ میں بھی جنات رہائش اختیار کرتے ہیں۔ ایسے مکان، جہاں اللہ کا ذکر، تلاوت قرآن، نماز اور مسنون دعاؤں کا اہتمام نہ ہو یا جہاں موسیقی اور گانا بجانا ہو یا جہاں عورتوں کی بے حجاب، عریاں یا نیم عریاں تصاویر

---

[1] سورة الحدید، آیت 3
[2] سورة المؤمنون، آیت 97-98

وغیرہ ہوں، وہاں بھی شیاطین جن رہائش اختیار کرتے ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کے تمام اڈوں پر بھی شیاطین جن قیام پذیر ہوتے ہیں۔ جنات میں انسانوں کی طرح مذکر اور مونث پائے جاتے ہیں۔ انسانوں کی طرح ان کے ہاں بھی بیاہ، شادیاں ہوتی ہیں اور افزائش نسل کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ انسانوں کی طرح انہیں بھی موت آتی ہے۔

شیاطین جنات کے بعض مرغوب اعمال اور مرغوب چیزیں یہ ہیں ① کفر و شرک اور اس کے مراکز مثلاً مزار اور خانقاہیں ② موسیقی، ناچ گانا اور اس کے مراکز ③ عورت کا تنہا گھر سے نکلنا ④ غیر محرم مرد اور عورت کا خلوت اختیار کرنا۔ ⑤ غیر محرم مردوں، عورتوں کی مخلوط مجالس۔ یاد رہے کہ جادو کا علاج کرنے والے اہل علم کے نزدیک عورتوں کے کھلے بال، سرخ ہونٹ اور لمبے ناخن شیاطین جنات کے عورتوں کی طرف فوری راغب ہونے کا باعث بنتے ہیں۔ ⑥ لڑائی اور جھگڑا خصوصاً میاں بیوی کے درمیان ⑦ انسانوں کے اموال میں شرکت کرنا (یعنی حرام مال کمانے اور ناجائز خرچ کرنے کی راہ پر لگانا) ⑧ انسانوں کی اولاد میں شرکت کرنا (یعنی انسانوں کو کفر و شرک اور دیگر فسق و فجور کے کاموں میں مبتلا کرنا) ⑨ انسانوں کے کھانے پینے میں شرکت کرنا (بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ سے) ⑩ نجاست والی اشیاء مثلاً حیض یا نفاس کا خون اور نجاست والی جگہیں مثلاً حمام ⑪ نو مولود کو تکلیف پہنچانا ⑫ حاملہ خواتین کو تکلیف پہنچانا ⑬ میاں بیوی کے جنسی تعلقات میں شرکت کرنا۔ (مسنون دعا نہ پڑھنے کی وجہ سے)

یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو بعض غیر معمولی طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔ مثلاً تیز رفتاری سے حرکت کرنا، فضا میں (ایک حد تک) بلندی میں پرواز کرنا، مختلف شکلیں بدلنا، انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرنا، انسانی خیالات و افکار پر اثر انداز ہونا یعنی وساوس پیدا کرنا، انسانوں کو ذہنی اور جسمانی اذیت پہنچانا وغیرہ۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مقابلے میں شیاطین کو بہت زیادہ طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ فوقیت عطا فرمائی ہے کہ وہ جب چاہیں، جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ سے شیطان کے مقابلہ میں نصرت اور پناہ طلب کر سکتے ہیں۔ نصرت اور پناہ طلب

کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نصرت اور پناہ عطا فرماتے ہیں۔

جادو کا اثر زائل کرنا دراصل شیطان جن کو مغلوب کرنا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت اور پناہ کے بغیر ممکن نہیں، لہٰذا جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے درج ذیل قرآنی سورتیں اور آیات پڑھ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے نصرت اور پناہ طلب کرنی چاہئے: ❶

① تعوذ، (ابوداؤد)

② بسم اللہ الرحمن الرحیم (مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

③ سورہ الفاتحہ (ابوداؤد)

④ سورہ البقرہ (مسلم، ترمذی)

⑤ سورہ البقرہ کی آخری دو آیات (بخاری)

⑥ آیۃ الکرسی (بخاری)

⑦ سورہ الاخلاص (ابوداؤد، نسائی)

⑧ سورہ الفلق، سورہ الناس (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی)

قارئین کرام! ہمارا ایمان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے روحانی اور جسمانی بیماریوں کے لئے مذکورہ سورتوں اور آیات کے جو فضائل اور فوائد بتائے ہیں وہ اتنے ہی یقینی ہیں جتنی کہ ہماری موت یقینی ہے۔ ادویات سے بیماریوں کا علاج تو محض ایک جائز وسیلہ ہے اصل بات تو اللہ تعالیٰ کا امر ہے۔ اس بات کا مشاہدہ ہر آدمی کرتا ہے کہ ایک دوا سے مریض کو صحت حاصل ہوتی ہے لیکن دوسری بار وہی دوا اسی مرض اور اسی مریض کے لئے بے اثر ہو جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا امر ہوتا ہے وہ دوا شفا دیتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا امر نہیں ہوتا تو شفاء حاصل نہیں ہوتی، لہٰذا بنیادی بات تو یہ ایمان ہے کہ ﴿اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝﴾ ترجمہ: ”جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔“ (سورہ الشعراء، آیت نمبر 80)

آج ہر گھر کے ہر فرد کی سب سے بڑی بیماری ذہنی پریشانی، بے قراری، اضطراب اور ڈپریشن ہے۔

❶ قرآنی سورتوں اور آیات کے علاوہ شیاطین کے شر و فتن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے لئے مسنون دعاؤں کا اہتمام بھی کرنا چاہئے۔ مسنون دعاؤں کے لئے ملاحظہ ہو تفہیم السنہ، کتاب الدعا ...... ”پناہ مانگنے کی دعائیں“

بعض لوگ اس کا علاج خواب آور گولیوں میں تلاش کرتے ہیں، بعض لوگ موسیقی اور گانے بجانے میں تلاش کرتے ہیں، بعض شراب و شباب میں اس کا علاج تلاش کرتے ہیں حالانکہ یہ مرض ایسا ہے جس کا علاج دنیا کے کسی طبیب یا ڈاکٹر کے پاس نہیں......سکون قلب...... وہ نعمت ہے جو صرف آسمانوں سے نازل ہوتی ہے اور اس کے نزول کا سبب صرف قرآن مجید ہے۔ کیا ہم دیکھتے نہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ پُرسکون اور قناعت کی زندگی وہ بوریہ نشین اور فاقہ کش لوگ بسر کرتے ہیں جو قرآن مجید پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، جنہوں نے اپنی زندگیاں دنیاوی آرام وآسائش قربان کر کے اللہ کے دین کے لئے وقف کر رکھی ہیں؟ پس جو لوگ دنیا میں اطمینان، سکون، قناعت، آسودگی، خوشحالی اور حقیقی مسرت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں قرآن مجید کی تلاوت، سماعت، تعلیم اور تدریس کا ماحول پیدا کریں۔ والدین خود صبح اٹھ کر نماز فجر ادا کریں اور پھر باقاعدگی سے قرآن مجید کی تلاوت کریں، گھر میں اچھے قراء کی کیسٹیں باقاعدگی سے روزانہ کسی نہ کسی وقت لگا کر خود بھی سنیں اور بچوں کو بھی سنائیں۔ قرآن مجید کے ساتھ آپ کا تعلق جتنا گہرا ہوتا جائے گا، اسی قدر آپ قلبی اور ذہنی سکون محسوس کرنے لگیں گے۔ غیر محسوس طریقے سے دیگر روحانی اور جسمانی بیماریوں سے بھی آپ کو شفا حاصل ہوتی چلی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

قرآن مجید سرتا سر رحمت ہے:

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر رحمت قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾ ترجمہ: ”اور یہ قرآن ہدایت اور رحمت ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔“ (سورہ النمل، آیت نمبر 77)

ایک اور جگہ ارشاد مبارک ہے: ﴿ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ○﴾ ترجمہ: ”قرآن مجید ہدایت اور رحمت ہے، نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔“ (سورہ لقمان، آیت نمبر 3)

ہر انسان اس دنیا میں باعزت، مطمئن اور خوشحال زندگی بسر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ اس دنیا کے بعد عالم برزخ میں بھی ہر انسان عذاب سے بچنے اور آرام کی نیند سونے کے لئے

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ برزخ کے بعد قیامت کے روز جہنم سے بچنے اور جنت میں داخل ہونے کے لئے بھی ہر انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے۔ دنیا، برزخ اور آخرت تینوں جگہ ہم عزت کی زندگی بسر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے محتاج ہیں۔ وہ رحمت جس کے ہم قدم قدم پر محتاج ہیں، اسی قرآن مجید سے حاصل ہوتی ہے۔ آیئے لمحہ بھر کے لئے غور کریں کہ قرآن مجید کس طرح دنیا، برزخ اور آخرت میں ہمارے لئے باعث رحمت ہے۔

ا۔ **دنیاوی زندگی** : گزشتہ صفحات میں ہم یہ تحریر کر چکے ہیں کہ قرآن مجید انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ قرآن مجید کا ہدایت ہونا بھی رحمت ہے۔ اسی طرح قرآن مجید شفا ہے اور قرآن مجید کا شفا ہونا بھی رحمت ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید اہل ایمان کے لئے دنیاوی زندگی میں کس طرح باعث رحمت ثابت ہوتا ہے؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

① **گمراہیوں سے حفاظت**: جو شخص قرآن مجید کی تعلیمات پر مضبوطی سے جما رہے گا وہ ہر دور میں گمراہیوں سے محفوظ رہے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ''جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا نہ (آخرت میں) نامراد ہوگا۔ (سورہ طٰہٰ، آیت 123) نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے ''قرآن مجید کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں، اسے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ ہوگے نہ ہلاک ہوگے۔'' (طبرانی)

② **زندگی کے فتنوں سے حفاظت**: آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''سورہ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرنے والا شخص فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔'' (مسلم) یاد رہے کہ فتنہ دجال کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے ''حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔'' (مسلم) سورہ کہف کی آیات اگر اس عظیم فتنہ سے محفوظ رکھیں گی تو امید کرنی چاہئے کہ اس سے کم درجہ کے دیگر سارے فتنوں سے بدرجہ اولیٰ محفوظ رکھیں گی۔ ان شاء اللہ!

③ **آفات سماوی سے حفاظت**: آفات سماوی، آندھی، طوفان، بیماریاں، زلزلے، سیلاب، قحط سالی، خسف (آبادیوں کا زمین میں دھنس جانا) مسخ (شکلیں بدلنا) سے بچنے کے لئے معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر

میں تھے۔ اچانک ہمیں زبردست تاریکی اور آندھی نے آلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی پناہ مانگنی شروع کردی اور فرمایا ''معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کے لئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورت نہیں۔'' (ابوداؤد)

④ **ناگہانی مصائب سے حفاظت :** میدان جنگ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی انگلیاں کٹ گئیں تو ان کے منہ سے ''سی'' کی آواز نکلی، تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اگر تم ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ پڑھ لیتے تو فرشتے تجھے اوپر اٹھا لیتے۔'' (نسائی)

⑤ **رزق کی فراوانی:** ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اگر انہوں نے توراۃ، انجیل اور ان کے رب کی طرف سے جو بھی تعلیم ان پر نازل کی گئی، کو قائم کیا ہوتا تو ان پر اوپر سے بھی رزق برستا اور نیچے سے بھی ابل پڑتا۔'' (سورہ المائدہ، آیت نمبر 66)

⑥ **سیاسی عروج اور غلبہ :** قرآن مجید کے احکام پر پابندی کرنے اور اس کی تعلیمات کی پابندی کرنے والی قوم کو اللہ تعالیٰ سیاسی غلبہ اور عروج عطا فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض لوگوں کو عروج عطا فرماتے ہیں اور بعض کو ذلیل اور رسوا کرتے ہیں۔'' (مسلم)

⑦ **رات کے شرور وفتن اور خطرات سے تحفظ:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص رات کو سونے سے قبل آیۃ الکرسی پڑھ لے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتا ہے۔'' (بخاری) نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے ''جو شخص سونے سے پہلے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے وہ اس کے لئے ہر تکلیف، شر اور خطرے سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی۔'' (بخاری)

⑧ **حاجات کا پورا ہونا:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ طلب کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔'' (مسلم) نیز آپ ﷺ نے فرمایا ہے ''سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ سے جو کچھ طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔'' (مسلم)

⑨ **خیر و برکت کا حصول:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''سورہ بقرہ پڑھا کرو، اس کا پڑھنا

باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے۔'' (مسلم) نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ هٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ ﴾ ترجمہ: ''اس کتاب کو ہم نے نازل فرمایا ہے بڑی برکت والی ہے یہ کتاب، اس کی پیروی کرو، تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم لوگ رحم کیے جاؤ۔'' (سورہ انعام، آیت 155)

⑩ **مصائب و آلام اور رنج و غم سے نجات:** آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ سورہ الاخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھے گا وہ ہر طرح کے مصائب اور رنج و غم سے محفوظ رہے گا۔'' (ابوداؤد) نیز آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جو شخص اللہ تعالیٰ سے (تلاوت قرآن اور سماعت قرآن کے ذریعہ) قرآن مجید کو آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بنانے، نیز رنج و غم دور کرنے کی درخواست کرے گا اللہ اسے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون عطا فرمائیں گے اور اس کے رنج و غم بھی دور فرما دیں گے۔'' (مسند احمد)

غور فرمایئے! قرآن مجید کی عمومی تلاوت اور چند مخصوص سورتوں یا آیات کا اہتمام انسان کو کتنے مصائب و آلام، ہموم و غموم اور شرور و فتن سے محفوظ کر کے دنیا میں عزت و آرام اور خیر و برکت کی زندگی سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید دنیا کے شرور و فتن اور مصائب و آلام سے محفوظ ترین پناہ گاہ ہے۔ کشمکش خیر و شر میں مضبوط ترین ڈھال ہے۔ زندگی کے تپتے صحرا میں ٹھنڈا اور گھنا سایہ ہے جو اسے اپنائے گا سر تا سر رحمت پائے گا اور جو اسے ترک کرے گا یقیناً محروم رحمت ہوگا۔

(ب) **برزخی زندگی:** برزخی زندگی میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اتنا ہی محتاج ہے جتنا اس دنیا میں بلکہ اس کی نسبت کہیں زیادہ محتاج ہے وہاں بھی یہ رحمت قرآن مجید کے ذریعہ ہی حاصل ہوگی۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جب میت کی قبر میں تدفین کی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے ''منکر نکیر'' آتے ہیں اور وہ درج ذیل تین سوال پوچھتے ہیں:

① ((مَنْ رَبُّکَ ؟)) یعنی تیرا رب کون ہے؟

② ((مَنْ نَبِيُّکَ ؟)) یعنی تیرا نبی کون ہے؟

③ ((مَا دِيْنُکَ ؟)) یعنی تیرا دین کون سا ہے؟

پہلے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے ((رَبِّيَ اللّٰهُ)) یعنی میرا رب اللہ ہے۔ دوسرے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے ((مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ)) یعنی محمد ﷺ رسول اللہ، میرے نبی ہیں۔ تیسرے سوال کے جواب میں مومن آدمی کہتا ہے ((دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ)) یعنی میرا دین اسلام ہے۔

تینوں سوالوں کے جواب دینے کے بعد فرشتے مومن آدمی سے پوچھتے ہیں ((وَ مَا يُدْرِيْكَ ؟)) یعنی" تجھے ان سوالوں کا جواب کیسے معلوم ہوا؟" مومن آدمی کہتا ہے ((قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهٖ وَ صَدَّقْتُ)) یعنی" میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔" (احمد، ابوداؤد)

پس قبر میں منکر نکیر کے سوالوں میں کامیابی صرف اسی کو حاصل ہوگی جو قرآن مجید پر ایمان لایا اسے پڑھا، سمجھا اور اس پر عمل کیا اور یوں قرآن مجید برزخ میں بھی اہل ایمان کے لئے رحمت ثابت ہوگا۔ لحہ بھر کے لئے تصور کیجئے جب مومن آدمی فرشتوں کے جواب میں یہ کہے گا "میں قرآن مجید پر ایمان لایا، اس کی تصدیق کی اور اس کی تلاوت کی" تو قبر میں اس کی مسرت اور خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟

اگر مومن آدمی سے دنیا میں کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہوگا جس پر قبر میں عذاب ہوسکتا ہے تو اس کے لئے بھی قرآن مجید پر ایمان، قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر عمل باعث رحمت ثابت ہوگا اور قرآن مجید عذاب کے فرشتوں کے سامنے رکاوٹ بن جائے گا۔ سورہ ملک کے بارے میں تو آپ ﷺ کا خاص طور پر ارشاد مبارک ہے کہ "یہ عذاب قبر سے رکاوٹ ہے۔" (حاکم) اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ "تلاوت قرآن مومن آدمی کو عذاب قبر سے محفوظ رکھنے والا عمل ہے۔" ارشاد نبوی ﷺ ہے" آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ سر کی طرف سے عذاب دینے کے لئے آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور ہٹا دیتی ہے۔ جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو صدقہ، خیرات اسے دور کردیتے ہیں اور جب فرشتہ پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کردیتا ہے۔" (طبرانی) اور یوں برزخ میں بھی قرآن مجید مومن آدمی کے لئے بہت بڑی رحمت ثابت ہوتا ہے۔

(ج) **اخروی زندگی**: دنیاوی اور برزخی زندگی کی طرح اخروی زندگی میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا اور یہ رحمت بھی قرآن مجید کے ذریعہ ہی حاصل ہوگی۔ میدان حشر ہو یا

میزان حساب ہو یا جنت ہر جگہ قرآن مجید اپنے حاملین کے لئے رحمت کا مژدہ سنائے گا۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

① مغفرت کے لئے سفارش: رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "قرآن مجید قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا۔" (مسلم) اسی مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے بعض سورتوں کا خصوصی طور پر ذکر بھی فرمایا ہے۔ مثلاً سورہ ملک کے بارے میں ارشاد مبارک ہے "سورہ ملک اپنے پڑھنے والوں کے لئے (مسلسل) استغفار کرتی رہے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا۔" (احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی) سورہ البقرہ اور آل عمران کے بارے میں آپ ﷺ نے یہاں تک فرمایا "یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔" (مسلم) قرآن مجید اور دیگر سورتوں کا اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرنا یا جھگڑا کرنا اللہ تعالیٰ کے اذن اور امر سے ہی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ یقیناً قبول فرماتے ہیں۔ فسبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

② قاری کے لئے قرآن مجید کے تین مطالبات: قرآن مجید اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت اور بخشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل تین باتوں کا مطالبہ کرے گا۔ ① یا اللہ اسے (عزت کا) لباس عطا فرما۔ چنانچہ قرآن مجید کی سفارش پر قاری کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ ② قرآن مجید دوبارہ قاری کے لئے درخواست کرے گا۔ چنانچہ دوسری مرتبہ پھر اسے عزت کا لباس پہنایا جائے گا ③ قاری کے لئے قرآن مجید تیسرا مطالبہ یہ کرے گا "یا اللہ! اس سے راضی ہو جا۔" (ترمذی) اور قرآن مجید کا یہ مطالبہ بھی قبول کیا جائے گا۔

③ معزز فرشتوں کی رفاقت: آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا قاری (قیامت کے روز) نیک اور معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔" (مسلم)

④ بلند درجات: جنت میں قاری کے درجہ کا تعین اس کے حفظ قرآن کے مطابق ہوگا۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "قاری سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھتا جا، درجات چڑھتا جا، تیرا ٹھکانہ وہاں تک ہے جہاں آخری آیت ختم ہوگی۔" (ترمذی)

⑤ والدین کی تکریم: قاری کے ساتھ ساتھ اس کے والدین کو بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ قیامت کے روز

عزت و تکریم عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے (قاری کی مغفرت اور تکریم کے بعد) قاری کے والدین کو وہ ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جس کے مقابلہ میں دنیا و مافیہا کی ساری دولت ہیچ ہوگی۔ والدین (تعجب سے) پوچھیں گے "ہماری یہ عزت افزائی کس عمل کے بدلے میں ہوئی ہے؟" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے "اپنے بیٹے کو قرآن مجید پڑھانے کے بدلے میں۔" (مستدرک حاکم) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِهٖ وَمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

انسانی زندگی کے ان دونوں پہلوؤں سے متعلق رسول اکرم ﷺ کے ارشادات کا بغور مطالعہ کریں اور پھر یہ فیصلہ کریں کیا ہم اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر عزت اور آرام کی زندگی بسر کر سکتے ہیں یا دنیا میں اللہ کی رحمت کے بغیر عافیت اور آرام حاصل کر سکتے ہیں یا آخرت میں اللہ کی رحمت کے بغیر مغفرت اور جنت حاصل کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں اور واقعی نہیں تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کے لیے وہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ محض اپنے گھر میں "O God! Bless Our Home" لکھوا لینے سے تو اللہ کی رحمت حاصل نہیں ہوگی۔ اللہ کی رحمت کے حصول کا طریقہ یہی ہے کہ ہم قرآن مجید کی طرف پلٹ آئیں۔ قرآن مجید کی تلاوت اور سماعت کو اپنا معمول بنائیں، زندگی میں اسے اپنا قائد اور راہنما بنائیں، اپنے بچوں کو قرآن مجید حفظ کروائیں، ترجمہ اور تفسیر سکھائیں، ان کے دلوں میں قرآن مجید کی محبت پیدا کریں۔ قرآن مجید سے ہم جتنا تعلق زیادہ رکھیں گے اتنے ہی زیادہ رحمت کے مستحق ٹھہریں گے جتنا تعلق کم کریں گے اتنی ہی کم رحمت حاصل کریں گے، اگر قرآن مجید کو مکمل طور پر ترک کر دیں گے تو قطعی طور پر ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جائیں گے۔ اب یہ فیصلہ ہر آدمی کو خود کرنا چاہئے کہ وہ اللہ کی رحمت کا کتنا طلب گار ہے؟ "یہ تو نصیحت ہے" ﴿فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا﴾ "جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف جانے کا راستہ اختیار کرلے۔" (سورۃ الدہر، آیت 29)

قرآن مجید اور جدید سائنس

آج انسانی زندگی میں سائنس کو جس قدر اہمیت حاصل ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ میڈیکل سائنس کے علاوہ دوسرے شعبوں میں بھی انسان سائنس کی ترقی سے مستفید ہو رہا ہے جس سے قدرتی

علوم جدید سائنس سے عام آدمی کی دلچسپی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جدید سائنس کے حوالے سے قرآنی آیات کی تفسیر اور تشریح پر اب بہت سی کتب بھی تحریر کی جا چکی ہیں۔ قرآن مجید اور جدید سائنس پر اپنی گزارشات پیش کرنے سے پہلے ہم علم وحی اور علم سائنس کے بارے میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان دونوں علوم کے سرچشمے الگ الگ ہیں۔ ان کے مقاصد اور اہداف بھی الگ الگ ہیں اور ان علوم سے مستفید ہونے کے بعد ذہنوں پر مرتب ہونے والے اثرات اور نتائج بھی الگ الگ ہیں۔ دونوں علوم کا باہمی تقابل درج ذیل جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر شمار	علم وحی	علم سائنس
1	علم وحی کا سرچشمہ علیم و خبیر ذات اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہیں۔	علم سائنس کا سرچشمہ ناقص اور محدود انسانی عقل ہے۔
2	علم وحی ایمان بالغیب کا متقاضی ہے۔	علم سائنس ایمان بالاسباب کا متقاضی ہے۔
3	علم وحی قطعی اور یقینی علم ہے۔	علم سائنس ظنی اور غیر یقینی علم ہے۔
4	علم وحی کامل علم ہے۔	علم سائنس نامکمل اور ناقص علم ہے۔
5	علم وحی کے بیان کردہ قوانین اور حقائق قیامت تک کے لئے غیر متبدل ہیں۔	علم سائنس کے قوانین میں رد و بدل کی ہر وقت گنجائش رہتی ہے۔
6	علم وحی مادی اور روحانی ترقی دونوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔	علم سائنس صرف مادی ترقی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔
7	علم وحی اللہ کی معرفت اور قربت پیدا کرتا ہے۔	علم سائنس کبھی اللہ کی معرفت اور کبھی اللہ سے دوری یا انکار کا باعث بنتا ہے۔
8	علم وحی دنیاوی زندگی کے مقابلے میں آخرت کی زندگی کو اہم قرار دیتا ہے۔	علم سائنس کی تمام تر توجہ دنیاوی زندگی پر ہے جس میں آخرت کا کوئی تصور نہیں۔
9	علم وحی کے قوانین عقل کے مطابق بھی ہیں اور عقل سے ماوراء بھی۔	علم سائنس کے تمام قوانین عقل کے مطابق ہونے ضروری ہیں۔

10	علم وحی ایمان اور یقین میں اضافہ کرتا ہے۔	علم سائنس ضعف ایمان اور عقل پرستی میں اضافہ کرتا ہے۔

جدول کو ایک نظر دیکھنے سے یہ بات سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی کہ نظریاتی طور پر علم وحی اور علم سائنس ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ علم وحی خالص ایمان بالغیب کا تقاضا کرتا ہے جبکہ علم سائنس خالص عالم اسباب کا نام ہے۔ تاہم قرآن مجید کا معجزہ یہ ہے کہ اس میں جو ابدی حقائق بیان کئے گئے ہیں صدیوں کی طویل تحقیق کے بعد آج سائنس بھی ان کی تائید کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں

① انسان کی تخلیق کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّن بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ﴾ ترجمہ: ”اللہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریک پردوں کے اندر ایک کے بعد دوسری شکل دیتا چلا جاتا ہے۔“ (سورہ الزمر، آیت 6) آیت کریمہ میں بیان کئے گئے تین پردوں سے مراد ماں کا پیٹ، رحم اور وہ جھلی ہے جس میں بچہ محفوظ ہوتا ہے۔ جدید سائنس نے تخلیق کے اس عمل کی تصدیق کی ہے۔

② ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝﴾ ترجمہ: ”پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کئے خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس میں سے یا ان اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں۔“ (سورہ یٰسین، آیت 36) سائنس نے تحقیق کے بعد نہ صرف نباتات میں نر اور مادہ کے وجود کی تصدیق کی ہے بلکہ بعض دوسری اشیاء میں بھی نر اور مادہ کے وجود کی تصدیق کی ہے۔ مثلاً ایٹم میں پروٹون (مثبت چارج) اور الیکٹرون (منفی چارج) اور نیوٹرون یعنی جس پر کوئی چارج نہیں ہوتا) کا وجود۔

③ سورہ الحجرات میں ارشاد مبارک ہے ﴿وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ۝﴾ ترجمہ: ”اور ہم نے بوجھل کرنے والی ہواؤں کو بھیجا پھر آسمان سے پانی برسایا اور اسی پانی سے ہم تم کو سیراب کرتے ہیں۔ اس پانی کو (زمین میں) ذخیرہ کرنے والے بھی تم نہیں۔“ (بلکہ ہم ہیں۔) (سورہ الحجر، آیت 22)

ابن کثیر رحمۃ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بعض ہوائیں بادلوں کو پانی سے بوجھل کر دیتی ہیں اور وہ بارش برساتی ہیں بعض ہوائیں درختوں کو بارآور کرتی ہیں جس کے بعد ان درختوں سے پتے اور کلیاں پھوٹنے لگتے ہیں۔

جدید سائنس نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ بعض ہوائیں پودوں اور درختوں کی بارآوری میں ہوا پولی نیٹر ہے اور پرندے اور حشرات جیسے عوامل شامل ہیں اور ان سب میں سے زیادہ موثر عامل ہوا ہے جو طویل فاصلوں تک درختوں کی بارآوری کے لئے زردانے بکھیرتی ہے۔

(4) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ○ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ○ ﴾ ترجمہ "دو سمندروں کو اس نے چھوڑ دیا کہ باہم مل جائیں پھر بھی ان کے درمیان ایک پردہ حائل رہتا ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔" (سورۃ الرحمٰن، آیت 19-20) یہ مشاہدہ کی بات ہے کہ نمکین اور کڑوے پانی میں نمکیات زیادہ ہوتے ہیں جبکہ میٹھے پانی میں نمکیات کم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے دونوں پانیوں کی کثافت کا فرق انہیں آپس میں ملنے نہیں دیتا اور سمندر کے اندر بعض جگہ میٹھے اور کھارے پانی کے الگ الگ ذخیرے سائنسی اصول کے تحت پائے جاتے ہیں۔

(5) حال ہی میں بائیولوجی کے پروفیسر ولیم براؤن کا "Journal of plant Molecular" میں ایک تحقیقی مقالہ شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے کئی سالوں کی تحقیق کے بعد اس عجیب الحصول مشاہدے کا ذکر کیا ہے کہ پودا مٹی میں بوئے جانے والے بیج سے نکلتے وقت کی حرکات سے مخصوص لہریں نکلتی ہیں جب ان لہروں کو Oscilloscope کے Monitor پر منتقل کیا گیا تو اس کی شکل "اللہ" کی تھی۔ پروفیسر موصوف نے اس کا ذکر اپنے دوست سے تعجب سے کیا تو ایک مسلمان پروفیسر نے اسے بتایا کہ عربی زبان میں یہ لفظ "اللہ" ہے اور ساتھ یہ آیت بھی پڑھ کر سنائی ﴿ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴾ ترجمہ "کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ہو بے شک وہ بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے۔" (سورۃ بنی اسرائیل، آیت 44) اس مشاہدے کے بعد تحقیق کرنے والے پروفیسر صاحب مسلمان ہو گئے۔

بلاشبہ قرآنی آیات کے ساتھ سائنسی انکشافات کی تطبیق سے نہ صرف یہ کہ ایک مسلمان کو قلبی مسرت محسوس ہوتی ہے بلکہ اس کے ایمان میں اضافہ بھی ہوتا ہے اور بعض قلب سلیم رکھنے والے خوش نصیب غیر مسلم ان انکشافات سے متاثر ہو کر مسلمان بھی ہو جاتے ہیں، لہٰذا ایسی آیات کی تفسیر اور تشریح کرتے ہوئے سائنسی انکشافات کا حوالہ دینے میں قطعاً کوئی حرج نہیں جن میں باہمی ربط اور تطبیق پائی جاتی ہو لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ قرآن مجید سائنس کی کتاب ہے جس کا مقصد لوگوں کو سائنسی علوم سے آگاہ کرنا یا سائنسی علوم میں ترقی کی رغبت دلانا یا سائنسی ایجادات کی پیش گوئیاں کرنا ہے۔ بعض حضرات سورۃ النحل کی آیت 89 ﴿ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء﴾ ترجمہ: ”ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے۔“ میں ﴿تبیانا لکل شیء﴾ سے مراد ہر طرح کے علوم لیتے ہیں۔ مثلاً سائنس، تاریخ، جغرافیہ، حساب، معاشیات وغیرہ۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ یہاں ہر چیز سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کا تعلق انسان کی ہدایت سے ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار آیات ایسی ہیں جن کی تحقیق یا تفسیر سائنس کے نقطہ نظر سے ممکن ہی نہیں۔ مثلاً معجزات کی آیات، نادیدہ مخلوق (ملائکہ، جنات وغیرہ) فرشتوں سے متعلق آیات، موت اور برزخ سے متعلق آیات، جنت اور جہنم کے متعلق آیات وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام آیات ایسی ہیں جن کی کوئی تشریح آج تک سائنس نہیں کر سکی نہ کر سکے گی یہی وجہ ہے کہ علم سائنس پر ضرورت سے زیادہ انحصار کرنے والے حضرات ایسے مقامات پر فوراً ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

① ڈارون (1808ء — 1882ء) نے انسانی تخلیق کے بارے میں نظریہ ارتقاء (Evolution Theory) پیش کیا جس کے مطابق آج سے دو ارب سال پہلے پانی میں موجود عناصر کاربن، ہائیڈروجن اور نائیٹروجن نے حرکت کی اور چپک کر ایک خلیہ (Single Cell) کی شکل اختیار کی۔ اس خلیے نے مختلف مراحل طے کرتے ہوئے حیوانات اور نباتات کے خلیوں کی الگ الگ شکلیں اختیار کیں اور پھر ان دو خلیوں سے ایک جاندار خلیہ (امیبا) پیدا ہوا اس سے آگے لاکھوں، کروڑوں خلیوں کے مجموعے ان مخلوقات کے جسم ... وجود میں آئے جیسے مچھلی، سیپ، گھونگے یا الجی، کیڑے، جونک، کیچوا، مکھیاں، مچھر، کیڑے، مچھلی، مینڈک، کچھوے، سانپ، پرندے، بندر، اور پھر آدم نما

اور آدمی بندر ... ہوئے خلاصہ ڈارون کے نظریہ ارتقاء کا۔ ❶

محمود یوں سے ... آشنا ... ایسی ... باتیں کہہ دے تو اس میں تعجب کی بات نہیں لیکن اگر مسلمان
... شخص اس نظریہ کو ... تسلیم کرنے کے لئے قرآن مجید کی آیات کی
... تاویل ... کا انکار کرے تو اس کا مطلب اس کے سوا کیا ہے کہ ایسا شخص درحقیقت
... پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ ڈارون پر ایمان لایا ہے۔ ❷

اس وقت ہمارے سامنے قرآن اور سائنس کے موضوع پر لکھی ہوئی تین چار کتب ہیں جن میں ...
... ایک ... ہے۔ ان میں سے ایک کتاب "قرآن اور جدید سائنس" ہے جس کے
مؤلف نے نظریہ ارتقاء کو ثابت کرنے کے لئے نہ صرف قرآنی آیات کی تاویلیں کی ہیں بلکہ کئی احادیث کو
... نظریہ ارتقاء پر بحث کرتے ہوئے ... موصوف فرماتے ہیں "نظریہ ارتقاء پر بحث
... پہلے ... قصے کہانیاں ... ہمارے ہاں یہودیوں اور عیسائیوں سے آئی ہیں (اور
نظریہ ارتقاء ... سے آئی ہے ...) جنہیں ہمارے ہاں ایک طبقے نے قبول کر لیا ہے حالانکہ قرآن میں
اس کے متعلق ایک ... بھی نہیں آئی ... بات یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حوا کے ماں باپ نہ تھے اور
... حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا گیا۔ ❸

"قرآن اور جدید سائنس" کے مؤلف کی یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے
... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿خَلَقْتُ بِيَدَيَّ﴾ "میں نے آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا"
(ص: 75) یہ الفاظ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کسی دوسرے انسان کے لئے استعمال نہیں
کئے ... مطلب ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق عام انسانوں سے ہٹ کر والدین کے بغیر ہوئی تھی۔ اسی طرح
... حضرت حوا کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کرنے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کی صحیح
حدیث ہے «إن المرأة خلقت من ضلع» "عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا ہوئی ہے۔" (مسلم، کتاب
... [illegible]

❶ [illegible]
❷ [illegible]
❸ [illegible]

[illegible] ﴿خلقكم من نفس واحدة﴾ [illegible]
[illegible] (سورۃ النساء، آیت 1) [illegible]
[illegible] واحدة لعينه [illegible] ہے۔ ❶

[illegible] مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا﴾ [illegible] (سورۃ الدھر، آیت 1) [illegible] کے مطابق [illegible] تعالیٰ [illegible]؟

[illegible] واقعہ معراج [illegible] معجزات [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] آسمانوں پر اٹھائے [illegible] واقعہ معراج کے بارے میں قرآن مجید کی واضح آیات کا انکار کرتے [illegible] اس وقت [illegible] جماعت [illegible] واقعہ [illegible] تسلیم [illegible] سائنسی اصولوں کے مطابق [illegible] اصولوں [illegible] ہے۔ ❷

[illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] آسمانوں پر اٹھائے جانے اور رسول اکرم ﷺ کے واقعہ معراج [illegible] جہالت [illegible] معلوم [illegible] سائنسی اصولوں [illegible] واقعے [illegible] ایمان [illegible] ایمان [illegible] ﴿خسر الدنيا والاخرة﴾ [illegible] واضح کیا گیا ہے۔ ﴿فمن يرد ان يضله يجعل صدره ضيقا حرجا كانما يصعد في السماء﴾ [illegible] آیت 125) [illegible] واضح کیا گیا [illegible]

❶ [illegible]

❷ [illegible]

نے جتنا کہ انسان کا آسمان پر چڑھنا مشکل ہے۔

قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "قرآن حکیم نے خلائی تسخیر کے لئے انسان میں تحریک پیدا کی۔ اس آیت میں آسمان کی طرف چڑھنے کی طرف اشارہ ہے جسے ہمارے قدیم مفسرین نے نظر انداز کیا حتی کہ سائنس نے ہمیں واضح کیا۔ خلائی سائنس اور ٹیکنالوجی میں اس وقت جو ناقابل یقین حد تک پیش رفت ہوئی ہے اسے بھی قرآن حکیم نے نہایت خوبصورتی سے واضح کر دیا تھا۔" ❶

یہ تفسیر کسی ایسے آدمی کے لئے تو قابل قبول ہو سکتی ہے جو قرآن مجید کو سائنس سمیت دیگر تمام علوم کا منبع سمجھتا ہو، لیکن جو شخص قرآن مجید کو بنی نوع انسان کے لئے منزل من اللہ کتاب ہدایت سمجھتا ہے وہ اس قسم کی من گھڑت اور سیاق و سباق سے بے ربط تفسیر کو کیسے قبول کر سکتا ہے؟

(4) سورہ الرحمن کی آیت 33 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ ﴾ ترجمہ "اے گروہ جن و انس! اگر تم زمین و آسمان کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ جاؤ اس کے لئے بڑا زور چاہئے۔" آیت کے ترجمہ سے یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ جن و انس کو اپنی گرفت سے ڈرا رہے ہیں اور ساتھ یہ واضح فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس کائنات میں تم اللہ تعالیٰ سے بچ کر فرار نہیں ہو سکتے اور اگر کسی کے بس میں ایسا گھمنڈ ہے تو وہ پورا کر دیکھے۔

قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں: "اے گروہ جن و انس! تم دونوں زمین کی حدود سے نہیں نکل سکتے پھر یہ بھی فرمایا کہ تم نکل سکتے ہو مگر سلطان کے ذریعے۔ راقم الحروف کی ناقص رائے اور دانست میں یہاں "سلطان" سے مراد خلائی ٹیکنالوجی ہے جو کہ موجودہ دور میں "راکٹ" ہی ہو سکتا ہے جس کی مدد سے انسان زمین سے نکل کر چاند کی حدود میں داخل ہوا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خلا کی تسخیر کی نوید سنائی تھی۔ افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں نے اس پر توجہ نہ دی اور مغربی اقوام نے خلائی تسخیر کر کے مسلمانوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔" ❷

---

❶ [illegible] 204 [illegible]

❷ [illegible] 207 [illegible]

یہاں نظریہ اصل نتیجہ ہے ایک طرف مغرب کی مادی ترقی سے مرعوبیت کا اور دوسری طرف ضعف ایمان اور علم دین سے تہی دستی کا۔ جس میں انسان اپنی سوچ کو توہم لینے کے لئے کسی قیمت پر آمادہ نہیں ہوتا البتہ شریعت کے احکام، اسلامی تعلیمات اور قرآنی آیات کو بدلنے اور توڑنے مروڑنے میں قطعاً کوئی قباحت محسوس نہیں کرتا۔

⑤ اہل کتاب نے رسول اکرم ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی ﴿قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ترجمہ ''آپ کہہ دیجئے کہ روح میرے رب کا حکم ہے اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ بہت ہی تھوڑا ہے۔'' (سورۃ بنی اسرائیل، آیت 85) آیت کریمہ میں واضح طور پر یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ روح کی حقیقت کو سمجھنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ انسان کو تو علم ہی نہیں دیا گیا جس سے وہ روح کی حقیقت کو سمجھ سکے۔

قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف روح کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں ''مصنف کی حقیر دانست کے مطابق روح کا تعلق ہوا سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو روح حضرت آدم علیہ السلام کے خاکی جسم میں پھونکی وہ ہوا ہی ہو سکتی ہے ❶ کیونکہ پھونک کا تعلق ہوا سے ہی ہو سکتا ہے اور ہوا میں زندگی کا منبع آکسیجن ہے۔ اگر آکسیجن کی سپلائی ایک منٹ کے لئے بند ہو جائے تو جسم کی موت یقینی ہے۔ یہی روح ہوا سے پھیپھڑوں کے ذریعہ خون میں جذب ہو کر انسان کو زندہ رکھتی ہے۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ روح یا آکسیجن ایک ہی چیز ہے دو نام ہیں اگر ایسا نہیں تو پھر روح میں آکسیجن کا عنصر ضرور موجود ہے۔'' ❷

قرآن اور جدید سائنس کے فاضل مؤلف نے کئی صفحات پر مشتمل طویل تشریح میں یہ بتانے کی ضرورت محسوس نہیں فرمائی کہ اگر روح کی حقیقت یہی ہے جو مذکورہ سطور میں بیان کی گئی ہے تو پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آیت کریمہ میں ﴿وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ کیوں ارشاد فرمایا ہے۔ روح کی مذکورہ تشریح تو اس قدر عام فہم اور آسان ہے کہ میٹرک کا طالب علم بھی اسے بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے؟

⑥ قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف نے کتاب میں رسول اکرم ﷺ کی زندگی کے دو واقعات کا ذکر

---

❶ [illegible]

❷ [illegible]



گیا ہے ان میں سے ایک واقعہ معراج سے متعلق ہے۔ معراج سے واپسی پر مشرکین مکہ نے رسول اکرم ﷺ کا امتحان لینے کے لیے بیت المقدس کا نقشہ دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے بیت المقدس کا نقشہ اس طرح بیان فرمایا گویا کہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ دوسرے واقعہ کا تعلق غزوہ احزاب سے ہے۔ خندق کھودنے کے دوران میں جب صحابہ کرام کو ایک سخت چٹان آئی تو نبی اکرم ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر چٹان پر ضرب لگائی اور فرمایا: "اللہ اکبر! مجھے ملک شام کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔ واللہ میں اس وقت وہاں کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔" دوسری ضرب لگائی تو فرمایا "مجھے فارس دے دیا گیا ہے۔ میں مدائن کا سفید محل دیکھ رہا ہوں۔" تیسری ضرب پر فرمایا "اللہ اکبر مجھے یمن کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔ واللہ میں اس جگہ سے صنعاء کے پھاٹک دیکھ رہا ہوں۔"

مذکورہ بالا واقعات رسول اکرم ﷺ کے معجزات میں سے ہیں۔ لیکن قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف ان واقعات کے بارے میں فرماتے ہیں: "اسلام پہلا مذہب ہے جس نے ٹیلیویژن کی پیش گوئی کی تھی۔ یہ بات ... نہ تو کوئی ٹیلی ویژن تھا نہ کوئی مکینکل ... نہ کوئی الیکٹرانک سکیننگ تھا نہ اصول ... نہ وہ اسکیننگ تھا لیکن یہ مشاہدات ان اصول سے کسی طرح بھی مختلف ہیں جن پر ٹیلی ویژن کی بنیاد رکھی گئی ہے۔" ❶

حضرت مؤلف نے یہ تو تحریر فرما دیا کہ رسول اکرم ﷺ کے مشاہدات سائنس کے انہی اصولوں پر مبنی ہیں جن اصولوں پر ٹیلی ویژن کی بنیاد رکھی گئی ہے، لیکن وہ کون سے سائنسی اصول ہیں؟ اس کی وضاحت کرنے کی مؤلف نے زحمت نہیں فرمائی۔

درحقیقت فاضل مؤلف نے الفاظ کے الٹ پھیر سے معجزات سے انکار کی کتنی بھیانک کوشش کی ہے ورنہ بات تو بالکل واضح ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے مشاہدات معجزہ تھے جن میں کوئی دوربین یا کوئی دیگر آلہ استعمال نہیں ہوا جس پر کسی سائنسی اصول کا اطلاق کیا جائے جبکہ ٹی وی کو سارا علم مختلف آلات اور سب کا تعلق ہے اور ان کے پیچھے سائنسی اصول بھی ہیں۔ دونوں میں مماثلت والی کوئی معقول سی بات بھی نظر نہیں آتی۔ معلوم نہیں فاضل مؤلف نے کس بنیاد پر انہیں ایک ہی قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے مشاہدات اور ٹی وی کی بنیاد ایک ہی اصول پر ہے؟

⑦ فرشتے اور جنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ ایمان بالغیب رکھنے والوں کے لیے تو اس معاملے میں کسی

❶ [illegible]

پریشانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ سائنس دانوں اور عقل پرستوں کے لئے فرشتوں اور جنات کا وجود ہمیشہ سے ہی ایک لاینحل مسئلہ رہا ہے۔ قرآن اور جدید سائنس کے مؤلف بھی بہت ساری عجیب و غریب باتیں کرنے کے بعد فرماتے ہیں "جنات اور فرشتوں کے بارے میں کچھ کہنے سے پہلے سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا مزید انتظار کرنا ہوگا۔"o

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ فرشتوں اور جنات کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے قرآن مجید کی آیات کافی نہیں، سائنس کا فتویٰ حاصل کرنا ضروری ہے اور جب تک سائنس اس قسم کا کوئی فتویٰ دینے کے قابل نہیں ہوتی تب تک اپنے دین اور ایمان سے فارغ ہو کر بیٹھیے؟

جب قرآن مجید کو سائنس کی کتاب سمجھ لیا جائے گا اور اس کی آیات کی تشریح سائنس کے قوانین اور اصولوں کی روشنی میں کی جائے گی تو اس کا نتیجہ سراسر گمراہی ہوگا۔

علم وحی سے دوری اور علم سائنس کا مطالعہ مومن آدمی کے لئے اس اعتبار سے بھی باعث ہلاکت ہے کہ مومن آدمی کی زندگی کے بیشتر معاملات مادی اسباب کی بجائے ایمان بالغیب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ سائنس کا تمام تر انحصار اسباب پر ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ سائنس کا طالب علم عملی زندگی میں ہمیشہ اسباب کی دنیا میں بھٹکتا رہتا ہے اور مسبب الاسباب سے بالکل غافل رہتا ہے۔ سمندری طوفان (سونامی) آتا ہے تو علم سائنس یہ بتاتا ہے کہ ارضی سسٹم کے ناقص ہونے کی وجہ سے تباہی ہوئی ہے اگر یہ سسٹم ٹھیک ہوتا تو تباہی نہ آتی، بیماریاں پھیلتی ہیں تو علم سائنس فوراً یہ سوچ پیدا کرتا ہے کہ فلاں وائرس پھیلا ہے اگر یہ نہ پھیلتا تو بیماری نہ پھیلتی۔ زلزلہ آتا ہے تو علم سائنس انسان کی توجہ اس طرف مبذول کرتا ہے کہ ناقص تعمیر کی وجہ سے عمارتیں گری ہیں اگر تعمیر ناقص نہ ہوتی تو نقصان نہ ہوتا، گویا علم سائنس کی رو سے مصائب و آلام کی اصل وجہ انسانوں کی ناقص منصوبہ بندی یا ناقص کارکردگی ہے اور اس کا علاج منصوبہ بندی یا کارکردگی کو بہتر بنانا ہے جبکہ علم وحی ایسے مواقع پر ہمیں اس قانون الٰہی سے خبردار کرتا ہے ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ ترجمہ: (لوگوں کی نافرمانیوں کے باعث) آخرت کے بڑے عذاب سے پہلے ہم (اس دنیا میں بھی انہیں) چھوٹے عذاب کا مزہ انہیں چکھاتے رہیں گے تاکہ لوگ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔ (سورہ السجدہ، آیت 21) گویا علم وحی کی رو سے مصائب و آلام کی اصل

o [illegible]

ہدایت اللہ رب العالمین ہی کی ذات ہے اور اسی کا علم اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ہر خوشی و مصیبت کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔ لیکن تمام اسباب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے امر اور حکم کے محتاج ہیں لہٰذا ہم کو انسان کو اسباب سے پہلے مسبب الاسباب کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ علم سائنس انسان کو مسبب الاسباب سے غافل کر کے اسباب کی دنیا میں الجھائے رکھتا ہے جس کے نتیجے میں آخرت تو برباد ہوتی ہی ہے دنیا میں بھی انسان کو چین اور سکون نصیب نہیں ہوتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ سائنس کی تعلیم ہمیں اپنے ایمان کو ضرور دوبالا کرنی چاہئے ہم اس کے خلاف نہیں لیکن والدین پر واجب ہے کہ ہم سائنس پڑھانے سے پہلے یا کم از کم اس کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو قرآن وحدیث کی اتنی تعلیم ضرور دلوائیں کہ علم وحی پر ان کا ایمان اس قدر راسخ ہو جائے کہ دنیا کا کوئی دوسرا علم ان کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکے اور وہ مرتے دم تک اپنے رب کے ساتھ کئے ہوئے اس عہد پر قائم رہیں۔ ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾ ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل فرمایا اور رسول کی پیروی کی ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔" (سورۃ آل عمران، آیت 53)

قرآن مجید سے دوری کے بعض اسباب:

انسان کی ہدایت کے لئے قرآن مجید ہی سب سے بڑا ذریعہ ہے اس لئے انسان کے ازلی دشمن شیطان نے قرآن مجید سے دور رکھنے کے بے شمار ذرائع مہیا کر رکھے ہیں اور ان کے لئے بڑے خوبصورت اور خوشنما دلائل بھی مہیا کر رکھے ہیں۔ اگرچہ ایسے اسباب تو بے شمار ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اجتماعی اسباب کے علاوہ ہر فرد کے لئے بعض انفرادی اسباب بھی ہوں تاہم یہاں ہم بعض اہم اسباب کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ بعض اوقات انسان کسی مرض میں مبتلا ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو مریض محسوس نہیں کرتا وہ مرض کا احساس اسے اس وقت ہوتا ہے جب مرض لا علاج ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید سے دوری کے اسباب کی نشاندہی کا مقصد یہی ہے کہ اگر کوئی شخص غیر محسوس طریقے سے یا لاشعوری طور پر ان امراض میں مبتلا ہے یا ان میں سے کسی ایک مرض میں مبتلا ہے تو وہ مرض کے لاعلاج ہونے سے پہلے پہلے

اس پر توجہ دے سکے۔ ہمارے نزدیک قرآن مجید سے دوری کے اہم اسباب درج ذیل ہیں:

① فضائل قرآن سے لاعلمی

اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جتنی بھی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے تو اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کی ساری برکتیں اور بھلائیاں سمیٹ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن مجید کی صورت میں ہماری جھولی میں ڈال دی ہیں۔ قرآن مجید اپنے پڑھنے والوں کے لئے باعث سکینت، باعث رحمت، باعث ہدایت، باعث شفا ہے۔ زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مہیا کرنے والا ہے، زمینی اور آسمانی آفات سے تحفظ فراہم کرنے والا ہے۔ انسانی زندگی کی کون سی حاجت اور مشکل ایسی ہے جس کا حل قرآن مجید نے پیش نہ کیا ہو، کون سا درد ایسا ہے جس کا درماں نہ بتایا ہو، کون سا روگ ایسا ہے جس کا علاج نہ بتایا ہو، کون سا سوال ایسا ہے جس کا جواب نہ دیا ہو؟ اس دنیا کے بعد عالم برزخ میں بھی قرآن مجید اہل ایمان کے لئے باعث رحمت اور باعث نجات ہوگا۔ برزخ کے بعد آخرت میں بھی قرآن مجید اہل ایمان کے لئے باعث شفاعت، بلندی درجات اور باعث عز و افتخار ہوگا۔ انسان اپنی آخری منزل تک پہنچنے سے پہلے پہلے قدم قدم پر جتنا قرآن مجید کا محتاج ہے اتنا کسی دوسری چیز کا محتاج نہیں، لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی کم و بیش نوے فیصد اکثریت قرآن مجید کے فضائل سے ناآشنا ہے۔ عوام الناس کے ذہنوں میں قرآن مجید کا تصور بس اس حد تک ہے کہ یہ ہماری مقدس کتاب ہے جسے چھونے سے قبل وضو کرنا واجب ہے، پکڑتے ہی اسے چومنا اور آنکھوں سے لگانا ضروری ہے، ریشم کے خوبصورت جزدان میں خوشبو لگا کر کسی اونچی جگہ رکھنا لازمی ہے، شادی بیاہ کے موقع پر بیٹیوں کو جہیز میں دینا، گھر سے رخصت کرتے ہوئے بیٹیوں کو اس کے سایہ سے گزارنا، لڑائی جھگڑے کے موقع پر قسم اور گواہی کے لئے استعمال کرنا، جنات دور کرنے کے لئے اس کی سورتوں کا ختم کرنا، حصول شفا کے لئے اس کے تعویذ بنانا، ضرورت پڑنے پر اس سے فال نکالنا، ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کرنا بس یہی اس کے اصل مقاصد ہیں جن کے لئے قرآن مجید نازل کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت اور مزاج میں یہ بات رکھی ہے کہ جس چیز کی وہ قدر و قیمت جانتا ہے اس کے حصول کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دیتا ہے۔ ایک ان پڑھ کاشتکار جانتا ہے کہ بہترین فصل

اس لئے بہترین مستقبل کی ضمانت ہے لہٰذا وہ شدید سردی کی راتوں میں اٹھ کر اپنے کھیتوں میں کام کرتا ہے گرمی کی چلچلاتی دھوپ میں اپنی جان ہلکان کرتا ہے۔ اسی طرح تاجر کو معلوم ہوتا ہے کہ تجارت سے حاصل ہونے والا نفع اس کے لئے کتنی قدر و قیمت رکھتا ہے لہٰذا وہ دوران مسلسل بیدار رہ کر بھی وہ اپنی تجارت کی فکر کرتا رہتا ہے۔ طالب علم کو معلوم ہوتا ہے کہ انجینئرنگ یا ڈاکٹری کی ڈگری کی یہ قدر و قیمت ہے اس لئے بہترین طالب علم ڈاکٹر یا انجینئر بننے کی کوشش کرتا ہے۔ بعض اوقات والدین کا سایہ سر سے اٹھ جانے کے باوجود یا وسائل کی کمی کے باوجود عقلمند طلباء محنت مزدوری کر کے بھی ڈگری حاصل کرنے کے لئے دن رات ایک کر دیتے ہیں۔ کاشتکار، صنعتکار، تاجر، طالب علم، اپنے اپنے کام میں اپنی جان اس لئے کھپا دیتے ہیں کہ اس کام سے حاصل ہونے والے نتائج اور فوائد سے وہ پوری طرح آگاہ ہوتے ہیں۔ قرآن مجید سے ہماری غفلت اور بے پرواہی کا ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ ہم اس کی تلاوت، تحفیظ، تعلیم اور تدریس کے فوائد اور فضائل سے آگاہ نہیں۔ قرآن مجید سے ہمارا معاملہ اس آدمی جیسا ہے جو ہیروں اور جواہرات کی تلاش میں ساری دنیا کی خاک چھانتا پھرے، حالانکہ ہیرے اور جواہرات کا خزانہ اس کے اپنے گھر میں موجود ہو۔

کاش ہم یوں سمجھیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید عطا فرما کر ہم پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔ کاش ہم جان سکیں کہ قرآن مجید سے غفلت برت کر ہم اپنے آپ پر کتنا بڑا ظلم کر رہے ہیں۔ جو لوگ آج اپنی آنکھوں سے غفلت کی پٹی نہیں اتاریں گے یقیناً وہ قیامت کے روز حسرت و یاس سے اپنے ہاتھوں کو کاٹتے ہوئے کہیں گے ﴿سُبحان ربنا انا کنا ظالمین﴾ ترجمہ ''پاک ہے ہمارا رب، بے شک ہم ہی ظالم تھے۔'' (سورہ القلم، آیت 29)

② والدین کی عدم توجہی

پیدائش کے وقت بچے کا ذہن ایک سفید کاغذ کی طرح ہوتا ہے والدین اس پر جو نقش و نگار بنا دیں اس کے اثرات عمر بھر بچے کے ذہن پر موجود رہتے ہیں کہا جاتا ہے ''العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر'' یعنی بچپن میں سیکھا ہوا علم پتھر پر نشان کی مانند ہوتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ''ہر بچہ فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے

ہیں۔" (بخاری) اپنا بچہ والدین کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ "جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے اسے لا الہ الا اللہ سکھایا جائے۔" (ابن سنی) "جب بچہ سات سال کی عمر کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے۔" (ابوداؤد) اور یہ بات تو واضح ہے کہ نماز پڑھنے کے لئے قرآن مجید کی چند ایک سورتیں زبانی یاد ہونا ضروری ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ سات سال کی عمر سے پہلے ہی بچے کو قرآن مجید کی تعلیم ہونی شروع کر دینی چاہیے لیکن افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ بیشتر والدین اپنے بچوں کی تعلیم کا آغاز دنیاوی تعلیم سے کرتے ہیں۔ معیاری سے معیاری سکول تلاش کرتے ہیں۔ اچھا ادب، اچھا کھانا پینا، اچھا لباس سب مہیا کرتے ہیں بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے سوچتے ہیں، پیسہ پانی کی طرح بہاتے ہیں، خود ہر طرح کی تکلیف اور مصیبت برداشت کرتے ہیں تاکہ بچہ اچھی سے اچھی تعلیم حاصل کرے کسی اونچے عہدے یا اعلیٰ منصب پر فائز ہو اور آسودگی کی زندگی بسر کرے لیکن قرآنی تعلیم کے لئے والدین سرے سے کوئی فکر ہی نہیں کرتے۔ قرآنی تعلیم کے لئے پیسہ خرچ کرنا تو کجا اس کے لئے وقت دینا اور اس کے لئے کسی قسم کی کوئی تکلیف برداشت کرنا تو "محال است وجنوں است" والی بات ہے۔ یوں بیشتر والدین خود اپنی اولاد کی دینی تعلیم سے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔

غور فرمائیے یہ کتنا سنگین مسئلہ ہے حقیقت یہ ہے کہ قرآنی تعلیم سے محروم اولاد نہ صرف یہ کہ اپنے والدین کی خدمت کا اور فرمانبرداری کا حق ادا نہیں کرتی (الا ماشاء اللہ) بلکہ بسا اوقات اپنے والدین کی ذلت اور رسوائی کا باعث بھی بنتی ہے۔ جو اولاد دنیا میں ذلت اور رسوائی کا باعث بنے گی وہ آخرت میں اپنے والدین کے لئے کیا کام آئے گی؟ جبکہ قرآنی تعلیم سے آراستہ اولاد نہ صرف اس دنیا میں اپنے والدین کی خدمت کا اور فرمانبرداری کا حق ادا کرتی ہے بلکہ آخرت میں بھی اپنے والدین کے لئے صدقہ جاریہ بنتی ہے۔ لہذا والدین کو یہ بات سوچنی چاہیے کہ اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم سے محروم رکھ کر وہ کتنا بڑا خسارہ مول لے رہے ہیں یہ خسارہ صرف دنیا ہی کا نہیں بلکہ آخرت کا خسارہ اس سے بھی عظیم ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ ترجمہ: "کہو حقیقت میں دیوالیہ تو وہی ہیں جنہوں نے قیامت کے روز اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو خسارے میں ڈال دیا۔" (سورہ الزمر، آیت نمبر 15) اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے اس خسارے سے محفوظ رکھے۔ آمین

③ ام الفتن ـ ٹی وی

یوں تو اب مرورِ زمانہ سے نئے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں جو مسلمانوں کو ان کی مقدس کتاب سے بڑی تیزی سے دور کر رہے ہیں لیکن ٹی وی ان تمام فتنوں میں سے سب سے بڑا فتنہ ہے۔ ٹی وی سے پہلے عام سفید پوش مسلمان گھرانوں کا معمول یہ ہوتا تھا۔ والدین فجر کی نماز کے وقت اٹھتے، نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرتے، بچوں کو نماز کے لئے جگاتے، نماز پڑھ لینے کے بعد انہیں محلہ کی قریبی مسجد میں قرآن پڑھنے کے لئے بھیج دیتے، پھر سکول کی باری آتی، گھر کے افراد اپنے روزمرہ کے کام کاج سے فارغ ہونے کے بعد رات کا کھانا کھاتے، مغرب کی نماز کے بعد والدین اپنے بچوں کو سیرت نبوی، سیرت صحابہ کے واقعات سناتے، چھوٹی چھوٹی سورتیں اور دعائیں وغیرہ یاد کرواتے اور نمازِ عشاء پڑھتے ہی بچوں کو سلا دیا جاتا، والدین بھی سو جاتے۔ کسی مجبوری کے بغیر نمازِ عشاء کے بعد جاگنے کا تصور ہی نہ تھا۔ اس طرزِ عمل میں عموماً بچے میٹرک تک ناظرہ قرآن مجید ختم کر لیتے۔ تیسویں پارے کی کچھ چھوٹی چھوٹی سورتیں زبانی یاد کر لیتے۔ اسلامیات کی کچھ نہ کچھ تعلیم سکولوں میں مل جاتی اور کچھ گھر سے والدین سے مل جاتی۔ یوں ہر بچہ اسلام کے بنیادی عقائد، مسائل اور احکام سے آگاہ ہو جاتا۔ عملی زندگی میں ذاتی مطالعہ بچوں کی دینی معلومات میں مزید اضافہ کا باعث بنتا۔

ٹی وی نے لوگوں کے مزاج، معمولات، عادات و اطوار، ذوق اور اقدار کو یکسر بدل کے رکھ دیا ہے۔ صبح کو صبح ہی ان کا آغاز ٹی وی کی نشریات دیکھنے اور سننے سے ہوتا ہے (الا من شاء اللہ) بچوں کے سکول جانے تک بچوں کی ایک نظر ٹی وی پر ہوتی ہے اور دوسری نظر اپنی تیاری پر۔ سکول میں بھی بچوں کا بیشتر وقت ٹی وی ڈراموں، فلموں، ایکٹروں، ایکٹرسوں، کھیلوں، کھلاڑیوں اور کمرشل اشتہاروں پر بحث اور تبصرے کرتے گزر جاتا ہے۔ سکول یا دفتر سے واپسی کے بعد چند گھنٹے ستانے اور آرام کرنے کے بعد تمام اہل خانہ پھر ٹی وی کے سامنے پوری یکسوئی کے ساتھ اپنے اپنے پسندیدہ پروگراموں کے انتظار میں بیٹھ جاتے ہیں اور یہ سلسلہ رات سونے تک جاری رہتا ہے خاص خاص پروگراموں کا تو کئی کئی روز پہلے بے چینی سے افرادِ خانہ انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اس طرزِ زندگی نے قرآن مجید کی تعلیم تو کیا لوگوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد تک پورے کرنے سے محروم کر دیا ہے۔ ٹی وی نے صرف لوگوں کی عاقبت

یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ٹی وی انتہائی ... سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو رہا ہے ماہرین نفسیات کے نزدیک ناظرین پر ٹی وی کی وجہ سے مرتب ہونے والے منفی اثرات درج ذیل ہیں۔

① نگاہوں کی کمزوری — چونسٹھ فیصد (64%)

② بچوں کے تعلیمی معیار میں کمی — تریسٹھ فیصد (63%)

③ عام مطالعہ سے محرومی — تریسٹھ فیصد (63%)

④ اعصابی کمزوری — چھیالیس فیصد (46%)

⑤ ورزش سے محرومی — چوالیس فیصد (44%)

نیوزی لینڈ میں بچوں کے ایک ادارے ”ایجوکیشن ریسرچ یونٹ“ کے ڈپٹی ڈائریکٹر ہاب جیکو نے 30 سال تک ایک ہزار سے زائد بچوں کے طرز زندگی پر تجربات کئے جس کا حاصل یہ تھا کہ جو بچے روزانہ ایک گھنٹہ سے زائد ٹی وی دیکھتے ہیں وہ تعلیم حاصل نہیں کر پاتے، جو ایک گھنٹہ یا اس سے کم ٹی وی دیکھتے ہیں وہ تعلیم یافتہ بن جاتے ہیں اور جو بچے کبھی کبھار ٹی وی دیکھتے ہیں صرف وہی یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر پاتے ہیں۔ ❶

ٹی وی قباحت کے اس ایک فتنے کے ذکر میں آنے سے چھپے چھپے دیگر کئی فتنے جو ہمارے گھروں میں گھس آتے ہیں ان پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے۔

① <u>تصویر کا فتنہ</u>

تصویر کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے شدید وعید سنائی ہے۔ ارشاد مبارک ہے: ”قیامت کے روز سخت ترین عذاب مصور کو ہوگا۔“ (بخاری و مسلم) ایک حدیث میں آپ ﷺ نے مصور پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری) عہد نبوی ﷺ میں تو شاید اتنی سخت سزا کی وجہ سمجھ میں نہ آتی ہو لیکن آج اس کی وجہ پوری طرح سمجھ میں آ رہی ہے۔ پرنٹ میڈیا پر عورت یا مرد کی عریاں، نیم عریاں اور متحرک تصویریں اتنی پرکشش اور جاذب نظر ہوتی ہیں کہ دیکھنے والے کو ایک ”معبود“ کی طرح مسحور اور مرعوب کر دیتی ہیں اور دیکھنے والا وہ انداز فکر اختیار کرتا ہے جو پرنٹ میڈیا پر تصویریں کرتی نظر آتی ہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھی

❶ [illegible]

ہو گئے۔ دنیا میں شرک کی ابتدا تصویر سے ہوئی تھی۔ ❶

یاد رہے کہ بعض حضرات ٹی وی اسکرین پر آنے والی تصویر کو محض عکس سمجھتے ہوئے جائز قرار دیتے ہیں جو درست نہیں کیونکہ عکس تو کسی چیز کے سامنے تک محدود ہوتا ہے جبکہ ٹی وی کی تصویر ہمیشہ کے لئے اسی طرح محفوظ ہو جاتی ہے جس طرح ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر محفوظ رہتی ہے لہٰذا ہاتھ سے بنائی گئی تصویر اور کیمرے سے بنائی گئی تصویر دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

(۷) غیر محرم مرد یا عورت کو دیکھنا

شرعاً غیر محرم (عورت یا غیر محرم مرد) کو دیکھنا حرام ہے غیر محرم مرد یا عورت پر نظر ڈالنے کو آنکھ کا زنا قرار دیا گیا ہے اور ٹی وی دیکھنے والے مرد اور عورتیں جب تک ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں اس گناہ کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ ❷

(۸) موسیقی اور غنا

گانا بجانا شیطانی کام اور عذاب کا باعث ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی تو خسف (زمین میں دھنسنا)، قذف (پتھروں کی بارش) اور مسخ (شکلیں تبدیل ہونا) کا عذاب نازل ہوگا۔" ٹی وی دیکھنے والوں کا بیشتر وقت گانے بجانے میں گزرتا ہے۔

❶ [illegible]

❷ [illegible]

④ فیشن پرستی

ٹی وی پر آنے والے لوگ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ پرکشش اور خوبصورت بنانے کے لئے نت نئے فیشن اختیار کرتے ہیں اور وہی رنگ ڈھنگ ساتھ ساتھ ناظرین بھی اختیار کرتے چلے جاتے ہیں اور یوں اسلامی اقدار ملیامیٹ اور جاہلانہ اقدار معاشرے پر چھاتی چلی جارہی ہیں۔ ٹی وی پر آنے سے پہلے کبھی خواتین کا حجاب کے بغیر گھر سے نکلنا نہایت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ ٹی وی آنے کے بعد پہلے حجاب ختم ہوا پھر سر سے چادر غائب ہوئی پھر سر سے دوپٹہ گیا پھر دوپٹے سے بنی ہوئی رسی گلے سے غائب ہوئی پھر نصف آستین والی قمیصوں کا رواج ہوا اب بغیر آستین کے قمیصوں کا رواج عام ہے۔ فیشن پرستی نے ننگے بازو، ننگی کمر، ننگی پنڈلی جیسے منظر اب گلی گلی، محلہ محلہ میں موجود ہیں جبکہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "جو عورتیں لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں مردوں کو بہکانے والی اور خود بہکنے والی ایسی عورتیں جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکیں گی۔" (مسلم)

⑤ حیا سوزی

بالغ اور نابالغ اولاد کا اپنے والدین کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی پر بے حیا مرد وزن کا آزادانہ میل جول دیکھنا، عشق و محبت پر مبنی ڈرامے اور فلمیں دیکھنا، شہوانی جذبات کو بھڑکانے والے گانے سننا، مرد وزن کے نیم عریاں اور ننگے ناچ دیکھنا، بچوں میں موجود طبعی شرم و حیا کو ختم کر دیتا ہے۔ ٹی وی سے پہلے لڑکیاں تو کیا لڑکوں کو بھی اپنے رشتہ مناکحت کے سلسلے میں والدین کی مخالفت کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی لیکن ٹی وی آنے کے بعد اب بیٹیاں بھی کھلم کھلا والدین کے سامنے بے تکلف اظہار کرتی ہیں کہ میں فلاں سے نہیں فلاں سے شادی کروں گی اگر والدین بھی "دقیانوسی" کا راستہ اختیار کرنے کی غلطی کر بیٹھیں تو بیٹیاں اپنے آشناؤں کے ساتھ فرار ہونے، عدالتوں سے نکاح کی ڈگری حاصل کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتیں۔

"ظاہر ہے جب بالغ بیٹیاں اپنے والدین کے ساتھ بیٹھ کر "تکلف برطرف ہم تو سر بازار ناچیں گے" کی تعلیم پر عمل کریں گی تو پھر انہیں رشتہ مناکحت میں اپنی مرضی پوری کرنے سے روکنے کی جرأت کون کرے گا"

ٹی وی کی [illegible] فحاشی، عریانی اور [illegible] وغیرہ [illegible] نے ہمارے معاشرے کو جس بے حیائی اور فحاشی کے گندے کنویں میں پھینک دیا ہے اس کا اندازہ درج ذیل خبر سے لگائیے: "راولپنڈی کے ایک بیٹے نے [illegible] یہ گندی حرکت دیکھتے ہوئے بعض نوجوان [illegible] تیاری میں جنھیں چار پانچ [illegible] ٹی وی [illegible] بازار میں فروخت کیا جاتا، جب اس کا علم متعلقہ خاندانوں کو ہوا تو [illegible] نے اس کو قتل کر دیا۔" ❶

موبائل کے فتنے نے اس کمی کو بھی پوری کر دی ہے۔ موبائل سے پہلے گھروں میں تو جو بے پردگی اور بے حیائی آتی تھی [illegible] تعلقات قائم کرنے میں بہت سی دشواریاں محسوس کرتے تھے۔ [illegible] احتیاط کے [illegible] ٹیلی فون کال گھر کے کسی دوسرے فرد کے سن لینے پر راز فاش ہو جانے کا خطرہ ہر وقت سر پر منڈلاتا رہتا تھا اور والدین کی [illegible] کا ہر وقت خوف رہتا تھا۔ موبائل نے اس قسم کی ساری رکاوٹیں دور کر دی ہیں۔ والدین کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی اور گھر کے اندر [illegible] الگ [illegible] تعلقات [illegible] والدین سر پیٹتے رہ جاتے ہیں۔ [illegible] پیدا ہو رہا ہے [illegible] ٹی وی"

④ جرائم کا فروغ

نوجوان نسل اور بچے ٹی وی پر مار دھاڑ، قتل و غارت، چوری [illegible] شراب نوشی، جوا، جھوٹ [illegible] فلمیں دیکھتے ہیں تو خود بھی ان کی نقل کرنے لگتے ہیں۔ بعض پڑھے لکھے اور اونچے مناصب پر فائز حضرات کی اولادوں کا [illegible] جرائم میں ملوث ہونا اسی شوق [illegible] کا نتیجہ ہے۔

⑤ وقت کا ضیاع

ایک سروے رپورٹ کے مطابق ٹی وی کے شوقین حضرات روزانہ [illegible] گھنٹے ٹی وی کی نذر کرتے ہیں ایک عام آدمی کے روزمرہ معمولات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر چوبیس گھنٹوں کا گوشوارہ بنایا جائے تو درج ذیل گوشوارے سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہوگا۔

ٹی وی کے لئے	= 4 گھنٹے
نیند کے لئے	= 6 گھنٹے

❶ [illegible]



وقت دکان/مزدوری کے لیے = 10 گھنٹے

متفرق ذمہ داریوں کے لیے = 4 گھنٹے

(متفرق ذمہ داریوں میں بچوں کی تعلیم و تربیت، علاج معالجہ، گھر کا سودا سلف، دوست احباب سے ملاقاتیں، عزیز و اقارب کی خوشی اور غمی کے موقع پر شرکت بھی شامل کر لیجئے)

چوبیس گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے ٹی وی کی نذر کرنے والا شخص اگر ساٹھ سال کی عمر پاتا ہے تو وہ ساٹھ سال کی عمر میں سے مکمل پندرہ سال ٹی وی کی نذر کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "قیامت کے روز جب تک آدمی زندگی کے ایک ایک لمحے کا حساب نہیں دے پائے گا اس کے پاؤں اللہ کی بارگاہ سے ہٹ نہیں سکیں گے۔" (ترمذی) مسلسل پندرہ سال کے گناہوں اور نافرمانیوں کا حساب ہم کیسے دے پائیں گے؟ ٹی وی نے یہ سوچنے کے لیے ہمارے پاس وقت ہی کہاں چھوڑا ہے؟ وقت کی قدر و قیمت ہمیں اس روز ہوگی جب ہر شخص روئے زمین کے برابر سونا، چاندی صدقہ کر کے اللہ تعالیٰ سے ایک لمحہ طلب کرے گا جس میں وہ لا الہ الا اللہ کہہ سکے لیکن اسے وہ ایک لمحہ بھی نہیں دیا جائے گا۔ (مفہوم حدیث شریف)

⑧ حقوق العباد میں تقصیر:

ٹی وی کے نشے نے ہمیں اس قدر مدہوش کر رکھا ہے کہ ہر آدمی اپنی ذات کے گنبد میں بند ہے اور گھر کے ہر فرد نے اپنی الگ دنیا بسا رکھی ہے جس سے باہر جھانکنے کے لیے فرصت نہیں۔ گھر میں موجود والدین، دادا، دادی یا کوئی دوسرا بزرگ ہمارے ٹی وی دیکھنے کو برا تو نہیں سمجھتے؟ گھر میں آنے جانے والے مہمانوں کی خاطر تواضع اور میزبانی ہوئی ہے یا نہیں؟ ہمارے گردوپیش میں ہمسائے مرتے ہیں یا جیتے ہیں؟ کتنے ہی ہمارے رشتہ دار ہماری توجہ و تعاون کے مستحق تو نہیں؟ گلی یا محلے میں کوئی بیوہ یا یتیم نان جویں کا محتاج تو نہیں؟ کوئی غریب یا مسکین اپنے بچے کی دوا کے لیے تو نہیں ترس رہا ہے؟ ٹی وی کے نشے نے ہوش ہی کہاں رہنے دی ہے کہ ہم ان "غیر ضروری" باتوں پر غور کرنے کی ضرورت محسوس کریں۔

⑨ حقوق اللہ میں تقصیر

اوپر دیئے گئے گوشوارے پر ایک نظر ڈالیے اور غور فرمائیے ٹی وی دیکھنے اور سننے والے گھرانوں میں



حتیٰ کہ صرف اوقات کے باقی بچتے رہے چار گھنٹوں میں قرآن مجید کی تلاوت اور مطالعہ کے لئے کتنا وقت باقی رہ جاتا ہے؟ اپنی تعلیمات کے اعتبار سے بھی قرآن مجید اور ٹی وی دو متضاد چیزیں ہیں جس گھر میں قرآنی تعلیمات کا ماحول ہوگا اس گھر میں فحاشی و عریانی کو جگہ نہیں ملتی اور جس گھر میں ٹی وی دیکھا جاتا ہے وہاں قرآنی تعلیمات کا ماحول پیدا نہیں ہو سکتا۔ ٹیلی ویژن نے قرآن مجید سے دوری پیدا کر دی ہے ... عجیب بات ہے ایک فلم ... لئے بڑے فتنے اس طرح گھر میں چپکے سے گھس آتے ہیں کہ انسان کو خبر نہیں ہو پاتی۔ اخلاقی اعتبار سے ٹی وی کا نقصان ایڈز سے کہیں زیادہ خطرناک اور سرطان سے کہیں زیادہ مہلک بیماری ہے جو بڑی تیزی سے ہمارے گھروں میں ... تک پہنچ چکی ہے۔ فهل من مدكر!

۴) مشکل کتاب ہونے کی غلط فہمی

قرآن مجید کے بارے میں بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ یہ کتاب بڑی مشکل ہے، اسے پڑھنا اور سمجھنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔ صرف علماء کرام ہی اسے پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں اس غلط فہمی کی وجہ سے عام لوگ قرآن مجید کو سرے سے ہاتھ ہی نہیں لگاتے یا صرف ناظرہ تلاوت پر اکتفا کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے بارے میں مشکل کتاب ہونے کا تصور اس آدمی کا تو ہو سکتا ہے جس نے قرآن مجید کبھی پڑھنے یا سمجھنے کی کوشش ہی نہ کی ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے قرآن مجید سے بڑھ کر آسان اور عام فہم کوئی دوسری کتاب نہیں۔ مثلاً عقیدہ توحید جو قرآن مجید کا سب سے زیادہ اہم مضمون ہے اور توحید، رسالت اور آخرت کے عقیدوں سے متعلق تعلیم جنہیں قرآن مجید میں بار بار مختلف انداز سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان عقائد کو سمجھانے کے لئے پورے قرآن مجید میں کہیں ایک جگہ بھی فلسفہ یا منطق کا انداز اختیار نہیں کیا گیا انتہائی سادہ اور عام فہم انداز میں بار بار سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ عقیدہ توحید سمجھانے کے لئے روزمرہ مشاہدات کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً انسان کی اپنی پیدائش، زمین و آسمان کی پیدائش، رات دن، سورج، چاند، ستاروں کا طلوع و غروب، موسموں کا ردوبدل، سمندر میں تیرتی ہوئی کشتی کا طوفان میں پھنس جانا اور اس سے بچ نکلنا، اس کے علاوہ روزمرہ استعمال کی اشیاء پرندے، مچھلی کی موت ... کی ہے ... پودوں، نباتات ... انہیں پیدا کرنے والا کون ہے؟ ... شہد، مچھلی، سبزیاں، معدنیات،

کھیت، مویشی، بھیڑ بکریاں، گائے، اونٹ اور پرندے وغیرہ۔ غور فرمائیے! دنیا میں کوئی جاہل سے جاہل انسان ایسا بھی ہو سکتا ہے جو یہ کہے کہ میں نے تو کبھی زمین و آسمان نہیں دیکھے یا ہوا میں اڑتے ہوئے پرندے نہیں دیکھے یا بھیڑ بکریاں اور گائے، اونٹ نہیں دیکھے یا دودھ اور شہد سے ناواقف ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھ ڈالئے کہیں بھی آپ کو کوئی ایک آیت ایسی نہیں ملے گی جس کا تعلق انسان کی ہدایت سے ہو اور وہ عام آدمی کی عقل اور فہم سے بالا ہو۔ نزول قرآن کے وقت کفار مکہ نے بے شمار اعتراضات کئے لیکن یہ اعتراض کبھی نہ کر سکے کہ یہ کتاب ہماری سمجھ سے بالاتر ہے یا اسے تو صرف ہمارے خاص پڑھے لکھے لوگ ہی سمجھ پاتے ہیں۔ قرآن مجید کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد بالکل برحق اور سچ ہے ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾ ترجمہ: ''ہم نے اس قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے آسان بنا دیا ہے پھر ہے کوئی جو اس پر غور کرے؟'' (سورہ قمر، آیت نمبر 17) دراصل قرآن مجید کے مشکل ہونے کا پروپیگنڈہ صرف دین خانقاہی کے علمبرداروں نے کر رکھا ہے جن کے ''دین'' کی ساری تعلیمات قرآنی تعلیمات کے برعکس ہیں۔

بزرگوں کے فوت ہونے کے بعد قبر میں ان کے زندہ ہونے کا عقیدہ، اپنے مریدوں کی دعاء اور پکار سننے کا عقیدہ اور انہیں فیض پہنچانے کا عقیدہ، ان کی حاجتیں اور مرادیں پوری کرنے کا عقیدہ، مشکلات اور مصائب میں ان کی مدد کرنے کا عقیدہ، اللہ کے ہاں سفارش کرنے اور اپنے مریدوں کو بخشوانے کا عقیدہ، بیماری سے شفاء حاصل کرنے کے لئے ان کے مزاروں سے خاک شفاء حاصل کرنا، مزاروں پر دھاگے باندھنا، ان کے نام کی نذریں نیازیں دینا، چراغاں کرنا، پھولوں کی چادریں چڑھانا، قبروں کو بوسہ دینا، قبروں کے آگے جھکنا اور سجدے کرنا، قبروں کو غسل دینا اور ان کے ایصال ثواب کے لئے برسیاں منانا، عرس کرنا، میلوں ٹھیلوں کا اہتمام کرنا، مردوں کے لئے رسم قل، رسم سوئم، ساتواں، دسواں وغیرہ منانا، قرآن خوانی کرنا، سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی گیارہویں دینا، یہ تمام افعال ایسے ہیں جن کا کتاب وسنت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس لئے دین خانقاہی کے علمبردار قرآن مجید کو ایک مشکل کتاب کہہ کر لوگوں کو اس کی تعلیمات سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ نظام خانقاہی کے علمبردار خوب جانتے ہیں کہ جیسے جیسے قرآن مجید کی تعلیمات عام ہوں گی دین خانقاہی کا سارا کاروبار اپنے آپ زمین بوس ہوتا نظر آئے گا۔

آخر میں ہم یہ وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید میں بعض مقامات واقعی تشریح طلب ہیں لیکن کسی کتاب میں مشکل مقامات آنے کی وجہ سے اس کتاب کو سرے سے ہاتھ ہی نہ لگانے کا طرزِ عمل کیا معقول ہوسکتا ہے؟ اگر کسی طالب علم کو فزکس یا کیمسٹری کے بعض فارمولے سمجھ میں نہ آئیں تو کیا اسے فزکس یا کیمسٹری پڑھنا چھوڑ دینا چاہئے یا یہ فارمولے کسی اچھے استاد سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے؟ ہر ہوشمند آدمی یہی جواب دے گا کہ اسے استاد سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے اسی طرح اگر قرآن مجید کی کوئی ایک آیت یا حکم سمجھ میں نہ آئے تو اسے کسی عالم دین سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ محض مشکل کتاب کے بہانے قرآن مجید کو زندگی بھر ہاتھ ہی نہ لگانا یا اسے پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش ہی نہ کرنا تو محض شیطانی فریب ہے اگر کوئی شخص خدانخواستہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے تو اسے فوراً اس غلط فہمی کو دور کر دینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کا راستہ یقیناً آسان بنا دیں گے۔ ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ترجمہ: "اور تمہارا رب کہتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔" (سورہ مومن، آیت نمبر 60)

ہمارا نظام تعلیم

انگریزوں نے ہمارے لئے جو نظام تعلیم وضع کیا تھا اس کا ہدف یہ تھا کہ برصغیر کے مسلمان کافر تو نہ بنیں تاہم لازماً مسلمان بھی نہ رہیں۔ انگریز اپنے اس ہدف میں صد فیصد کامیاب رہے۔ افسوس! کہ انگریزوں کے جانے کے بعد وہی نظام تعلیم ہم پر مسلط رہا۔ تعلیمی کتب خواہ تاریخ کی ہوں یا حساب کی، سیاست کی ہوں یا معیشت کی، سائنس کی ہوں یا فلسفہ کی، ان میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کی کبریائی، اللہ تعالیٰ کی قدرت، اللہ تعالیٰ کی حکمت، اللہ تعالیٰ کا امر جیسے الفاظ نہ پہلے تھے نہ آج ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جیسے بے دین اور خدا ناآشنا افراد انگریز کے دور میں تیار ہوتے تھے ویسے ہی بے دین اور خدا ناآشنا افراد اب تیار ہو رہے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد اگر کوئی تبدیلی آئی ہے تو وہ صرف یہ کہ جو طالب علم خود عربی زبان پڑھنے کا شوق رکھتا ہو اس کے لئے یہ گنجائش پیدا کر دی گئی ہے کہ وہ عربی پڑھ سکے۔ لیکن قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کیلئے عربی زبان کو لازمی مضمون کے طور پر سلیبس میں شامل کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی۔ اسلامیات کو لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل تو کیا گیا ہے، لیکن اس کا سلیبس ایسا مرتب کیا گیا ہے

پڑھنے کے بعد طالب علم ایک روایتی مسلمان تو واقعی بن جاتا ہے، لیکن اس سے آگے بڑھ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے وفا کا گہرا تعلق پیدا ہو یا قرآن مجید سے عملی زندگی میں رہنمائی حاصل کرنے کا عقیدہ و جذبہ ہو، ایسا سلیبس تیار کرنے کے لئے ہمارے "اسلام پسند حکمران" ابھی تیار نہیں ہوئے۔

موجودہ حکمرانوں کے بارے میں پوری پاکستانی قوم نوحہ کناں ہے کہ انہوں نے ملت اسلامیہ کو ساری دنیا میں ذلیل اور رسوا کر دیا ہے۔ اسلام دشمنی کی ساری حدیں پھلانگ گئے ہیں اور اب رہے سہے بچے کھچے نظام تعلیم کو مکمل طور پر سیکولر بنانے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ اسلامی اقدار اور اسلامی تہذیب کو مکمل طور پر تباہ کرنے کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ اسلامی احکام اور قوانین کا مذاق اور تمسخر اڑانے میں ذرہ برابر حجاب محسوس نہیں کیا جا رہا۔ یہ ساری باتیں بالکل بجا اور درست ہیں لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہمارے حکمران کیا آسمانوں سے اچانک نازل ہو گئے ہیں یا زمین سے اُگ آئے ہیں۔ ہمارے حکمران جو کچھ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں یہ سب وہی کچھ تو ہے جو انہوں نے ملک کے تعلیمی اداروں سے پڑھا اور سیکھا ہے۔ آج اگر ہمیں حکمران برے نظر آتے ہیں تو یہ برائی ہمارے نظام تعلیم کی ہے جس کے بارے میں حکیم الامت نے فرمایا تھا۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا کہاں سے آئے صدا لا الٰہ الا اللہ

پس اگر ہم واقعی قرآن مجید کی تعلیم سے محروم رہنے والی قوم کی وجوہ دور کرنا چاہتے ہیں تو ان میں سے سرفہرست ہمارا نظام تعلیم ہے جسے تبدیل کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔ جب تک نظام تعلیم تبدیل نہیں ہوتا اس کے اثرات ہمارے پورے ملک پر متواتر آتے رہیں گے۔

6 بڑی عمر کی وجہ سے جھجک

بعض لوگ بچپن میں کسی وجہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل نہیں کر پاتے لیکن بعد میں جب انہیں اس کوتاہی کا احساس ہوتا ہے تو محض بڑی عمر کی وجہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں یہ مثبت انداز فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ عمر کے جس حصہ میں ہدایت نصیب فرما دیں اس کو بچپن ہی سمجھنا چاہئے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ "قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا انسان

(قیامت کے روز) لکھنے والے معزز نیک فرشتوں کے ساتھ ہے اور جو شخص اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔" (مسلم) حدیث شریف کے الفاظ قابل غور ہیں کہ ماہر بہ تلاوت کا اجر تو وہی لے گا جس نے بچپن میں ہی قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر لی اور اٹک اٹک کر وہی پڑھے گا جو بچپن میں کسی وجہ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل نہ کر سکا اور بڑی عمر میں پڑھنا شروع کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے ایسے شخص کو دو اجر کی خوشخبری سنا کر اس کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے یعنی جہاں دوسرے لوگوں کو قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملیں گی وہاں اٹک اٹک کر پڑھنے والے کو ایک ایک حرف پڑھنے پر بیس نیکیاں ملیں گی۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "علم سیکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔" (طبرانی) اس حدیث شریف میں علم سیکھنے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں لگائی گئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف عمروں میں ایمان لائے جس عمر میں ایمان لاتے تو قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے لگ جاتے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک انسان پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا۔" (ترمذی، ابن ماجہ) اس حدیث شریف میں بھی اس بات کی ترغیب موجود ہے کہ مسلمان کو موت سے پہلے پہلے جب بھی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں قرآن مجید کا علم حاصل کرنا چاہئے اور اس میں قطعاً کوئی جھجک محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ یہ بات "اطلبوا العلم من المهد الى اللحد" یعنی "ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔"

نیز قرآن مجید کا علم حاصل کرنے میں کسی آدمی کو جھجک محسوس نہیں کرنی چاہئے خواہ اس کی عمر کتنی ہی کیوں نہ ہو، کیا معلوم کس کی نیت اور ارادہ مرنے پر ہی اللہ تعالیٰ کو منظور ہو جائے۔ حدیث شریف میں رسول اکرم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا قصہ بیان فرمایا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ توبہ کے لئے ایک درویش سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا "تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی۔" اس آدمی نے درویش کو بھی قتل کر دیا۔ ایک عالم سے پوچھا تو اس نے کہا "تمہاری توبہ ہو سکتی ہے بشرطیکہ اپنی بستی سے ہجرت کر کے نیک لوگوں کی بستی میں چلے جاؤ۔" اس آدمی کو ہجرت کرتے ہوئے راستے میں ہی موت آ گئی۔ مرتے وقت اس آدمی نے سینے کے بل گھسٹنا شروع کر دیا (تاکہ نیک لوگوں کی بستی کے جتنا بھی قریب ہو سکے ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے)

رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے اس کی روح قبض کرنے کے معاملہ میں جھگڑا کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ دونوں بستیوں کا فاصلہ دیکھو اگر نیک لوگوں کی بستی قریب ہے تو رحمت کے فرشتے روح قبض کریں اگر گناہ گاروں کی بستی قریب ہے تو عذاب کے فرشتے روح قبض کریں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی بستی کو حکم دیا "تقربی" (تو قریب ہو جا) اور گناہ گاروں کی بستی کو حکم دیا کہ "تباعدی" (تو دور ہو جا) فرشتوں نے دونوں طرف کا فاصلہ دیکھا تو نیک لوگوں کی بستی بالشت بھر قریب تھی۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں "فغفرلہ" چنانچہ اس کے سارے گناہ اللہ نے معاف کر دیئے۔ (بخاری، مسلم)

بتایئے کیا ہم میں کوئی ایسا ہے جو قرآن مجید پڑھنے کی بجائے یہ کہے کہ اگر فرشتے زمین کے سارے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیں تو وہاں جانا ضروری ہے؟

(۲) پنج سورہ اور دیگر کتب وظائف

بعض دینی حلقوں میں قرآن مجید کی تلاوت سے زیادہ وظائف کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ ہمارے ہاں پنج سورہ اور اوراد و وظائف پر مشتمل کتب کا رواج بہت عام ہو چکا ہے۔ لوگ انہی کتب کا اس قدر اہتمام سے اس طرح مطالعہ کرتے ہیں جس طرح قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے۔ ہمارے نزدیک ان کتب کا دوہرا نقصان ہے۔

اولاً ان کتب میں جہاں صحیح احادیث سے ثابت شدہ فضائل والی سورتیں، آیات اور دیگر اوراد و وظائف دیئے ہوتے ہیں وہاں آدھے سے زیادہ سورتیں، آیات اور اوراد و وظائف ایسے ہوتے ہیں جن کے فضائل کی احادیث ضعیف یا موضوع ہوتی ہیں۔ ضعیف یا موضوع احادیث سے ثابت شدہ فضائل والی سورتوں یا اوراد و وظائف کو معمول بنانا کار لاحاصل ہے۔ بلاشبہ قرآن مجید کی سورتوں کی تلاوت کا ثواب تو بہرحال ملے گا لیکن فضائل یا فوائد جن میں بتائے گئے ہیں ان سورتوں کی تلاوت کی جائے تو ان فضائل سے توقع رکھنا لاحاصل ہی رہے گا۔

ثانیاً پنج سورہ اور ایسی ہی دیگر کتب روزانہ باقاعدگی سے پڑھنے والے حضرات قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے یہ نقصان پہلے نقصان سے بھی بڑا ہے۔

بعض دینی جماعتیں اپنے اپنے مسالک کے مطابق کتابوں کے لئے منتخب سورتوں کا مجموعہ تیار

کرتی ہیں تاکہ کارکن ان کا خصوصی مطالعہ کریں۔ اگر یہ مطالعہ روزمرہ تلاوت قرآن کا متبادل نہ بنے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں لیکن اگر یہ روزمرہ کی تلاوت کی جگہ ہو تو یہ ہرگز مطلوب نہیں۔ قرآن مجید کے ساتھ مسلمانوں کے تعلق کا تقاضا یہ ہے کہ اسے شروع سے لے کر آخر تک پڑھا اور سمجھا جائے اور روزانہ باقاعدہ پڑھا جائے۔ کوئی دوسرا عمل اس کا متبادل نہیں ہو سکتا۔

8۔ قرآن مجید کو پکڑنے کے لیے وضو کی شرط

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کو وضو کے بغیر ہاتھ لگانا منع ہے چونکہ ہر آدمی کے لئے ہر وقت باوضو رہنا ممکن نہیں ہوتا بلکہ بہت سے لوگوں کے لئے بعض بیماریوں کی وجہ سے نماز کے مختصر وقت کے لئے بھی باوضو رہنا مشکل ہوتا ہے اس لئے خواہش کے باوجود کئی لوگ تلاوت قرآن سے محروم ہو جاتے ہیں۔

جہاں تک قرآن مجید کو ہاتھ لگائے بغیر زبانی تلاوت کا تعلق ہے اس بارے میں تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ ناپاک آدمی وضو کے بغیر زبانی تلاوت کر سکتا ہے البتہ قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کرنے کے بارے میں اہل علم کی دو آراء ہیں۔ پہلی یہ کہ وضو کے بغیر قرآن مجید کو چھونا جائز نہیں اور دوسری رائے یہ ہے کہ وضو کے بغیر قرآن مجید کو چھونا اور تلاوت کرنا جائز ہے۔ پہلے موقف کے حق میں سورہ الواقعہ کی آیت پیش کی جاتی ہے ﴿لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾ ترجمہ: "اسے نہیں چھوتے مگر پاک لوگ۔" (سورہ الواقعہ آیت نمبر 79) اس آیت کے علاوہ کوئی دوسری واضح آیت یا حدیث نہیں ہے جس میں قرآن مجید کو وضو کے بغیر چھونے سے منع فرمایا گیا ہو یا قرآن مجید کو چھونے کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہو جہاں تک سورہ الواقعہ کی اس آیت مبارکہ کا تعلق ہے اس سے پہلی دو آیات یہ ہیں ﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ۝﴾ ترجمہ: "بے شک قرآن بڑی عزت والا ہے، ایک محفوظ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں درج ہے جسے صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔" (سورہ واقعہ آیت نمبر 77 تا 78) مذکورہ آیت کی تشریح میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ رحمہ اللہ نے درج ذیل حاشیہ تحریر فرمایا ہے "اکثر مفسرین کے نزدیک لا یمسہ میں "ہ" کی ضمیر لوح محفوظ کے لئے ہے مطلب یہ ہے کہ لوح محفوظ کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں یعنی فرشتے۔ بعض نے اس ضمیر کو قرآن مجید کے لئے مانا ہے اور استدلال کیا ہے کہ قرآن مجید کو بے وضو چھونا

جائز نہیں ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں قرآن کو بے وضو چھونا جائز ہے۔"❶ احسن البیان کے مفسر حافظ صلاح الدین یوسف ﷾ نے اس آیت پر درج ذیل نوٹ تحریر فرمایا ہے: "لَا يَمَسُّهُ میں ضمیر کا مرجع لوح محفوظ ہے اور پاک لوگوں سے مراد فرشتے ہیں۔ بعض نے اس کا مرجع قرآن کریم کو بنایا ہے یعنی اس قرآن کو فرشتے چھوتے ہیں یعنی آسمانوں پر فرشتوں کے علاوہ کسی کی بھی رسائی قرآن مجید تک نہیں ہوتی۔ مطلب مشرکین کی تردید ہے جو کہتے تھے کہ قرآن شیاطین لے کر اترتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا یہ کیونکر ممکن ہے؟ قرآن تو شیطانی اثرات سے بالکل محفوظ ہے۔ بعض نے اس آیت میں نفی کو بمعنی نہی لے کر یہ کہا ہے کہ قرآن کو بے وضو چھونا اور اس کی تلاوت کرنا جائز نہیں ہے لیکن یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ اس میں ایک واقعہ کی خبر دی جا رہی ہے اس میں چھونے یا نہ چھونے کا حکم نہیں دیا جا رہا۔"❷

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ﷫ نے ان آیات پر یہ حاشیہ تحریر فرمایا ہے: "جس سلسلہ کلام میں یہ آیت وارد ہوئی ہے اس میں یہ بات سمجھانے کا سرے سے کوئی موقع نظر نہیں آتا کہ اس کتاب کو پاک لوگوں کے سوا کوئی نہ چھوئے۔ یہاں تو کفار کو خطاب ہے اور انہیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ یہ اللہ رب العالمین کی نازل کردہ کتاب ہے اس کی وجہ سے تمہارا یہ گمان بالکل غلط ہے کہ اسے شیاطین نبی پر القاء کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ شرعی حکم بیان کرنے کا آخر کیا موقع ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص طہارت کے بغیر اس کو ہاتھ نہ لگائے۔ زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ اگرچہ آیت یہ حکم دینے کے لئے نازل نہیں ہوئی ہے لیکن اس کا فحویٰ اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جس طرح اللہ کے ہاں اس کتاب کو صرف مطہرین ہی چھو سکتے ہیں اسی طرح دنیا میں بھی کم از کم وہ لوگ جو اس کے کلام الٰہی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں اسے ناپاکی کی حالت میں چھونے سے اجتناب کریں۔"❸

حاصل کلام یہ ہے کہ قرآن مجید کو چھونے کے لئے وضو کرنے کا حکم کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہے۔ آدمی (ظاہری نجاست اور جنابت سے پاک) ہر وقت بلا تردد اسے چھو سکتا ہے اور اس کی تلاوت

❶ [illegible]

❷ [illegible]

❸ [illegible]

[illegible] ہے۔

اگر قرآن مجید کو چھونے اور تلاوت کرنے کے لئے وضو کرنے کا حکم دے دیا جاتا تو نہ صرف عام مسلمانوں کے لئے تلاوت قرآن میں ایک بہت بڑی رکاوٹ پیدا ہو جاتی بلکہ قرآن مجید کی تعلیم اور تعلم سے وابستہ اور خصوصاً طلباء کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتیں لہٰذا اس بارے میں درست موقف یہی ہے کہ قرآن مجید کی بلا وضو تلاوت درست ہے۔

ہمیں اللہ سے حضور، انکسار اور عاجزی کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمارے دلوں میں قرآن مجید کی سچی محبت پیدا فرما دے۔ دنیاوی مصروفیات، گمراہ کن پروپیگنڈہ اور شیطانی وسوسوں سے ہمارے اور قرآن کے درمیان رکاوٹ نہ بننے دیں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

قرآن مجید کی ایک آیت یا حکم کو ناپسند کرنے کی سزا

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے اور اس کی ایک ایک آیت اور ایک ایک حکم پر رضا و رغبت ایمان کا تقاضا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما﴾ ترجمہ: "(اے محمد ﷺ!) تیرے رب کی قسم! لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام باہمی اختلافات میں تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو بھی فیصلہ تم کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ سربسر تسلیم کر لیں۔" (سورہ نساء، آیت نمبر 65) ایمان لانے کے بعد قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی حکم کو ناپسند کرنا یا کسی قانون یا کسی فیصلے کو ناپسند کرنا تو کجا دل سے ناپسند کیا جائے یا زبان سے اس کا اظہار کیا جائے تو آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جس کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے ﴿والذین کفروا فتعسا لھم واضل اعمالھم ۝ ذلک بانھم کرھوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالھم ۝﴾ ترجمہ: "ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے کیونکہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔" (سورہ محمد، آیت نمبر 8-9) ❶

❶ [illegible]

کسی آیت یا حکم کو ناپسند کرنے کی ایک صورت تو بلا واسطہ ہے مثلاً کوئی شخص حجاب کی آیت یا حکم کو ناپسند کرے۔ اس کی دوسری صورت بالواسطہ ہے مثلاً کوئی شخص براہ راست حجاب کو تو برا نہ کہے لیکن کفار کے ہاں رائج بے حجابی کو حجاب سے بہتر سمجھے ان دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت، ایک حکم، ایک قانون یا ایک فیصلے کو ناپسند کرنا سارے قرآن مجید کی آیات، احکام، قوانین اور فیصلوں کو ناپسند کرنے کے برابر ہے۔

شریعت اسلامیہ کے احکام اور قوانین کے مقابلے میں دوسرے قوانین کو بہتر سمجھنے والے شخص کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے شیخ الاسلام علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے درج ذیل پانچ صورتوں میں سے کسی بھی ایک صورت پر یقین رکھنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

(1) جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ انسانوں کے وضع کردہ قوانین اور ان کا وضع کردہ نظام حیات اسلامی شریعت سے بہتر ہیں یا اس کے برابر ہیں یا ان کے مطابق فیصلے قبول کرنا جائز ہے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے چاہے اس کا عقیدہ یہی ہو کہ اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا بہتر ہے۔

(2) وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ موجودہ صدی میں اسلام پر عمل کرنا ممکن نہیں یا مسلمانوں کا اسلام پر عمل کرنا مسلمانوں کی پسماندگی کا باعث ہے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(3) وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ دین اسلام کا تعلق صرف اللہ اور بندے کے درمیان (ذاتی) تعلق تک محدود ہے اور زندگی کے دیگر معاملات سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(4) وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹنا یا شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنا عصر حاضر میں مناسب نہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(5) وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ دنیاوی معاملات اور شرعی حدود میں غیر اسلامی قانون کا فیصلہ قبول کیا جا سکتا ہے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے خواہ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ غیر اسلامی قانون اسلامی شریعت سے بہتر ہے۔ ❶

مرد و عورت کے لباس کا معاملہ بڑا نازک ہے کوئی شخص یہ تو کہہ سکتا ہے کہ ہر شخص اپنی پسند و ناپسند کے مطابق کسی حکم پر عمل کرے یا نہ کرے، اس کی مرضی ہے لیکن کسی کو اچھا سمجھا جائے اور کسی کو برا سمجھا جائے

❶ [illegible]



اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ﴾ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 208) شریعت کے بعض حصوں پر ایمان لانا اور بعض حصوں پر ایمان نہ لانا یہود و نصاریٰ کا فعل تھا جس کی انہیں سخت سزا دی گئی ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیمۃ یردون الی اشد العذاب﴾ ترجمہ: "کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو لوگ ایسا کریں گے ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہے کہ دنیا میں ذلیل اور رسوا ہوں اور آخرت میں شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیے جائیں۔" (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 85) اہل ایمان کو اس قبیح جرم سے باز آ جانا چاہئے ورنہ ان کے لئے بھی وہی سزا ہوگی جو اہل کتاب کو دی گئی۔ دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں شدید ترین عذاب ﴿فھل انتم منتھون﴾ ترجمہ: "کیا تم اس جرم سے باز آتے ہو؟"

قرآن مجید کی ایک آیت یا حکم کا استہزاء کرنے کی سزا

نزول قرآن کے وقت بھی بعض لوگ قرآنی آیات اور احکام کا مذاق اڑاتے تھے ان میں کافر، اہل کتاب اور منافقین ہر قسم کے لوگ شامل تھے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

(1) اللہ تعالیٰ نے جب تحویل قبلہ کی آیت ﴿فول وجھک شطر المسجد الحرام﴾ ترجمہ: "(اب) اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو۔" (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 144) نازل فرمائی تو اس کا یوں مذاق اڑایا کہ محمد (ﷺ) کو تو خود پتہ نہیں کہ صحیح قبلہ کس طرف ہے؟ اگر پہلا صحیح تھا تو اسے کیوں چھوڑا اگر اللہ اور دوسرا صحیح ہے تو پھر پہلا غلط تھا۔ اگر محمد ﷺ واقعی اللہ کے نبی ہوتے تو بیت المقدس کو چھوڑ کر بیت اللہ والا قبلہ نہ بناتے۔

(2) مذاق کی کہ اللہ تو غریب ہے کہنے لگے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضعفہ لہ اضعافا کثیرۃ﴾ ترجمہ: "کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس کرے۔" (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 245) تو اس کا یوں مذاق



اڑایا گیا کہ شیخ صاحب اب اللہ میاں کے بھی قریب ہو گئے اور قرض لینے لگے۔

① جہنم کے داروغوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ ترجمہ: ”جہنم پر انیس داروغے مقرر ہیں۔“ (سورۃ المدثر آیت نمبر 30) ابو جہل نے اس کا یوں مذاق اڑایا کہ محمد ﷺ کے مددگار تو صرف انیس ہیں ہماری تعداد تو اتنی زیادہ ہے کہ ہم میں سے ہر سو آدمی بھی ایک داروغہ پر غالب آئیں تو کافی ہوں گے۔ ایک دوسرے کافر نے ٹھٹھا کرتے ہوئے کہا ”تم لوگ دو کو سنبھال لینا باقی سترہ کے لئے میں اکیلا کافی ہوں۔“

کفار، مشرکین اور منافقین کی یہ روش آج بھی جاری ہے آیات حدود کا مذاق، آیات حجاب کا مذاق، آیت تعدد ازواج کا مذاق، آیات قیامت کا مذاق، آیات ثواب و عذاب کا مذاق، قرآنی آیات کے علاوہ بعض دیگر شرعی احکام مثلاً داڑھی، شرعی لباس، پردہ، مسجد، مدرسہ اور نماز وغیرہ کا مذاق اڑانا تو اب ایک خاص طبقہ کا فیشن بن چکا ہے حالانکہ یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ قرآن مجید کی کسی آیت، حکم، قانون یا فیصلے کا مذاق اڑانا نواقض اسلام میں سے ہے اور ایسا کرنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جس کی دلیل قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے ﴿قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ ترجمہ: ”ان سے کہو کیا تمہاری ہنسی مذاق اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ تھی؟ اب بہانے نہ بناؤ، ایمان لانے کے بعد تم کفر کر چکے ہو۔“ (سورۃ توبہ آیت نمبر 65-66) ❶ ایسے شخص کی قیامت کے روز وہی سزا ہوگی جو کافر کی ہے یعنی ابدی جہنم، ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا﴾ ترجمہ: ”جہنم ان کی جزاء ہے بدلے میں اس کفر کے جو انہوں نے کیا اور میری آیات اور رسولوں کا مذاق اڑایا۔“ (سورۃ الکہف آیت نمبر 156) ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝﴾ ترجمہ: ”اور جب ہماری آیات میں سے کوئی بات اس کے علم میں آتی ہے تو وہ اس کا مذاق اڑاتا ہے، ایسے لوگوں کے لئے (قیامت کے روز) رسوا کن عذاب ہے۔“ (سورۃ الجاثیہ آیت نمبر 9)

رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک عیسائی مسلمان ہوا پھر منافق ہونے کی وجہ سے وہ رسول

❶

رسول اللہ ﷺ کے لئے وحی کی کتابت کرتا تھا بعد میں مرتد ہو گیا اور کہنے لگا "محمد ﷺ کو تو کسی بات کا پتہ ہی نہیں جو کچھ میں لکھ دیتا ہوں وہی قرآن بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔" یعنی اس نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی توہین کی بلکہ قرآن مجید کا استہزاء بھی کیا کہ "ایسی کتاب لکھنا تو کوئی مشکل بات نہیں میں بھی لکھ سکتا ہوں۔" اس مرتد کے ان گستاخانہ اور استہزائیہ کلمات کی اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں یہ سزا دی کہ جب اس کی موت واقع ہوئی تو عیسائیوں نے اسے قبر میں دفن کیا لیکن اگلے روز قبر نے اسے نکال باہر پھینکا عیسائیوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید مسلمانوں نے ایسا کیا ہے دوبارہ دفن کیا اگلے روز قبر نے پھر اسے باہر پھینک دیا۔ عیسائیوں نے گہری قبر کھود کر دفنایا لیکن اگلے روز قبر نے اسے پھر باہر پھینک دیا چنانچہ عیسائیوں نے اسے دفن کئے بغیر ہی چھوڑ دیا۔ ❶

پس اے اہل ایمان! اللہ تعالیٰ سے ڈرو چند لمحوں کی مسرت اور چند روزہ زندگی کے شوق فضول میں اللہ کے غضب کو نہ بھڑکاؤ اپنی ... اللہ کی آیات اور رسول کا مذاق اڑانے والوں سے کوئی تعلق یا ... جان رکھو کہ ... ایمان ہو گا دنیا میں ذلت اور رسوائی مقدر ہو جائے اور آخرت میں حسرت و ندامت سے ... اپنے دوستوں کی دوستی پر یہ کہہ کر افسوس کریں گے ﴿يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ﴾ "کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی تو واقعی بد ترین دوست تھا۔" (سورۃ الزخرف، آیت نمبر 38)

قرآن مجید سے اعراض کی سزا

دوسرے جرائم کی طرح ... کا ... قرآن مجید سے اعراض کا یہ مطلب تو ہر آدمی ... کہ ... اس پر ایمان نہ لانا ہے لیکن ایمان لانے کے بعد قرآن مجید سے اعراض کی اور بھی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنا اور اس پر عمل نہ کرنا بھی اعراض ہے۔ قرآن مجید کے احکام و مسائل سمجھنے کی کوشش نہ کرنا بھی اعراض ہے وسائل اور صلاحیت ہونے کے باوجود قرآن مجید کی تعلیم اور تدریس کا اہتمام نہ کرنا بھی اعراض ہے۔ بعض اہل علم نے قرآن مجید سے شفا حاصل نہ کرنے کو بھی اعراض میں شامل کیا ہے۔ ... جس وجہ سے اعراض کا جرم ہو گا

❶ [illegible]

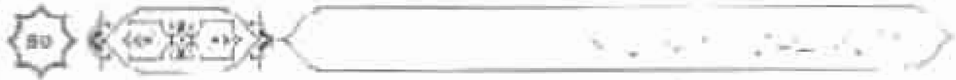
اسی وجہ سے ہوگی۔

جہاں تک قرآن مجید پر ایمان نہ رکھنے کی سزا کا تعلق ہے اس کا ذکر قرآن مجید میں جابجا کیا گیا ہے۔ اس سزا کی ابتدا موت کے وقت سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ روح قبض کرنے سے پہلے ہی فرشتے کافروں کو پیٹنا شروع کر دیتے ہیں۔(50:8) روح قبض کرنے کے بعد ان کی روح کے لئے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔(7:40) بلکہ اسے آسمان کی بلندیوں سے زمین پر پھینک دیا جاتا ہے۔(احمد) تدفین کے بعد سے قیامت تک کے لئے قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے، فرشتے اسے لوہے کے گرزوں سے پیٹتے ہیں، جہنم کا فرش بچھا دیا جاتا ہے، سانپ مسلط کر دیے جاتے ہیں۔ روز قیامت کے روز جب کافر اپنی قبروں سے کھڑے ہو جائیں گے تو بعض لوگ منہ کے بل چلتے ہوئے اٹھائے جائیں گے۔(97:17) بعض لوگ اندھے اٹھائے جائیں گے۔(34:25) حساب کتاب کے بعد قرآن مجید پر ایمان نہ رکھنے والوں اور قرآن مجید کی تکذیب اور تکفیر کرنے والوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کے بدترین عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔(71:39) یہ ہے بدترین سزا جو قرآن مجید کا انکار کرنے والوں کو دی جائے گی۔

ایمان لانے کے بعد اس سے غفلت برتنے یعنی اس کی تلاوت نہ کرنے، اس کے احکام پر عمل نہ کرنے، اپنی اولاد کو اس کی تعلیم نہ دینے اور عام لوگوں کی تدریس کا اہتمام نہ کرنے کے جرم کی سزا بھی قرآن سے اعراض کرنے والوں کے مطابق بڑی سخت ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

(الف) دنیا کی زندگی میں سزا

1. **تکلیف دہ زندگی** اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ ترجمہ: "اور جو شخص میرے ذکر (یعنی قرآن) سے منہ موڑے گا اس کے لئے تکلیف دہ زندگی ہوگی۔" (سورہ طہ، آیت نمبر 124) تکلیف دہ زندگی سے مراد محض فقر و فاقہ والی زندگی ہی نہیں بلکہ ایسی زندگی ہے جس میں انسان کو کبھی سکون اور چین نصیب نہ ہو سکے، ڈھیروں مال و دولت ہونے کے باوجود، اعلیٰ سے اعلیٰ منصب اور عہدہ ہونے کے باوجود انسان کے لئے چین حرام ہو جائے۔ مثلاً کسی بیماری کا لگ جانا جس سے زندگی کا چین اور سکون ختم ہو جائے یا نافرمان اور



رزق اولاد کا پیدا ہونا، گھر میں میاں بیوی کے درمیان بے اعتمادی اور لڑائی جھگڑے کی فضا پیدا ہو جانا، والدین اور اولاد کے درمیان یا دو بھائیوں کے درمیان بے اعتمادی اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جانا یا بے وقت موت میں پھنس جانا کہ زندگی کا سکون ختم ہو جائے یا بڑے بڑے نقصانات کی شکل میں پیدا ہو جانا جس میں انسان کو اپنے بیوی بچوں اور دیگر افراد خانہ کا ہوش تک نہ رہے یا رتبے اور اعلیٰ مناصب کی ہوس لگ جانا جس میں انسان اپنی ساری زندگی کھپا دے یا اونچا اور اعلیٰ منصب حاصل ہونے کے بعد اس سے محرومی کا خوف لاحق ہو جانا، یہ تمام پریشانیاں دراصل تکلیف دہ زندگی کی مختلف صورتیں ہیں جن میں انسان قرآن مجید سے اعراض کے نتیجے میں مبتلا ہوتا ہے۔

قرآن مجید سے اعراض کی سزا کا یہ قانون ہر فرد کے لئے ہے خواہ کوئی بادشاہ ہے یا فقیر، پڑھا لکھا ہے یا ان پڑھ، کاروباری ہے یا ملازم، امیر ہے یا غریب، مرد ہے یا عورت۔

اللہ تعالیٰ کا یہ قانون جس طرح افراد کے لئے ہے اسی طرح اقوام کے لئے بھی ہے جو قوم بحیثیت مجموعی قرآن مجید سے غفلت اور بے رخی برتے گی اور اس کے احکام پر عمل نہیں کرے گی اس کے لئے بھی دنیا میں تنگی مقدر ہوگی۔ بعض ممالک میں مستحکم معیشت کے دعووں کے باوجود غربت اور فاقوں کی وجہ سے خودکشیاں، بد امنی، معاشرے میں معصوم اور بے گناہ لوگوں کے قتل، دن دہاڑے گھروں میں ڈاکے، اغوا برائے تاوان، عورتوں سے زنا، منشیات کی بھرمار، فحاشی اور بے حیائی کے اڈے، جرائم کی کثرت، آفات سماوی، طوفان، زلزلے، بیماریاں، ایک طرف قحط سالی اور دوسری طرف کثرت باراں سے تباہی، غیر محفوظ سرحدیں ہر وقت کشیدگی، جھگڑے، سازشوں اور حملوں کا خوف، کیا یہ ساری باتیں قومی سطح پر تکلیف دہ زندگی ﴿مَعِيشَةً ضَنكًا﴾ کی نشاندہی نہیں کرتیں؟ دراصل یہ ساری صورتحال سزا ہے قرآن مجید پر ایمان لانے کے بعد اس سے اعراض برتنے کی!

2 **شیطان کا تسلط** قرآن مجید سے اعراض کی دنیاوی زندگی میں دوسری سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص (یا پوری قوم) پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو مرتے دم تک اسے گمراہی کے راستے پر نہ صرف چلائے رکھتا ہے بلکہ اسے اس فریب میں مبتلا رکھتا ہے کہ تم جس راستے پر چل رہے ہو یہی صراط مستقیم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ﴾

"اور جو شخص رحمٰن کے ذکر (قرآن مجید) سے غفلت برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے پھر وہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں (لیکن) لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ ہم راہ راست پر ہیں۔" (سورہ زخرف، آیت 37-36)

جس شخص پر شیطان مسلط ہو گا ظاہر ہے وہ اس سے اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کے سارے کام کروائے گا، مثلاً شرک، بدعت، ارتداد، قتل و غارت، سود خوری، شراب نوشی، زنا، بدکاری، جوا، ظلم، چوری، ڈاکہ، دھوکہ، فریب، جھوٹ، بد عہدی وغیرہ۔ کسی انسان پر مسلط ہونے کے بعد شیطان کا اصل کام وہی ہے جس کا آیت کریمہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ شیطان اسے راہ راست سے روک دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ گمراہی کے راستے پر چل نکلتا ہے لیکن خوشنما بنا کر انسان کو یہی سمجھاتا ہے کہ وہی ہدایت یافتہ ہے۔ وہ باطل کو حق سمجھنے لگتا ہے، جھوٹ کو سچ، بدعت کو سنت سمجھنے لگتا ہے، نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی سمجھنے لگتا ہے۔ شیطان کے اس کام کو اللہ تعالیٰ نے کئی دوسرے مقامات پر بھی بیان فرمایا ہے۔ ایک جگہ ارشاد مبارک ہے ﴿وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ترجمہ: "اور شیطان نے انہیں ان کے اعمال خوشنما بنا کر دکھائے۔" (سورہ انعام، آیت 43) ❶

یہ شیطانی تسلط کا ہی نتیجہ تھا کہ فرعون اپنے آپ کو ہدایت یافتہ اور موسیٰ علیہ السلام کو گمراہ سمجھتا تھا۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا "میرا خیال ہے تم پر جادو کر دیا گیا ہے۔" (یعنی تم راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہو) (سورہ بنی اسرائیل، آیت 101) اور اپنے بارے میں اس نے یہ کہا "اے میری قوم! میں تمہیں وہی بات سمجھاتا ہوں جو مناسب سمجھتا ہوں اور میں تم کو صرف بھلائی کی بات کی راہ دکھاتا ہوں۔" (سورہ المومن، آیت 40) یعنی شیطان نے فرعون کو ہدایت کا راستہ گمراہی کا راستہ بنا کر دکھایا اور گمراہی کا راستہ حق کا راستہ بنا کر دکھایا۔

عہد نبوی میں مشہور یہودی سردار کعب بن اشرف مکہ گیا تو قریش مکہ نے اس سے دریافت کیا "تمہارے نزدیک ہمارا دین بہتر ہے یا محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں کا دین بہتر ہے؟ ہم ہدایت یافتہ ہیں یا محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھی ہدایت یافتہ ہیں؟" کعب بن اشرف نے جواب دیا "تم لوگ محمد

❶ [illegible] 38 [illegible] 24 [illegible]

... اور ان کے ساتھیوں سے زیادہ ہدایت یافتہ اور اچھے دین پر ہو۔ یہ امر تحقیق ہے کہ شیطانی سلسلہ ... میں شیطان حق کو باطل اور باطل کو حق بنا کر دکھاتا ہے۔

آج بھی قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو شیطان اسی فریب میں مبتلا کر رہا ہے، چنانچہ وہ حجاب کو جہالت اور بے حجابی کو ترقی پسندی سمجھتے ہیں، مخلوط محفلوں کو روشن خیالی اور غیر محرم مردوں اور عورتوں میں پردے کو تنگ نظری کی علامت سمجھتے ہیں، تعدد ازدواج کو رجعت پسندی اور ایک بیوی کو تہذیب جدید تصور کرتے ہیں ... اور ... حدود ... حقوق انسانی میں شمار کرتے ہیں اور قانون تعدد ازدواج کو ... علامت قرار دیتے ہیں، رقص و سرود اور موسیقی کو روح کی غذا اور شرم و حیا کو تاریک خیالی سمجھتے ہیں ... اور بے حیائی کو اعتدال پسندی سمجھتے ہیں، جہاد کو دہشت گردی اور دہشت گردی کو جہاد سمجھتے ہیں، ذلت اور رسوائی کو ... سمجھتے ہیں ... حماقت اور بے وقوفی کو دانشمندی سمجھتے ہیں۔ درحقیقت یہ لوگ بھی وہی ہیں جو آج سے ... میں اسی مرض میں مبتلا ہیں جس میں شیطان ... اپنی ... اور ... ان کی تباہی اور ہلاکت کے کنارے پر پہنچا کر بھی شیطان اپنے دوستوں کو یہی باور کرا رہا ہے کہ "بڑھو! ... تم جنت کی وادی میں پہنچ رہے ہو۔"

(۱) **ذلت اور رسوائی** : قرآن مجید سے اعراض کی تیسری سزا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے افراد یا اقوام کو ذلت اور رسوائی سے دوچار کر دیتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے "اس کتاب کے ذریعے اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو عزت و بلندی عطا فرماتے ہیں اور بعض لوگوں کو ذلیل اور رسوا کر دیتے ہیں۔" (مسلم) حدیث شریف کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ مسلمانوں کو بحیثیت القوم دنیا میں جو عزت قرآن مجید سے وابستہ ہے، مسلمانوں نے جب بھی قرآن مجید پر عمل کیا تو انہیں عزت حاصل ہوئی اور جب قرآن مجید پر عمل ترک کیا تو ذلیل و رسوا ہوئے۔

عہد نبوی اور عہد صحابہ میں قرآن مجید کی تعلیم و تدریس کا خصوصی طور پر اہتمام تھا، چنانچہ عہد نبوی میں ... قرآن مجید کا علم ہی ... سب سے بڑا استحقاق (Merit) سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عمر ... مجلس شوریٰ کے سارے ارکان یا تو حفاظ قرآن تھے یا ماہرین قرآن، جو تمام امور مملکت قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق چلاتے تھے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ چار دانگ عالم مسلمانوں کی عظمت کا ڈنکا بجتا تھا۔ قیصر

دوسری کا اپنے ملکوں میں بیٹھے [illegible] تھے۔ 622ء [illegible] قسطنطنیہ [illegible] نے [illegible]
بھیجا جس میں اسی سالہ [illegible] حضرت [illegible] ابو [illegible] بھی شامل تھے۔ [illegible]
ہوگئے، چنانچہ انہیں سرزمین [illegible] میں [illegible] قیصر [illegible] نے [illegible]
[illegible] کے بعد میں [illegible] قبر سے نکال [illegible] قیصر نے [illegible]
نے جواب دیا [illegible] معاملات میں [illegible]
ہیں ان سے [illegible] صحابیوں کی قبروں کو [illegible] قیصر نے [illegible]
جواب سن [illegible] امتحان [illegible]
اہم تھیں [illegible] صحابہ کے بعد جیسے جیسے مسلمانوں کا
قرآن مجید سے [illegible] اور [illegible] غائب ہوتا چلا گیا۔

قرآن مجید سے [illegible] میں پہلے [illegible]
قرآنی [illegible] نکلوادیں [illegible]
[illegible] قرآن مجید کی آیات سے [illegible]
[illegible] تعلیم [illegible]
[illegible] قرآن مجید
[illegible]
[illegible] دہشت گردی [illegible]

[illegible] اور بے حیائی پھیلانے کے لئے [illegible]
[illegible] قرآن مجید کی چند آیات کی تلاوت کرنے کا وقت میسر نہیں۔

[illegible] کتاب پڑھانے کے لئے [illegible] قرآن مجید
پڑھانے کے لئے [illegible] نہیں۔

[illegible] قرآن مجید سے [illegible]
[illegible] وقت [illegible]

آوازیں تو ہر وقت سنی جاتی ہیں لیکن قرآن مجید کی تلاوت کی آواز کہیں سے سنائی نہیں دیتی۔ الا ماشاء اللہ۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر قرآن مجید سے اس اعراض کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ ارض مقدس فلسطین، کشمیر، افغانستان، عراق، ہر جگہ مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ افغانستان، عراق، گوانتاناموبے، امریکہ، اسرائیل اور ہندوستان کی جیلوں میں مسلمان قیدیوں پر بے پناہ تشدد اور ظلم ہو رہا ہے۔ مختلف بہانوں سے مسلمانوں کی مقدس کتاب کی جگہ جگہ بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ زنانہ کپڑوں، جرابوں اور جوتوں پر قرآنی آیات لکھ کر قرآن مجید کی بے حرمتی کی جاتی رہی ہے، کبھی قرآن مجید کی بے حرمتی، فاحشہ عورت کی پیٹھ پر سورہ اخلاص کی آیات لکھ کر قرآن مجید کی بے حرمتی، مقدس اوراق پر پیشاب کر کے قرآن مجید کی بے حرمتی اور حال ہی میں آنے والی خبر نے تو پوری امت مسلمہ کے سینے چھلنی کر دیے ہیں۔ گوانتاناموبے کے عقوبت خانے میں امریکی جنرل جیفری ملر کی نگرانی میں قرآن مجید کا نسخہ بیت الخلاء میں ٹشو پیپر کے طور پر رکھ دیا گیا اور اس طرح پورا مکمل نسخہ بیت الخلاء میں بہا دیا گیا۔ ❶ لیکن افسوس کسی مسلمان حکمران کو اس پر احتجاج کرنے یا اس کی مذمت کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ یہ ذلت اور رسوائی نتیجہ ہے قرآن مجید سے اعراض کا!

قرآن مجید کے ساتھ گہرے تعلق کی وجہ سے کہاں وہ شان و شوکت، عزت اور عظمت کہ ایک مسلمان کی میت کا احترام کرنے پر کفار مجبور تھے اور کہاں قرآن مجید سے اعراض کے نتیجے میں آج یہ ذلت اور رسوائی۔ پچاس سے زائد آزاد ممالک ہونے کے باوجود ہم اپنی مقدس کتاب کی حفاظت کرنے سے عاجز ہیں۔ ﴿يٰلَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا﴾ ترجمہ: ”کاش! اس سے پہلے میں مر چکا ہوتا اور میرا نام و نشان تک نہ رہتا۔“ (سورہ مریم، آیت نمبر 23)

(ب) برزخی زندگی میں سزا

قرآن مجید سے اعراض کی سزا دنیا کی زندگی تک محدود نہیں بلکہ اس کی سزا برزخ میں بھی ملتی ہے۔ جس شخص نے قرآن مجید سے اعراض کیا اور قرآن مجید نہ پڑھا وہ قبر میں منکر نکیر کے سوالوں کے جواب نہیں دے پائے گا اور فرشتے اسے ڈانٹ کر پوچھیں گے ((لا دريت ولا تليت)) ”تو نے جاننے کی کوشش کی اور نہ ہی قرآن مجید کی تلاوت کی۔“ اس کے بعد فرشتے میت کو لوہے کے گرزوں سے مارنا شروع

❶ [illegible] 2005

کریں گے اور قیامت تک وہ یہ سزا بھگتتا رہے گا۔ (ملخص صحیح بخاری)

(ج) آخرت میں سزا

برزخ کے بعد آخرت میں بھی قرآن مجید سے اعراض کی سزا مختلف ہوگی جو برزخ کی سزا سے کہیں زیادہ شدید اور دردناک ہوگی۔

پہلی سزا آخرت میں سب سے پہلی سزا یہ ہوگی کہ اسے قبر سے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ﴾ (124)

"اور جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لئے تکلیف دہ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔" (سورہ طہٰ، آیت 124)

دوسری سزا قرآن مجید سے اعراض برتنے والوں کو دوسری سزا یہ دی جائے گی کہ خود رسول اکرم ﷺ ان کے خلاف مقدمہ دائر فرمائیں گے۔

﴿وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا﴾ (30)

"اور رسول کہے گا اے میرے رب! بے شک میری قوم نے قرآن مجید کو چھوڑ دیا تھا۔" (سورہ فرقان، آیت 30)❶

تیسری سزا قرآن مجید سے اعراض کی تیسری سزا یہ ہوگی کہ خود قرآن مجید ایسے لوگوں کے خلاف گواہی دے گا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے ((الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ)) یعنی "قیامت کے روز قرآن مجید تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔" (مسلم)

غور فرمائیے! جس آدمی کے خلاف رسول اکرم ﷺ اور خود قرآن مجید اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شکایت کریں گے اسے کون ہے جو پناہ دے گا اور کون ہے جو اس کی مدد کرے گا؟

---

❶ [illegible]

چوتھی سزا: یہ بھی اور آخری سزا ہے موت کے بعد جہنم کے شدید ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

﴿ وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴾

اور جو شخص اپنے رب کے ذکر سے اعراض برتے گا اللہ تعالیٰ اسے شدید ترین عذاب میں مبتلا کرے گا۔ (الجن: 17)

یہ ہیں قرآن مجید سے اعراض اور غفلت کے چار نتائج جو دنیا میں اور آخرت میں سامنے آتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس پر عمل کرنے کے بے شمار فضائل و فوائد ہیں جو ہم نے گزشتہ صفحات میں بیان کئے ہیں، اسی طرح اس سے اعراض اور غفلت کی سزا بھی اسی طرح شدید اور سخت عذاب ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم روزانہ ایک مقررہ وقت پر قرآن مجید کی تلاوت کریں، اس کی سمجھ حاصل کریں اور اس پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیں۔ تاکہ ہم دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی قرآن مجید سے غفلت اور اعراض کی سزا سے محفوظ رہ سکیں اور قرآن مجید کی برکات سے فیض یاب ہو سکیں۔

ضعیف اور موضوع احادیث

اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت عمل کی تین شرائط ہیں۔

اول: عقیدہ شرک سے پاک ہو۔

ثانیاً: عمل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو۔

ثالثاً: عمل سنت کے مطابق ہو۔

ذخیرہ احادیث میں ضعیف اور موضوع احادیث کی موجودگی کے سبب اعمال صالحہ پر عمل کرنے کے معاملہ میں بہت سی بدعات شامل ہو گئی ہیں۔ موضوع احادیث نے تو امت میں بے شمار فرقوں کو جنم دیا ہے جنہوں نے امت مسلمہ کو بڑے بڑے فتنوں سے دوچار کر دیا ہے۔

حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی ایسے دروغ گو اور کذاب لوگوں کے فتنے سے بچنے کی تاکید فرمادی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا "آخری زمانے میں بہت دجال اور جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لے کر آئیں گے جو تم نے نہ سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادا نے، پس ایسے لوگوں سے اپنے آپ کو دور رکھنا تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کر سکیں اور فتنوں میں مبتلا نہ کریں۔" ❶

جہاں تک موضوع احادیث کا تعلق ہے انہیں تو علماء نے بالاتفاق رد کیا ہے اور کسی صورت ان پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔ ضعیف احادیث کے بارے میں بعض اہل علم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ترغیب (نیکی کی رغبت دلانا) اور ترہیب (گناہوں سے ڈرانا) اور فضائل و مناقب جیسے موضوعات میں ان پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ہمیں درج ذیل وجوہات کی بناء پر اس موقف سے اتفاق نہیں۔

① ضعیف احادیث سے استفادہ کا دروازہ اگر ایک دفعہ کھول دیا جائے خواہ اس کی وجہ بظاہر کتنی ہی بے ضرر ہی کیوں نہ ہو، تو پھر اسے بند کرنا مشکل ہو جائے گا۔ آج ہم میں سے بعض ترغیب و ترہیب یا فضائل و مناقب کے بارے میں ضعیف احادیث پر عمل جائز سمجھیں گے تو کل بعض مسائل اور احکام کے بارے میں ضعیف احادیث پر عمل کو جائز سمجھیں گے اور کچھ لوگ عقائد کے معاملے میں ضعیف احادیث پر عمل کرنے کا جواز پیش کریں گے۔ اس صورت میں عقائد و ایمان اور مسائل و احکام کے معاملہ میں ضعیف احادیث پر عمل کرنے والوں کو روکنے کا جواز کیا ہوگا؟ آج امت میں ضعیف احادیث کی وجہ سے پیدا ہونے والے بگاڑ کو روکنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس دروازہ کو سرے سے ہی بند کر دیا جائے اور اسے مکمل طور پر بند رکھا جائے۔

② دوسری اہم بات یہ ہے کہ صحیح احادیث میں عقائد و ایمان اور مسائل و احکام کے ساتھ ساتھ ترغیب و ترہیب اور فضائل و مناقب کے بارے میں صحیح اور حسن درجے کی احادیث کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اگر مسلمان ان احادیث پر پوری طرح عمل کرے تو ان کی نجات کے لئے ان شاء اللہ یہی کافی ہیں۔ صحیح اور حسن درجے کی احادیث کی موجودگی میں ضعیف احادیث لینے کی آخر ضرورت ہی کیا ہے؟

---

❶ [illegible]

(3) یہ بات تو بہر حال طے ہے کہ یقینی اور بھرپور اجر و ثواب انہی اعمال کا ہے جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں اور جو اعمال صحیح احادیث سے ثابت نہ ہوں، ان کا اجر و ثواب غیر یقینی ہے یقینی نہیں۔ یقینی اور غیر یقینی اجر و ثواب والے اعمال میں سے کون سے اعمال کا انتخاب کرنا زیادہ دانشمندی ہے؟ غور فرمائیے! کسی منزل پر پہنچنے کے دو راستے ہوں، جن میں سے ایک یقینی ہو اور دوسرا غیر یقینی، دونوں میں سے آپ کون سا راستہ منتخب کریں گے؟ یقیناً وہی راستہ جو یقینی ہے!

مذکورہ بالا دلائل کی بنیاد پر ہمارا موقف یہ ہے کہ اعمال کی بنیاد صرف صحیح اور حسن درجہ کی احادیث کو ہی بنانا چاہئے۔ اس موقف کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے کتاب میں صرف صحیح اور حسن درجہ کی احادیث شامل کی ہیں۔ کتاب کے آخر میں قرآنی آیات اور سورتوں کے بارے میں ضعیف اور موضوع احادیث پر مشتمل ایک باب بھی شامل کر دیا گیا ہے تاکہ لوگ اپنا قیمتی وقت اور محنت ان اعمال پر ضائع نہ کریں جو صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔ وما علینا الا البلاغ!



قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگ بڑی تیزی سے دین الٰہی سے بغاوت کریں گے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "قیامت سے پہلے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند فتنے ظاہر ہوں گے، ایک آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا شام کے وقت کافر ہوگا، شام کے وقت مومن ہوگا صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔ لوگ اپنا دین و ایمان دنیا کے بدلے بیچ ڈالیں گے۔" (ترمذی) اس بات پر تو ہمارا مکمل ایمان ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ہر بات من و عن پوری ہو کر رہے گی لیکن یہ بات بھی ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ بعض دوسری علامتوں کی طرح اپنے عقائد اور دین و ایمان سے پھرنے کی علامات بھی ہماری زندگی میں اس تیزی سے پوری ہوتی نظر آئیں گی۔ نظریہ پاکستان سے بیزاری، جہاد سے بیزاری، اسلامی اخوت و بھائی چارے سے بیزاری، شرعی حدود کے احکام سے بیزاری، حجاب اور حیا جیسی اسلامی اقدار سے بیزاری حتی کہ اپنی تاریخ اور تہذیب ماضی سے بیزاری!

جہاد (یعنی قتال) شرعی حدود، تعدد ازواج، ستر و حجاب اور خاندانی نظام جیسے احکام پر کفار کا اعتراض تو سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ وہ اسلام کے ازلی دشمن ہیں لیکن خود مسلمانوں کا ان احکام پر اعتراض

کرنا اور ان کا مذاق اڑانا کسی المیہ سے کم نہیں ہے۔

”فضائل قرآن“ مرتب کرتے وقت خیال یہ تھا کہ قرآن مجید کی وہ آیات اور احکام جن کو کفار نے نشانہ تضحیک بنا رکھا ہے، کو بھی شامل اشاعت کیا جائے گا لیکن مسودہ مکمل ہونے کے بعد کتاب کی ضخامت اتنی زیادہ ہو گئی کہ اسے دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑا، لہٰذا اب اگلی کتاب ”تعلیمات قرآن“ ہوگی جس میں انسانی حقوق، حقوق نسواں، خاندانی نظام، شرعی حدود، تعدد ازدواج، حجاب، ستر اور جہاد جیسے موضوعات پر مشتمل آیات کی تفسیر و تخریج ہوگی۔ ان شاء اللہ!

”فضائل قرآن“ مرتب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنی مقدس کتاب کے حقیقی فضائل اور فیوض و برکات سے آگاہ ہوں اور قرآن مجید کے ساتھ وہی تعلق قائم کریں جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا۔ تلاوت قرآن اور سماعت قرآن کو حرز جان بنائیں، اس کی تعلیم اور تدریس کو اپنی زندگی کا مشن سمجھیں اور عملی زندگی میں اس سے رہنمائی حاصل کریں۔

کتاب میں ہر اچھی بات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل و کرم اور توفیق کا نتیجہ ہے جبکہ خامیاں اور غلطیاں میرے نفس کے شر کے باعث ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ کتاب کے اچھے پہلوؤں کو شرف قبولیت سے نوازے، عوام الناس کے لئے نفع بخش بنائے اور اس کے برے پہلوؤں کو اپنے احسان اور کرم سے معاف فرمائے، مجھے اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حسب سابق احادیث کے انتخاب میں صحیح احادیث کا پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ! صحت حدیث کے معاملے میں زیادہ تر الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق پر اعتماد کیا گیا ہے۔ حوالہ جات کے آخر میں نمبر موصوف کی کتب کے ہیں۔

سعودی عرب میں تفہیم السنہ کے ناشر مکتبہ دارالسلام کے مدیر محترم حافظ عابد الٰہی صاحب (برادر خورد حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ) ہیں۔ کتاب و سنت کی دعوت اور اشاعت کے سلسلے میں بہت ہی متحرک اور فعال شخصیت ہیں۔ حدیث شریف سے محبت کی وجہ سے ”تفہیم السنہ“ کی اشاعت میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ میں ان کا اور مکتبہ دارالسلام کے دیگر کارکنان کا تہ دل سے شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں بہترین اجر سے نوازے۔ آمین!

واجب الاحترام علماء کرام کا بھی شکر گزار ہوں جو کتاب کی تیاری میں میری معاونت اور مشاورت فرماتے ہیں اور ان احباب کا بھی شکر گزار ہوں جو کتاب وسنت کی دعوت اور اشاعت میں قدم بقدم میرے معاون اور مددگار ہیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ تفہیم السنہ کو مؤلف، ناشر، تقسیم کنندگان معاونین اور قارئین کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور روز آخر اللہ تعالیٰ کی رضا و بخشش کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

وصلى الله على نبينا محمد ﷺ وعلى آله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين.

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ
29 جمادی الاولیٰ 1426ھ
الریاض سعودی عرب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي وَغَمِّي

(رواہ احمد)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"یا اللہ! قرآن مجید کو میرے دل کی بہار اور سینے کا نور بنا دے نیز میری مصیبت دور کرنے اور میرا رنج و غم ختم کرنے کا ذریعہ بنا دے۔"

(اسے احمد نے روایت کیا ہے)

مَعْنَى الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ

قرآن کریم کا معنی

مسئلہ 1 قرآن کا مطلب ہے پڑھنا۔

﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝﴾ (75:17-18)

"بے شک اس قرآن کو یاد کرانا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے پس جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو اس کے بعد آپ پڑھیں۔" (سورہ القیامہ، آیت نمبر 17-18)

وضاحت اہل علم نے قرآن کے معانی میں اختلاف کیا ہے، مختلف اقوال درج ذیل ہیں:

1۔ قرآن: اسی طرح کا ایک نام ہے جس طرح تورات اور انجیل نام ہیں۔ (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ)

2۔ قرآن: قرن سے مشتق ہے۔ قرن کا مطلب ہے "ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا"۔ قرآن کی بھی آیات اور سورتیں باہم ملی ہوتی ہیں اس لئے قرآن کہا گیا ہے۔ (امام اشعری رحمۃ اللہ علیہ)

3۔ قرآن: قرء سے مشتق ہے۔ قرء کا مطلب ہے "جمع کرنا"۔ قرآن کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ اس میں سابقہ کتب کی تعلیمات کو جمع کیا گیا ہے۔ (علامہ زجاج رحمۃ اللہ علیہ)

4۔ قرآن: قراءۃ سے مشتق ہے۔ قراءۃ کا مطلب ہے "پڑھنا"۔ قرآن کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ پڑھا جاتا ہے۔ (علامہ لحیانی رحمۃ اللہ علیہ) یہی چوتھا قول اہل علم کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ ●



● مباحث فی علوم القرآن، از ڈاکٹر صبحی صالح، ترجمہ غلام احمد حریری رحمۃ اللہ علیہ

اَسْمَاءُ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

قرآن مجید کے نام

مسئلہ 1 قرآن مجید کے کچھ نام درج ذیل ہیں:

① اَلْقُــــرْآنُ

﴿ اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ○ ﴾(55:1-2)

"وہ رحمٰن ہے جس نے قرآن سکھایا۔" (سورہ رحمٰن، آیت نمبر 1-2)

② اَلْكِــــتَابُ (لکھا گیا)

﴿ الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ○ ﴾(2:1-2)

"الم، یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔" (سورہ بقرہ، آیت نمبر 1-2)

③ اَلْــفُــرْقَانُ (فرق کرنے والا)

﴿ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ○ ﴾(25:1)

"بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تاکہ سارے جہان والوں کے لئے خبردار کرنے والا ہو۔" (سورہ الفرقان، آیت نمبر 1)

④ اَلــــذِّكْرُ (نصیحت)

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ ﴾(15:9)

"بے شک یہ ذکر ہم نے ہی نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔" (سورہ حجر، آیت نمبر 9)

⑤ اَلــــتَّنْزِيْلُ (نازل شدہ)

﴿وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (26:192)

"یہ تمام جہانوں کے رب کا نازل کیا ہوا ہے۔" (سورۃ الشعراء، آیت 192)

⑥ اَلْحَقُّ (حق اور سچ)

﴿أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ﴾ (32:3)

"کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد نے قرآن مجید خود بنا لیا ہے؟ نہیں، بلکہ یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے تاکہ تو خبردار کرے ایسے لوگوں کو جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا، شاید وہ ہدایت پا جائیں۔" (سورۃ السجدہ، آیت 3)

⑦ اَحْسَنُ الْحَدِيْث (بہترین کلام)

﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ﴾ (39:23)

"اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل کیا ہے۔" (سورۃ الزمر، آیت 23)

⑧ بُرْهَان (واضح دلیل)

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا﴾ (4:174)

"اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف صاف صاف راستہ دکھانے والا نور (یعنی قرآن) بھیج دیا ہے۔" (سورۃ النساء، آیت 174)

مسئلہ 1 قرآن مجید کے محترم صفاتی نام درج ذیل ہیں:

① مَجِيْد (شرف بخشنے والا)

﴿ق ۚ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ (50:1)

"ق، قسم ہے شرف بخشنے والے قرآن کی۔" (سورۃ ق، آیت 1)

② كَرِيْم (عزت والا)

﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ﴾ (56:77)

"بے شک وہ قرآن بلند مرتبہ والا ہے۔" (سورۃ الواقعۃ، آیت نمبر 77)

③ عظیمٌ (عظمت والا)

﴿ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ○ ﴾(87:15)

"ہم نے تجھے بار بار دہرائی جانے والی سات (آیات) اور قرآن عظیم عطا فرمایا ہے۔" (سورۃ الحجر، آیت نمبر 87)

وضاحت: بار بار دہرائی جانے والی سات آیات سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔

④ عزیزٌ (بے مثال اور نادر)

﴿ وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ ○ ﴾(41:41)

"اور بے شک یہ قرآن ایک بے مثال اور نادر کتاب ہے۔" (سورۃ حم السجدہ، آیت نمبر 41)

⑤ نورٌ (روشنی)

﴿ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ○ ﴾(15:5)

"اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور کھلی کتاب آ چکی ہے۔" (سورۃ المائدۃ، آیت نمبر 15)

⑥ موعظۃٌ (ایسی نصیحت جس میں ڈرایا جائے)

⑦ شفاءٌ (شفاء)

⑧ ھدًی (ہدایت)

⑨ رحمۃٌ (رحمت)

﴿ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ ھُدًی وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○ ﴾(57:10)

"اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے، اس میں دلوں کے امراض کی شفاء ہے، ہدایت اور رحمت ہے اہل ایمان کے لئے۔" (سورۃ یونس، آیت نمبر 57)

⑩ مبارکٌ (برکت والا)



﴿ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (155:6)

"اور یہ کتاب ہم نے نازل فرمائی ہے جو برکت والی ہے پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔" (سورۃ الانعام، آیت نمبر 155)

⑪ مُبِيْنٌ (کھول کر بیان کرنے والا)

﴿ الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (1:15)

"الٓرٰ، یہ آیات ہیں کتاب کی اور قرآن کی جو اپنے احکام و مطالب کو بیان کرنے والا ہے۔"

(سورۃ الحجر، آیت نمبر 1)

⑫ حَكِيْمٌ (حکمت سے لبریز)

⑬ عَلِيٌّ (بلند مرتبہ)

﴿ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴾ (4-3:43)

"ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا ہے تاکہ تم لوگ اسے سمجھو اور یہ ام الکتاب (یعنی لوح محفوظ) میں درج ہے جو ہمارے ہاں بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز کتاب ہے۔" (سورۃ الزخرف، آیت نمبر 4-3)

⑭ بَشِيْرٌ (بشارت دینے والا)

⑮ نَذِيْرٌ (ڈرانے والا)

﴿ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴾ (4-3:41)

"عربی زبان میں قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں اور جو سمجھ رکھنے والوں کے لئے (جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (ایمان نہ لانے والوں کو جہنم سے) ڈرانے والا ہے لیکن پھر بھی لوگوں نے اس قرآن سے منہ موڑ رکھا ہے وہ سنتے ہی نہیں۔" (سورۃ حم السجدہ، آیت نمبر 4-3)

⑯ مُصَدِّقٌ (تصدیق کرنے والا)

۱۶ مُهَيْمِنٌ (حفاظت کرنے والا)

﴿ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ ﴾ (48:5)

"اور ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی حفاظت کرنے والی ہے، لہٰذا تم اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو۔" (سورہ مائدہ، آیت نمبر 48)





تـــاثِیْـــرُ الْقُـــرْآن

قرآن مجید کی تاثیر

مسئلہ 8 اگر قرآن مجید پہاڑ جیسی عظیم مخلوق پر نازل کیا جاتا تو وہ بھی خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔

﴿ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ﴾(59:21)

’’اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جا رہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔‘‘ (سورۃ الحشر، آیت نمبر 21)

مسئلہ 9 قرآنی آیات سن کر بعض حق پسند غیر مسلموں کی آنکھوں میں بھی آنسو بہہ نکلتے ہیں۔

﴿ وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ﴾(5:83)

’’اور جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو اس کے رسول کی طرف نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے اثر سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں اور وہ پکار اٹھتے ہیں ’’اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔‘‘ (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 83)

مسئلہ 10 قرآنی آیات سن کر اہل ایمان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔

﴿ وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ ﴾(22:34-35)

’’اے محمد ﷺ! بشارت دے دو اور جو عاجزی اختیار کرنے والے ہیں جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر

سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، جو مصیبت ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔" (سورۃ الحج، آیت نمبر 34-35)

مسئلہ 7 قرآن مجید کے اثر سے پڑھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ 8 قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنے والوں کے دل نرم پڑ جاتے ہیں۔

﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ (23:39)

"اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل کیا ہے، قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جس کے سارے مضامین یکساں ہیں (جن میں کوئی تضاد نہیں) اور جو بار بار دہرائے گئے ہیں، جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں (اسے پڑھتے ہوئے) ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس قرآن مجید کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔" (سورۃ الزمر، آیت نمبر 23)

مسئلہ 9 قرآنی آیات سن کر اہل ایمان کے ایمان میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ (2:8)

"مومن وہ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر کانپ اٹھتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔" (سورۃ الانفال، آیت نمبر 2)

مسئلہ 10 اہل علم قرآن مجید سن کر روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں۔

مسئلہ 11 قرآن مجید اپنے سننے والوں کے خشوع و خضوع میں اضافہ کرتا ہے۔

﴿ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ ﴾ (17: 107-109)

"اے محمد (ﷺ)! ان سے کہہ دو تم اسے مانو یا نہ مانو جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا ہے انہیں جب یہ سنایا جاتا ہے تو وہ منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں 'پاک ہے ہمارا رب، اس کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا' اور وہ منہ کے بل روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اسے سن کر ان کا خشوع و خضوع اور بڑھ جاتا ہے۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 107 تا 109)

مسئلہ 12 قرآن مجید کی بعض سورتوں نے رسول اکرم ﷺ کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَدْ شِبْتَ، قَالَ «شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ، وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا "مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نبا اور سورہ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 13 سورہ نجم کی تلاوت کے بعد رسول اکرم ﷺ نے سجدہ تلاوت کیا تو مسلمانوں کے علاوہ مشرکین مکہ بھی عالم بے خودی میں سجدہ میں گر گئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

---

❶ ابواب تفسیر القرآن، باب سورۃ الواقعۃ، رقم الحدیث 3297

❷ کتاب التفسیر، سورۃ النجم باب فاسجدوا للہ واعبدوا، رقم الحدیث 4862

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے سورہ نجم کی تلاوت کے بعد سجدہ کیا تو آپ ﷺ کے ساتھ سارے مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 14 قریشی سردار عتبہ بن ربیعہ نبی اکرم ﷺ سے مذاکرات کرنے آیا لیکن سورہ فصلت کی آیات سن کر اس قدر متاثر ہوا کہ کچھ کہے سنے بغیر ہی واپس پلٹ گیا اور سرداران قریش سے کہا "واللہ! قرآن شاعری ہے نہ کہانت۔"

عن محمد بن كعب رحمه الله قال إن عتبة بن ربيعة وكان سيدا حليما قال ذات يوم وهو جالس في نادي قريش ورسول الله ﷺ جالس وحده في المسجد يا معشر قريش! ألا أقوم إلى محمد ﷺ فأكلمه وأعرض عليه أمورا لعله يقبل بعضها فنعطيه أيها ويكف عنا وذلك حين أسلم حمزة رضي الله عنه ورأوا أصحاب رسول الله ﷺ يزيدون ويكثرون فقالوا بلى يا أبا الوليد! فقم إليه وكلمه فقام عتبة حتى جلس إلى رسول الله ﷺ فقال: يا ابن أخي إنك منا حيث قد علمت من الشطر في العشيرة والمكان في النسب وإنك قد أتيت قومك بأمر عظيم فرقت جماعتهم وسفهت به أحلامهم وعبت به آلهتهم ودينهم، وكفرت به من مضى من آبائهم فاسمع مني حتى أعرض عليك أمورا تنظر فيها لعلك تقبل منها بعضها قال فقال له رسول الله ﷺ ((يا أبا الوليد! أسمع)) قال يا ابن أخي إن كنت إنما تريد بما جئت به من هذا الأمر مالا، جمعنا لك من أموالنا حتى تكون أكثرنا مالا وإن كنت تريد به شرفا، سودناك علينا حتى لا نقطع أمرا دونك، وإن كنت تريد به ملكا ملكناك علينا، وإن كان هذا الذي يأتيك رئيا تراه لا تستطيع رده عن نفسك، طلبنا لك الطب وبذلنا فيه أموالنا حتى نبرئك منه فإنه ربما غلب التابع على الرجل حتى يتداوى منه أو كما قال له حتى إذا فرغ عتبة قال له النبي ﷺ ((أفرغت يا أبا الوليد؟)) قال: نعم قال ((فاسمع مني)) قال أفعل فقال رسول الله ﷺ ﴿حم ○ تنزيل من الرحمن الرحيم ○ كتاب فصلت آياته قرآنا عربيا لقوم يعلمون ○﴾ فمضى

رسول الله ﷺ يقرؤها فلما سمع بها عتبة انصت لها والقى يديه خلفه او خلف ظهره معتمدا عليها ليسمع منه، حتى انتهى رسول الله ﷺ الى السجدة فسجدها ثم قال: «سمعت يا ابا الوليد؟» قال: سمعت، قال: «فانت وذاك» ثم قام عتبة الى اصحابه فقال بعضهم لبعض: نحلف بالله لقد جاءكم ابو الوليد بغير الوجه الذي ذهب به، فلما جلسوا اليه قالوا: ما وراءك يا ابا الوليد؟ قال: ورائي اني والله قد سمعت قولا ما سمعت مثله قط، والله ما هو بالشعر ولا الكهانة، يا معشر قريش اطيعوني واجعلوها بي، خلوا بين هذا الرجل وبين ما هو فيه واعتزلوه فوالله ليكونن لقوله الذي سمعت نبأ، فإن تصبه العرب فقد كفيتموه بغيركم وإن يظهر على العرب فملكه ملككم وعزه عزكم وكنتم اسعد الناس به، قالوا: سحرك والله يا ابا الوليد بلسانه، قال: هذا رأيي لكم فاصنعوا ما بدا لكم. ذكره ابن كثير ❶

حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ کہتے ہیں عتبہ بن ربیعہ اپنی قوم کا عظیم المرتبت سردار تھا۔ ایک روز رسول اکرم ﷺ مسجد حرام میں اکیلے تشریف فرما تھے، عتبہ قریش کی مجلس میں موجود تھا، کہنے لگا: "حضرات! کیوں نہ محمد ﷺ کے پاس جا کر میں بات چیت کروں اور ان کے سامنے چند تجاویز رکھوں، ممکن ہے وہ کوئی بات قبول کر لیں جو کچھ وہ قبول کریں گے ان کو پیش کرتے ہوئے ہم انہیں اپنے ہاں (دعوت سے) روک دیں گے۔" یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایمان لا چکے تھے اور مسلمان روز بروز زیادہ ہو رہے تھے۔ اہل مجلس نے کہا: "ابوالولید! ٹھیک ہے تم جاؤ اور بات کرو۔" چنانچہ عتبہ اٹھا اور رسول اکرم ﷺ کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا: "اے میرے بھتیجے! ہمارے درمیان تمہیں جو مقام اور مرتبہ حاصل ہے اور جو خاندانی نسب ہے وہ تمہیں معلوم ہی ہے، اب تم اپنی قوم کے پاس بہت بڑا معاملہ لے کر آئے ہو جس نے قوم کا اتحاد پارہ پارہ کر دیا ہے، قوم کے بزرگوں کو بے عقل قرار دے دیا ہے، ان کے معبودوں اور دین کے بارے میں عیب نکالنے شروع کر دیئے ہیں، ان کے گزرے ہوئے آباؤ اجداد کو کافر بنانا شروع کر دیا ہے، میری بات سنو! میں تمہارے سامنے چند باتیں رکھتا ہوں ان پر غور و فکر کرو، ممکن ہے ان میں سے کوئی بات تمہیں پسند آ جائے۔" رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "ابوالولید! بات کرو، میں سنتا ہوں۔" عتبہ نے کہا: "بھتیجے! یہ دعوت جو تم لے کر آئے ہو اگر اس سے تمہارا

❶ البدایة والنهایة، الجزء الثالث، صفحہ 63-64

مقصد مال دار بننا ہے تو ہم تمہارے لئے اتنا مال جمع کر دیتے ہیں کہ تم ہم سب سے زیادہ مالدار بن جاؤ گے اگر تم اس دعوت کے ذریعے عزت و شرف حاصل کرنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنا لیتے ہیں تمہارے بغیر ہم کسی معاملے کا فیصلہ نہیں کریں گے اگر تم بادشاہ بننا چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں اور اگر یہ جن بھوت ہے جو تمہارے پاس آتا ہے جسے تم دیکھتے ہو اور اپنے آپ سے دور نہیں کر سکتے اس کا اثر ہے تو ہم اس کا علاج کرواتے ہیں اور اس کے لئے اتنا مال خرچ کریں گے کہ تم بالکل تندرست ہو جاؤ گے۔ (یاد رکھو) کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ جن بھوت آدمی پر سوار ہو جاتا ہے اور اس کا علاج کروانا پڑتا ہے عتبہ اور بھی بہت سی باتیں کرتا رہا جب بات ختم کر چکا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اچھا اب ذرا میری بات بھی سن لو'' رسول اکرم ﷺ نے سورہ فصلت (ترجمہ) کی تلاوت شروع کی ﴿ حٰمٓ ○ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○ ﴾ (41:1-3) (ترجمہ) ''حم یہ قرآن مجید رحمان و رحیم ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کھول کر بیان کی گئی ہیں یہ عربی زبان میں قرآن ان لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے جو علم رکھتے ہیں'' رسول اکرم ﷺ جب سورہ فصلت کی آیت تلاوت فرما رہے تھے عتبہ چپ چاپ اپنے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے ٹیک کر سنتا رہا جب آپ ﷺ سجدہ کی آیت پر پہنچے تو آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور فرمایا ''ابو ولید! میری بات تم نے سن لی؟'' عتبہ نے کہا ''ہاں سن لی'' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اب تم جانو اور تمہارا کام'' عتبہ اٹھا اور اہل مجلس کے پاس آیا مشرکین نے عتبہ کو دیکھ کر آپس میں کہا ''ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ابو ولید ہمارے پاس وہ چہرہ لے کر نہیں آ رہا جو لے کر گیا تھا۔'' جب عتبہ آ کر بیٹھ گیا تو لوگوں نے پوچھا ''اے ابو ولید! ادھر کی خبر سناؤ'' عتبہ نے کہا ''ادھر کی خبر یہ ہے کہ اللہ کی قسم میں نے ایسا کلام سنا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا اللہ کی قسم وہ نہ شعر ہے نہ جادو نہ کہانت میری مانو تو اس آدمی کو اس کے حال پر چھوڑ دو اور اس سے الگ ہو جاؤ اس کلام کے ذریعے کوئی زبردست معرکہ برپا ہوگا اگر اسے عربوں نے مار ڈالا تو تمہارا مقصد دوسروں کے ذریعے حاصل ہو جائے گا اور اگر یہ عرب پر غالب آ گیا تو اس کی حکومت تمہاری حکومت ہوگی اس کی عزت تمہاری عزت ہوگی اور تمہارے لئے اس کا وجود زیادہ باعث سعادت ہوگا۔'' مشرکین نے کہا ''ابو ولید! واللہ تم پر بھی اس کی زبان کا جادو چل گیا ہے۔'' عتبہ نے کہا ''یہ میری رائے ہے اب تم جو چاہو کرو۔'' یہ واقعہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں بیان کیا ہے۔

مسئلہ 15 قرآن مجید کی حلاوت اور شیرینی شہد اور گھی جیسی ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رجلا اتی رسول اللہ ﷺ فقال یا رسول اللہ ﷺ انی اری اللیلۃ فی المنام ظلۃ تنطف السمن والعسل فاری الناس یتکففون منھا بایدیھم فالمستکثر والمستقل قال ابوبکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ﷺ بابی انت واللہ لتدعنی فلاعبرنھا قال رسول اللہ ﷺ اعبرھا قال ابوبکر رضی اللہ عنہ اما الظلۃ فظلۃ الاسلام واما الذی ینطف من السمن والعسل فالقرآن حلاوتہ ولینہ واما یتکفف الناس من ذلک فالمستکثر من القرآن والمستقل. رواہ مسلم❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ! میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ اس سے اپنے ہاتھوں سے چپ میں لے رہے ہیں کوئی کم لیتا ہے اور کوئی زیادہ۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ آپ ﷺ پر قربان، واللہ! مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے کی اجازت دیجئے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اچھا بتاؤ۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا "بادل تو اسلام ہے اور بادل سے ٹپکنے والے گھی اور شہد سے مراد قرآن مجید کی حلاوت اور شیرینی ہے اور کم و زیادہ حاصل کرنے سے مراد قرآن مجید کم یا زیادہ یاد کرنا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 160 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو مشرکین مکہ کی عورتیں اور بچے سننے کے لئے ہجوم کر لیتے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 287 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❶ کتاب الرؤیا، باب فی تاویل الرؤیا، رقم الحدیث 5928

فَضْلُ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

قرآن مجید کے فضائل

مسئلہ 17 قرآن مجید کے نزول کی رات (لیلۃ القدر) میں عبادت کا ثواب ہزار ماہ (یا 83 سال) کی عبادت کے ثواب سے زیادہ ہے۔

﴿ إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۞ وَ مَا أَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۞ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۞ ﴾ (3-1:97)

”ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے۔“ (سورہ قدر، آیت نمبر 1تا3)

مسئلہ 18 قرآن مجید کی تعلیم، تدریس، تبلیغ اور اس پر عمل جہاد کبیر ہے۔

﴿ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۞ ﴾ (52:25)

”(اے محمد!) کافروں کی بات نہ مانو اور اس قرآن کے ساتھ ان کے خلاف جہاد کبیر کرو۔“ (سورہ الفرقان، آیت نمبر 52)

مسئلہ 19 اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت قرآن مجید ہے۔

﴿ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ﴾ (231:2)

”اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو اس نے تم کو عطا کی اور اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اس نے کتاب (یعنی قرآن) اور حکمت (یعنی حدیث) سے جو تم پر نازل کیا ہے یاد رکھو۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 231)

﴿ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَ هُدًى وَّ

رحمة للمؤمنين ○ قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا ط هو خير مما يجمعون ○﴾ (10:57-58)

”لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے موعظہ (اور نصیحت یعنی قرآن مجید) آ گیا ہے جو دلوں کی بیماریوں کے لئے شفا ہے اور جو اس پر ایمان لائیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اے نبی! کہو، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور مہربانی ہے کہ اس نے قرآن نازل فرمایا اس پر لوگوں کو خوشی منانی چاہئے قرآن مجید ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ جمع کر رہے ہیں۔“ (سورہ یونس، آیت نمبر 57-58)

مسئلہ 20 قرآن مجید کی آیات یا الفاظ میں رد و بدل قیامت تک ممکن نہیں۔

﴿إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون ○﴾ (15:9)

”بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“ (سورہ حجر، آیت نمبر 9)

مسئلہ 21 قرآن مجید میں بیان کئے گئے عقائد، واقعات اور حقائق کو قیامت تک کوئی غلط ثابت نہیں کر سکتا۔

مسئلہ 22 قرآن مجید کی تعلیمات کو پھیلنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

﴿لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد ○﴾ (41:42)

”باطل نہ آگے سے اس (قرآن) پر حملہ آور ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے۔ یہ نازل کردہ ہے اس کی طرف سے جو حکمت والا ہے اور خوبیوں کے لائق ہے۔“ (سورہ حم السجدہ، آیت نمبر 42)

مسئلہ 23 قرآن مجید کی سبع طوال سورتیں تورات کے برابر ہیں۔

مسئلہ 24 قرآن مجید کی مئین سورتیں زبور کے برابر ہیں۔

مسئلہ 25 قرآن مجید کی سورہ فاتحہ انجیل کے برابر ہے۔

مسئلہ 26 قرآن مجید کی مفصل سورتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے

رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائیں۔

عن واثلة بن الاسقع رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ ((اعطیت مکان التوراة السبع الطوال ومکان الزبور المئین ومکان الانجیل المثانی وفضلت بالمفصل)) رواه الطحاوی والطبرانی ❶ (حسن)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تورات کی جگہ مجھے سبع طوال سورتیں دی گئی ہیں، زبور کی جگہ مئین سورتیں دی گئی ہیں اور انجیل کی جگہ سورۃ مثانی دی گئی ہے اور مفصل سورتیں (زائد دے کر) مجھے فضیلت عطا کی گئی ہے۔" اسے طحاوی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible] قیامت کے روز قرآن مجید اہل قرآن کی بخشش کے لئے سفارش کرے گا۔

عن ابی امامة الباهلی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ((اقرؤوا القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعا لاصحابه)) رواه مسلم ❷

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

❶ سلسلۃ احادیث الصحیحۃ للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 1480

❷ کتاب فضائل القرآن، باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ، رقم الحدیث 1874



مسئلہ 28 قرآن مجید قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گا اور اپنے پیروکاروں کو جنت میں لے کر جائے گا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَ مَا حِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهُ اَمَامَهُ قَادَهُ اِلَى الْجَنَّةِ وَ مَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ اِلَى النَّارِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ ❶ (حسن)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے روز) قرآن مجید سفارش کرے گا اور اس کی سفارش قبول کی جائے گی (پڑھنے والوں کے حق میں) جھگڑا کرے گا اور اپنی بات منوائے گا جس نے قرآن مجید کو اپنا پیشوا اور رہبر بنایا اسے جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے اسے پیٹھ پیچھے ڈال دیا اسے جہنم میں لے جائے گا۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 29 قیامت کے روز قرآن مجید ان لوگوں کے حق میں گواہی دے گا جو اس پر عمل کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے روز) قرآن مجید تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 30 قرآن مجید کا علم تمام علوم کا مجموعہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيُثَوِّرِ الْقُرْآنَ فَاِنَّ فِيْهِ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❸ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص علم حاصل کرنا چاہے اسے قرآن میں غور و فکر کرنا

---

❶ ابن حبان ، جلد 1 ، ص 331

❷ کتاب الطهارة ، باب فضل الوضوء ، رقم الحدیث 534

❸ مجمع الزوائد ، کتاب التفسیر ، باب سورة الواقعة ، رقم الحدیث 11667

چاہیے اس لئے کہ قرآن مجید میں پہلے اور پچھلے تمام علوم موجود ہیں۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 31 قرآن مجید کفار اور مشرکین کے لئے بھی رحمت اور مغفرت کا پیغام ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوْا قَدْ قَتَلُوْا وَأَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوْا فَأَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوْا إِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْا إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ○ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا ○ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○﴾ (25:68-70) وَنَزَلَ ﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾ (39:53) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بہت سے قتل کئے اور کثرت سے زنا کے مرتکب بھی ہوئے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی "آپ ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس کی دعوت دیتے ہیں وہ تو بہت اچھی ہے۔ آپ ہمیں آگاہ فرمائیں کہ جو گناہ ہم نے (زمانہ جاہلیت میں) کئے ہیں وہ اسلام لانے سے معاف ہو جائیں گے؟" اس پر (سورہ فرقان کی) آیت نازل ہوئی ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ﴾ ترجمہ: "اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے، کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ کام کئے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔ قیامت کے روز اسے دوگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا مگر جو شخص توبہ کر لے، ایمان لائے اور عمل صالح کرنے لگے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔" (آیت نمبر 68-70) اور (سورہ الزمر کی) یہ آیت نازل ہوئی "کہو، اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے وہ بڑا بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔" (آیت نمبر 53) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب التفسیر، سورۃ الزمر، باب قولہ یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم، رقم الحدیث 4810

مسئلہ ۱۲ قرآن مجید کی پیروی کرنے والے ہمیشہ راہ راست پر رہیں گے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَا وَإِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آگاہ رہو میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے جو اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❷ (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر ان پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳ قرآن مجید پر عمل کرنے والوں کو دنیا میں غلبہ اور عروج حاصل ہوگا۔

عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”کہ تمہارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض لوگوں کو غلبہ اور عروج عطا فرماتے ہیں اور بعض لوگوں کو ذلیل اور رسوا کرتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴ قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والا ہلاک ہوگا نہ گمراہ ہوگا۔

---

❶ کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، رقم الحديث 6225

❷ صحيح الجامع الصغير للألباني، الجزء الثالث، رقم الحديث 2937

❸ كتاب فضائل القرآن، باب فضل من يقوم بالقرآن، رقم الحديث 1897

عَنْ جُبَیْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اَبْشِرُوْا فَاِنَّ ھٰذَا الْقُرْآنَ طَرَفُہٗ بِیَدِ اللّٰہِ وَ طَرَفُہٗ بِاَیْدِیْکُمْ فَتَمَسَّکُوْا بِہٖ فَاِنَّکُمْ لَنْ تَھْلِکُوْا وَ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اَبَدًا)) رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ ❶

(صحیح)

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یقینا اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں۔ اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا اس کے بعد کبھی ہلاک ہو گے نہ گمراہ ہو گے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 15 قرآن مجید ابدی معجزہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((مَا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیٌّ اِلَّا اُعْطِیَ مِنَ الْآیَاتِ مَا مِثْلُہٗ اٰمَنَ عَلَیْہِ الْبَشَرُ وَ اِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُ وَحْیًا اَوْحَاہُ اللّٰہُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمام انبیاء کو ایسے معجزات دیے گئے جنہیں دیکھ کر (اس زمانے کے) لوگ ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ قرآن ہے جو بذریعہ وحی دیا گیا (جس سے قیامت تک لوگ متاثر ہوتے رہیں گے لہذا) مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز مجھ پر ایمان لانے والے تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



❶ صحیح الجامع الصغیر للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 34

❷ کتاب فضائل القرآن، باب کیف نزل الوحی

فَضْلُ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْد

تلاوت قرآن مجید کی فضیلت

مسئلہ 36 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی تجارت کرتے ہیں جس میں انہیں درج ذیل پانچ فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

① اس تجارت میں انہیں خسارہ نہیں ہوتا۔
② وعدے کے مطابق انہیں پورا پورا اجر و ثواب دیا جاتا ہے۔
③ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے اجر و ثواب میں اضافہ بھی فرماتے ہیں۔
④ ان کے گناہ بھی معاف کئے جاتے ہیں۔
⑤ ان کے دیگر نیک اعمال کی قدر کی جاتی ہے۔

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝ ﴾ (30-29:35)

”جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کوئی خسارہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کو پورا پورا اجر عطا فرمائے گا، اپنے فضل سے ان کے اجر میں اضافہ بھی فرمائے گا، بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔“ (سورہ فاطر، آیت نمبر 30،29)

مسئلہ 17 قرآن مجید کی تلاوت سے سکون قلب اور طمانیت حاصل ہوتی ہے۔

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (28:13)

”آگاہ رہو! اطمینان قلب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ملتا ہے۔“ (سورہ رعد، آیت نمبر 28)

عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَ إِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَ تَدْنُو وَ جَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ((تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی سورہ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ دوران تلاوت ایک بادل سا آیا اور اس نے گھوڑے کو ڈھانپ لیا اور وہ بادل آہستہ آہستہ اس کے قریب ہونے لگا۔ گھوڑا اسے دیکھ کر بدکنے لگا جب صبح ہوئی تو وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ سکینت ہے جو تلاوت قرآن کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 18 قرآن مجید کی تلاوت دلوں کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشتی ہے، مصائب و آلام، رنج و غم نیز بیماریوں اور پریشانیوں کو دور کرتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا أَصَابَ أَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَ لَا حَزَنٌ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ ، وَ ابْنُ أَمَتِكَ ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَ نُوْرَ صَدْرِيْ وَ جَلَاءَ حُزْنِيْ وَ ذَهَابَ هَمِّيْ ، إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَمَّهُ وَ حُزْنَهُ وَ أَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْبَغِيْ لَنَا أَنْ نَتَعَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ؟ قَالَ ((أَجَلْ يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❷ (صحیح)

---

❶ کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ الکہف، رقم الحدیث 5011

❷ مسند احمد، تحقیق عبداللہ محمد الدرویش، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصابہ ھم (10/17129)



حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب بھی کسی آدمی کو دکھ اور غم پہنچے اور وہ یہ دعا مانگے ”یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے اور بندی کا بیٹا، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہر حکم مجھ پر نافذ ہونے والا ہے، میرے معاملہ میں تیرا ہر فیصلہ عدل پر مبنی ہے میں تجھ سے تیرے ہر نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لئے پسند فرمایا ہے یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ فرما رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور، میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔“ (جب کوئی آدمی یہ دعا مانگے) تو اللہ عزوجل اس کا دکھ اور غم دور کر دیتے ہیں اور اس کے غم کو خوشی اور مسرت سے بدل دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم یہ دعا یاد کر لیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیوں نہیں ہر سننے والے کو چاہئے کہ اسے یاد کر لے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 39 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہے الٓمّٓ سے مراد ایک حرف نہیں بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 40 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا سب سے بہتر مومن ہے۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا

❶ ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی من قرء حرفا من القرآن 2327/3

وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لاَ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلاَ رِیْحَ لَهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن کی مثال میٹھے لیموں کی سی ہے اس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے اس کا ذائقہ اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں ہے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے گنہگار آدمی کی مثال ریحان کی سی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والے گنہگار کی مثال اندرائن (کڑوے پھل کا نام) کی سی ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 41 قرآن مجید پر عمل کرنے والا مومن قابل رشک ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((لاَ حَسَدَ اِلاَّ عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰہُ الْکِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّیْلِ وَرَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰہُ مَالاً فَهُوَ یَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ)) . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ① وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو اور وہ راتوں کو بھی اس کی تلاوت کرتا اور اس پر عمل کرتا ہو اور ② وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 42 بکثرت تلاوت کرنے والے پر رشک کرنے والا مومن بھی قابل رشک ہے۔

مسئلہ 43 قاری قرآن پر رشک کرنا بھی قابل اجر وثواب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لاَ حَسَدَ اِلاَّ فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰہُ

❶ کتاب فضائل القرآن، باب فضل القرآن علی سائر الکلام، رقم الحدیث 5020

❷ کتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن، رقم الحدیث 5025

القرآن فهو يتلوه آناء الليل وآناء النهار فسمعه جار له فقال: ليتني أوتيت مثل ما أوتي فلان فعملت مثل ما يعمل، ورجل آتاه الله مالا فهو يهلكه في الحق فقال رجل: ليتني أوتيت مثل ما أوتي فلان فعملت مثل ما يعمل. رواه البخاري ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے (1) وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے اور اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کاش مجھے بھی قرآن مجید اسی طرح سکھایا گیا ہوتا جس طرح اسے سکھایا گیا ہے تو میں بھی ایسے ہی قرآن مجید کی تلاوت کرتا (وہ پڑوسی قابل رشک ہے) (2) اسی طرح وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے اور اس کا ہمسایہ اسے دیکھ کر کہتا ہے کاش مجھے بھی اسی طرح مال دیا گیا ہوتا جس طرح اسے دیا گیا ہے اور میں بھی اسی طرح راہ حق میں خرچ کرتا جس طرح یہ خرچ کرتا ہے۔'' (وہ ہمسایہ بھی قابل رشک ہے) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 44 بسہولت قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا قیامت کے روز قرآن مجید لکھنے والے معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

مسئلہ 45 اٹک اٹک کر مشقت سے پڑھنے والے کو تلاوت کا دوہرا ثواب ملتا ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ ((الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة والذي يقرأ القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له أجران)) رواه مسلم ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا شخص لکھنے والے عزت دار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور وہ شخص جو تلاوت کرنے میں اٹکتا ہے اور تلاوت کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: [illegible]

[illegible]

---

❶ کتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن، رقم الحدیث 5026

❷ کتاب فضائل القرآن، باب فضل الماهر بالقرآن، رقم الحدیث 1862

مسئلہ 146 قرآن مجید کی تلاوت رسول اکرم ﷺ کی وراثت ہے جو آپ ﷺ نے مسلمانوں کے لئے چھوڑی ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ مَرَّ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ فَوَقَفَ عَلَيْهَا فَقَالَ: يَا أَهْلَ السُّوْقِ مَا أَعْجَزَكُمْ! قَالُوْا: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ؟ قَالَ: ذَاكَ مِيْرَاثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقْسَمُ وَأَنْتُمْ هَاهُنَا أَلَا تَذْهَبُوْنَ فَتَأْخُذُوْنَ نَصِيْبَكُمْ مِنْهُ؟ قَالُوْا: وَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجُوْا سِرَاعًا وَوَقَفَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ لَهُمْ حَتّٰى رَجَعُوْا فَقَالَ لَهُمْ: مَا لَكُمْ؟ فَقَالُوْا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَدْ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فِيْهِ فَلَمْ نَرَ فِيْهِ شَيْئًا يُقْسَمُ، فَقَالَ لَهُمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: وَمَا رَأَيْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدًا؟ قَالُوْا: بَلٰى رَأَيْنَا قَوْمًا يُصَلُّوْنَ وَقَوْمًا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ وَقَوْمًا يَتَذَاكَرُوْنَ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ، فَقَالَ لَهُمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: وَيْحَكُمْ فَذَاكَ مِيْرَاثُ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ[1] (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گزرے تو ٹھہر گئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا "اے بازار والو! تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے؟" لوگوں نے عرض کیا "کیا بات ہے اے ابوہریرہ!" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "وہاں نبی اکرم ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم یہاں بیٹھے ہو، وہاں جا کر کیوں نہیں اپنا حصہ وصول نہیں کرتے؟" لوگوں نے پوچھا "میراث کہاں تقسیم ہو رہی ہے؟" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "مسجد میں۔" لوگ جلدی سے دوڑ کر مسجد کی طرف گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہیں ٹھہرے رہے حتی کہ لوگ مسجد سے پلٹ کر واپس آ گئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا "کیا ہوا تم واپس کیوں آ گئے؟" لوگوں نے جواب دیا "ہم مسجد میں گئے اور وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتی نہیں دیکھی (لہٰذا ہم واپس آ گئے)۔" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا "مسجد میں تم نے کسی کو نہیں دیکھا؟" لوگوں نے عرض کیا "کیوں نہیں، ہم نے بعض لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، کچھ لوگ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے اور بعض لوگ حلال و حرام کے مسئلے بیان کر رہے تھے۔" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا "افسوس! تمہارے حال پر، یہی تو نبی اکرم ﷺ کی میراث ہے۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

[1] [illegible] رقم الحدیث 138



مسئلہ 47 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ دنیا میں درج ذیل چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔

② اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہیں۔

③ فرشتے ان کے گرد و پیش آ کر احتراماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر فخریہ طور پر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 94 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 48 تلاوت قرآن قاری کے لئے آسمان پر راحت اور زمین پر ذکر خیر کا باعث بنتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ رَأْسُ کُلِّ شَیْءٍ وَعَلَیْکَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِیَّةُ الْاِسْلَامِ وَعَلَیْکَ بِذِکْرِ اللّٰهِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ فَاِنَّهٗ رَوْحُکَ فِی السَّمَاءِ وَذِکْرُکَ فِی الْاَرْضِ رَوَاهُ اَحْمَدُ❶ (حسن)

حضرت ابوسعید خدری ﷜ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تجھے تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید کرتا ہوں وہ ہر چیز کی بنیاد ہے اور جہاد کرنا اسلام کی رہبانیت ہے۔ اللہ کا ذکر اور تلاوت قرآن کرتا رہ کیونکہ وہ تیرے لئے آسمان پر راحت اور زمین پر ذکر خیر کا باعث ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 49 قرآن مجید کی تلاوت، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت پیدا کرتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلْیَقْرَأْ فِی الْمُصْحَفِ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ❷ (حسن)

---

❶ سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث 555

❷ سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی الجزء الخامس رقم الحدیث 2342

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنا چاہتا ہے قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے۔" اسے ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

مسئلہ 50 قرآن مجید کی ایک آیت کی تلاوت دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلاَثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ؟)) قُلْنَا : نَعَمْ قَالَ : ((فَثَلاَثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلاَتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلاَثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب اپنے گھر واپس جائے تو تین موٹی موٹی خوب صحت مند اونٹنیاں پائے؟" ہم نے عرض کیا "ہاں! یا رسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قرآن مجید کی تین آیتوں کی اپنی نماز میں تلاوت کرنا ان تین اونٹنیوں سے بھی بہتر ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 51 نماز تہجد میں قرآن مجید کی دس آیات پڑھنے کا اجر و ثواب دنیا و ما فیہا کی ہر نعمت سے زیادہ ہے۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ وَتَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ وَالْقِنْطَارُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ اقْرَأْ وَارْقَ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتّٰى يَنْتَهِيَ إِلٰى آخِرِ آيَةٍ مَعَهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ اقْبِضْ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ بِيَدِهِ يَا رَبِّ أَنْتَ أَعْلَمُ يَقُوْلُ بِهٰذِهِ الْخُلْدَ وَبِهٰذِهِ النَّعِيْمَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ ❷ (حسن)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس آدمی نے رات (کے قیام) میں دس آیات تلاوت کیں اس کے لئے اجر کا ڈھیر ہے اور یہ ڈھیر دنیا و

---

❶ كتاب الصلاة، صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن في صلاته، رقم الحديث 1872

❷ الترغيب والترهيب للالباني الجزء الأول، رقم الحديث 634

مالیہا سے بہتر ہے اور پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل فرمائیں گے" قرآن مجید اور ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ چڑھتا جا حتی کہ آخری آیت مکمل کرلے۔" اللہ عزوجل بندے سے فرمائیں گے "اپنا ہاتھ (میری نعمت) پکڑنے کے لئے کھول۔" بندہ ہاتھ کھول کر عرض کرے گا" اے میرے رب! (آپ اپنی عطا اور فضل کے بارے میں) تو ہی بہتر جانتا ہے۔" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے "اچھا! ایک ہاتھ میں ہمیشگی کی نعمت پکڑلو اور دوسرے ہاتھ میں باقی ساری نعمتیں۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 52 رات کو سو آیات پڑھنے والے کو پوری رات قیام کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَرَءَ بِمِائَۃِ آیَۃٍ فِیْ لَیْلَۃٍ کُتِبَ لَہٗ قُنُوْتُ لَیْلَۃٍ. رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ[1] (حسن)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے رات کو سو آیات پڑھیں اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے۔" اسے دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 53 روزانہ دس آیات تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں غافلوں میں شمار نہیں ہوتا۔

مسئلہ 54 روزانہ سو آیات تلاوت کرنے والا فرماں برداروں میں شمار ہوتا ہے۔

مسئلہ 55 روزانہ ہزار آیات تلاوت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر و ثواب کا خزانہ پانے والوں میں شمار ہوتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آیَاتٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَۃِ آیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِیْنَ)) . رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ[2] (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے (روزانہ)

---

[1] سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 644

[2] کتاب الصلاۃ، ابواب قراءۃ القرآن و تحزیبہ، باب تحزیب القرآن (1246/1)

دس آیات کا اہتمام کیا وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا، جس نے (روزانہ) سو آیات پڑھنے کا اہتمام کیا اسے فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا اور جس نے (روزانہ) ہزار آیات پڑھنے کا اہتمام کیا اس کا نام خزانے پانے والوں میں لکھا جائے گا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 56 قرآن مجید کی تلاوت اور تفہیم قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب میں کامیابی کا باعث بنتی ہے۔

عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((ويأتيه ملكان فيجلسانه ، فيقولان له : من ربك ؟ فيقول ربي الله ، فيقولان له ما دينك ؟ فيقول ديني الإسلام ، فيقولان له ما هذا الرجل الذي بعث فيكم ؟ قال فيقول هو رسول الله ، فيقولان وما يدريك ؟ فيقول قرأت كتاب الله فآمنت به وصدقت)) رواه أبو داود ① (صحيح)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قبر میں (مومن آدمی کے پاس) دو فرشتے آتے ہیں وہ اسے بٹھا دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں "تیرا رب کون ہے؟" وہ کہتا ہے "میرا رب اللہ ہے۔" پھر وہ پوچھتے ہیں "تیرا دین کون سا ہے؟" وہ کہتا ہے "میرا دین اسلام ہے۔" پھر وہ پوچھتے ہیں "تمہارے درمیان جو شخص (نبی بنا کر) بھیجا گیا اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" وہ جواب دیتا ہے "وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔" فرشتے پوچھتے ہیں "تمہیں یہ باتیں کیسے معلوم ہوئیں؟" وہ آدمی کہتا ہے "میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 57 قرآن مجید کی تلاوت قبر میں میت کو عذاب سے محفوظ رکھتی ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال ((يؤتى الرجل في قبره فإذا أتي من قبل رأسه دفعته تلاوة القرآن وإذا أتي من قبل يديه دفعته الصدقة وإذا أتي من قبل رجليه دفعته مشيه إلى المساجد)) رواه الطبراني ② (حسن)

---

① كتاب السنة، باب في المسألة في القبر وعذاب القبر، رقم الحديث [3979/3]

② [illegible]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''آدمی جب قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو فرشتہ سر کی طرف سے عذاب دینے کے لئے آتا ہے تو تلاوت قرآن اسے دور کر دیتی ہے جب فرشتہ سامنے سے آتا ہے تو صدقہ خیرات اسے دور کر دیتے ہیں اور جب پاؤں کی طرف سے فرشتہ آتا ہے تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے دور کر دیتا ہے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 58 قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے کی جنت میں تاج پوشی کی جائے گی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ 133 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

آدَابُ تِلاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

تلاوت قرآن مجید کے آداب

مسئلہ 59 قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے تعوذ پڑھنا واجب ہے۔

﴿ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ﴾(16:98)

''اور قرآن پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔'' (سورۃ النحل، آیت 98)

مسئلہ 60 قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر آرام اور سکون سے پڑھنا چاہئے۔

﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا ۝ ﴾(73:4)

''اور قرآن مجید خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔'' (سورہ مزمل، آیت نمبر 4)

مسئلہ 61 دوران تلاوت آنسو بہانا مستحب ہے۔

﴿ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ ﴾(17:109)

''(اور علم والے جب یہ قرآن سنتے ہیں تو) منہ کے بل روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں اور اس سے ان کے خشوع میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 109)

مسئلہ 62 دوران تلاوت ایک ہی آیت بار بار دہرانا جائز ہے۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ حَتّٰى اَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل میں ایک ہی آیت کو صبح تک دہراتے رہے۔ وہ آیت یہ ہے ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ ترجمہ: ''یا اللہ! اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں معاف فرمادے تو تو یقیناً زبردست

❶ کتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء فی القراءة فی صلاة اللیل، رقم الحدیث 1110/1

حکمت والا ہے۔" (سورہ مائدہ آیت نمبر 118) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 63 قرآن مجید کو اچھی آواز سے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کا خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنا سنتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنی آواز سے قرآن مجید (کی تلاوت کو) خوب صورت بناؤ۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 64 سواری پر تلاوت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 65 تکلف کے بغیر قدرتی لہجے میں تلاوت کرنی چاہئے۔

مسئلہ 66 جو شخص دوران تلاوت ترجیع (آواز میں لرزش پیدا کرنا) کر سکے اسے ترجیع کے ساتھ تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ أَوْ جَمَلِهِ وَهِيَ تَسِيْرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قِرَاءَةً لَيِّنَةً يَقْرَأُ وَهُوَ يُرَجِّعُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی اونٹنی یا اپنے اونٹ پر سواری کے دوران سورہ فتح یا سورہ الفتح میں سے کچھ پڑھتے ہوئے سنا ہے آپ ﷺ نرمی کے ساتھ قراءت کر رہے تھے اور آواز کو دہرا رہے تھے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب فضائل القرآن، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، رقم الحديث 1845

❷ كتاب الافتتاح، باب تزيين القرآن 971/1

❸ كتاب فضائل القرآن باب الترجيع، رقم الحديث 5047

مسئلہ 67 آہستہ آہستہ یا دل میں قرآن مجید پڑھنا اونچی آواز میں قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اونچی آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا ایسا ہے جیسے علانیہ خرچ کرنے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے خفیہ خرچ کرنے والا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 68 مسجد میں بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت اتنی آواز سے کرنی چاہئے جس سے دوسرے لوگوں کو خلل نہ پڑے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَا اِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ ❷ (صحیح)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "خبردار رہو! تم میں سے ہر ایک (تلاوت کے ذریعے) اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی دوسرے کو تکلیف نہ دے اور قراءت میں اپنی آواز دوسرے کی آواز سے اونچی نہ کرے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 69 دوران تلاوت قاری پر خشیت اور رقت طاری رہنی چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِيْ اِذَا سَمِعْتُمُوْهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوْهُ يَخْشَى اللّٰهَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قرآن مجید کی تلاوت اچھی آواز میں پڑھنے والا شخص وہ ہے جسے تم سنو تو ایسے لگے جیسے وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحیح سنن الترمذی للالبانی، ابواب فضائل القرآن، باب رقم 20، رقم الحدیث 2331/3

❷ صحیح الجامع الصغیر للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2636

❸ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب فی حسن الصوت بالقرآن (1101/1)

مسئلہ 70 دوران تلاوت خوف کی آیت پر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنا، رحمت کی آیت پر اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرنا اور تسبیح والی آیات پر اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا مستحب ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا مَرَّ بِآيَةِ خَوْفٍ تَعَوَّذَ وَ اِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ وَ اِذَا مَرَّ فِيْهَا تَنْزِيْهُ اللّٰهِ سَبَّحَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ❶ (صحیح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ (دوران تلاوت) جب خوف کی آیت سے گزرتے تو (اعوذ باللہ کہہ کر) اللہ سے پناہ طلب کرتے جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی آیت سے گزرتے تو (اسئل اللہ کہہ کر) اللہ کی رحمت کا سوال کرتے اور جب اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی والی آیت سے گزرتے تو (سبحان اللہ کہہ کر) اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان فرماتے۔'' اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 71 ''شد'' اور ''مد'' والے حروف کو لمبا کر کے پڑھنا چاہئے۔

عَنْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ سُئِلَ عَنْ اَنَسٍ ﷺ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ ؟ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَءَ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ يَمُدُّ بِسْمِ اللّٰهِ وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بِالرَّحِيْمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ''آپ ﷺ کھینچ کر تلاوت کرتے تھے پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جس میں بسم اللہ کو کھینچ کر پڑھا، رحمن اور رحیم کو کھینچ کر پڑھا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 72 دوران تلاوت جمائی آئے تو تلاوت روک کر اپنے ہاتھ سے منہ بند کر کے جمائی لینا چاہئے۔ جمائی ختم ہونے کے بعد پھر تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ

---

❶ صحیح جامع الصغیر للالبانی الجزء الرابع رقم الحدیث 4658

❷ کتاب فضائل القرآن باب مد القراءة رقم الحدیث 5045

بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہئے کیوں کہ اس وقت شیطان اندر داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم عام ہے جس میں تلاوت قرآن بھی شامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 73 دوران تلاوت چھینک آنے پر الحمدللہ کہنا، یا چھینک لینے والے کے لئے یرحمک اللہ کہنا، یا سلام کہنے والے کو جواب دینا جائز ہے۔

عَنْ رِفَاعَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَقَالَ ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ)) فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ ((مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟)) فَقَالَ رِفَاعَةُ رضی اللہ عنہ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَيْفَ قُلْتَ ؟)) قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (حسن)

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، دوران نماز مجھے چھینک آئی تو میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى (ترجمہ: ”حمد اللہ کے لئے ہے بہت زیادہ حمد، پاکیزہ حمد جس کے اندر برکت ہے ایسی حمد جسے ہمارا رب پسند فرمائے اور جس سے وہ راضی ہو جائے“) پڑھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز ختم کی اور لوگوں کی طرف منہ پھیرا تو پوچھا ”دوران نماز کس نے بات کی تھی؟“ کسی نے جواب نہ دیا، دوسری بار پھر پوچھا پھر کسی نے جواب نہیں دیا، تیسری بار پوچھا تو حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں نے یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”کیا کہا تھا؟“ رفاعہ رضی اللہ عنہ نے پھر وہی کلمات دہرائے آپ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات

① کتاب الزهد، باب تشميت العاطس وكراهة التثاؤب، رقم الحديث 7492

② ابواب الصلاة، باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة، رقم الحديث 331/1

کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہیں سے زیادہ فرشتے تمہاری بات سننے کے لئے آتے ہیں۔ یہ کلمات آسمان پر لے جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۴ چلتے پھرتے یا دوران سفر قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر ۵۴ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۷۵ قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کرنی چاہئے جب تک شوق اور رغبت رہے۔

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "قرآن مجید کی تلاوت اس وقت تک کرو جب تک تمہارے دل اس میں لگے رہیں جب دل اکتا جائے تو چھوڑ دو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۶ تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید ختم کرنا درست نہیں ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے قرآن مجید کو تین دن سے کم میں ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۷ چالیس دنوں میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ : ((اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸ (صحیح)

---

❶ كتاب فضائل القرآن، باب اقرؤوا القرآن ما ائتلفت قلوبكم، رقم الحديث 5060

❷ أبواب القراءات، باب في كم أقرأ القرآن، باب رقم 4، رقم الحديث (2392/3)

❸ أبواب القراءات، باب ما جاء أن القرآن أنزل على سبعة أحرف (2349/3)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "قرآن مجید چالیس دنوں میں پڑھو۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 78 پاک آدمی وضو کے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کر سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بستر کی چوڑائی کی سمت لیٹا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی اہلیہ محترمہ لمبائی کی سمت میں سوئے۔ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت (یا کچھ پہلے یا بعد) بیدار ہوئے اور بیٹھ کر اپنے ہاتھ سے آنکھیں ملنے لگے پھر سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں پھر اٹھے اور پانی کے معلق مشکیزے کے پاس تشریف لائے، اچھی طرح وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بھی اٹھا اور وہی کچھ کیا جو آپ ﷺ نے کیا تھا۔ یعنی پہلے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت کیں پھر وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 79 حائضہ خاتون دستانے پہن کر یا کپڑے سے قرآن مجید پکڑ سکتی ہے۔

كَانَ أَبُوْ وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلٰى أَبِيْ رَزِيْنٍ لِتَأْتِيَهُ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ بِعِلَاقَتِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

❶ كتاب الوضوء، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره، رقم الحديث 183

❷ كتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ابو رزین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس قرآن مجید لانے کے لئے بھیجتے اور [illegible] قرآن مجید کا نسخہ پکڑ [illegible] تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 80 حالت جنابت میں قرآن مجید پڑھنا یا پڑھانا منع ہے۔

مسئلہ 81 قرآن مجید کی تلاوت کے لئے کوئی وقت ممنوع نہیں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”نبی اکرم ﷺ حالت جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 82 قرآن مجید کو گانوں کے انداز میں پڑھنا منع ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ سِتًّا : إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ ، وَسَفْكَ الدَّمِ ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ ، وَقَطِيْعَةَ الرَّحِمِ ، وَنَشْوًا يَتَّخِذُوْنَ الْقُرْآنَ مَزَامِيْرَ ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں تمہارے بارے میں چھ باتوں سے ڈرتا ہوں ① بے وقوفوں کی حکومت سے ② خون ریزی سے ③ حکم کی بیع سے ④ قطع رحمی سے ⑤ نوجوانوں کا قرآن مجید کو گانے کے انداز میں پڑھنے سے اور ⑥ پولیس کی کثرت سے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حکم کی بیع سے مراد [illegible] رشوت [illegible] ہے۔

تلاوت قرآن سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

① تلاوت قرآن کے لئے قبلہ رخ ہونا۔

---

❶ کتاب الطہارۃ، باب ما جاء فی الرجل یقرأ القرآن علی کل حال

❷ صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 214

② تلاوت قرآن کے لئے وضو کرنا۔

③ قرآن مجید کو پکڑنے کے لئے وضو کرنا۔

④ تلاوت قرآن مجید سے پہلے مسواک کرنا۔

⑤ ختم قرآن مجید کے دن روزہ رکھنا۔

⑥ قرآن مجید کی تلاوت کے بعد تلاوت شدہ قرآن کسی زندہ یا مردہ آدمی کو بخشنا۔

⑦ فوت شدہ آدمی کے لئے اکٹھے ہو کر تلاوت کرنا اور اسے ثواب پہنچانا۔

⑧ ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کا قرآن مجید ختم کرنا۔

⑨ میت اٹھانے سے پہلے رادواری کے لئے اڑھائی پارے تلاوت کرنا۔

⑩ ختم قرآن پر درج ذیل دعا مانگنا۔

اَللّٰهُمَّ آنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ إِمَامًا وَ نُوْرًا وَ هُدًى وَ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَ عَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

''اے اللہ! مجھے میری قبر کی وحشت سے محفوظ رکھ، اے اللہ! مجھ پر قرآن عظیم کے ذریعے رحم فرما اور قرآن کریم کو میرے لئے امام، نور، ہدایت اور رحمت بنا دے، اے اللہ جو میں قرآن سے بھول گیا ہوں یاد کرا دے اور جو میں نہیں جانتا وہ مجھے سکھا دے، مجھے رات اور دن کی تمام گھڑیوں میں اس کی تلاوت کی توفیق عنایت فرما، اے رب العالمین! اسے میرے لئے قیامت کے روز حجت بنا دے۔''

وضاحت: [illegible]



أَحْكَامُ سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ

سجدہ تلاوت کے احکام

مسئلہ 86 سجدہ تلاوت کی فضیلت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَرَءَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلَهُ اُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب ابن آدم سجدہ تلاوت کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا دور ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے "افسوس! ابن آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنت ہے، مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا اب میرے لئے جہنم ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 87 قراءت کے دوران سجدہ کی آیت آئے، تو تلاوت کرنے اور سننے والوں کے لئے سجدہ کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُوْرَةً فِيْهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے سجدہ کی آیت پڑھتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 88 سجدہ تلاوت کے لئے باوضو ہونا افضل ہے ضروری نہیں۔

---

❶ [illegible]

❷ [illegible]

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رحمه الله قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَنْزِلُ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَيُهَرِيْقُ الْمَاءَ ثُمَّ يَرْكَبُ فَيَقْرَأُ السَّجْدَةَ فَيَسْجُدُ وَمَا يَتَوَضَّأُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ❶

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری سے نیچے اترتے، استنجا کرتے اور سوار ہو جاتے، سجدہ کی آیت تلاوت کرتے تو وضو کے بغیر سجدہ کر لیتے۔ اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سجدہ تلاوت کے لئے وضو شرط نہیں۔ [illegible]

مسئلہ 86 سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورہ النجم تلاوت کی تو آپ ﷺ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد) کہا "لوگو! ہم نے آیت سجدہ تلاوت کی جس نے سجدہ کیا اس نے اچھا کیا جس نے سجدہ نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 87 سواری پر سجدہ تلاوت کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 88 سوار اپنے ہاتھ پر بھی سجدہ کر سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْأَرْضِ حَتّٰى إِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰى يَدِهِ

---

❶ [illegible]

❷ [illegible]

❸ [illegible]

رواہ ابوداؤد❶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال ایک آیت سجدہ تلاوت کی تو سارے لوگوں نے سجدہ تلاوت کیا ان میں سے کچھ لوگ سوار تھے کچھ زمین پر سجدہ کیا اور سواروں نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۷ سجدہ تلاوت کی مسنون دعا یہ ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي ﷺ يقول في سجود القرآن بالليل ((سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته)) رواه الترمذي❷ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے "میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت اور قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ ۹۸ سجدہ تلاوت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھانا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۹۹ سجدہ تلاوت کے بعد "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہہ کر سلام پھیرنا سنت سے ثابت نہیں۔



❶ [illegible]
❷ [illegible]

فَضْلُ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ الْمُجِيْدِ

قرآن مجید سیکھنے کی فضیلت

مسئلہ 92 قرآن مجید کا علم سیکھنے والا شخص دوسرے تمام علوم سیکھنے والے لوگوں سے افضل ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قرآن مجید سیکھنے سے مراد اس کے تمام علوم ہیں، قراءت، تجوید، ترجمہ، تفسیر اور تلاوت وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 93 قرآن مجید کا علم سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص علم دین سیکھنے کے لئے سفر کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 94 قرآن مجید سیکھنے والے کو اللہ تعالیٰ درج ذیل چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔

---

❶ کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، رقم الحدیث 5027

❷ کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، رقم الحدیث 6853

② ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سایہ فگن ہوتی ہے۔

③ فرشتے ان کے گرد و پیش احتراماً کھڑے رہتے ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر فخریہ طور پر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهُ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِکَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ یُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کچھ لوگ اللہ کے گھر (مسجد) میں جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان کے پاس کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) اور (یاد رکھو!) جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا اس کا نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 95 قرآن مجید کا علم حاصل کرنے والوں سے فرشتے محبت کرتے ہیں۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ مُتَّکِئٌ عَلٰی بُرْدٍ لَهُ اَحْمَرَ فَقُلْتُ لَهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ جِئْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ فَقَالَ ((مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ تَحُفُّهُ الْمَلَائِکَةُ بِاَجْنِحَتِهَا ثُمَّ یَرْکَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰی یَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْیَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا یَطْلُبُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِیُّ[2] (حسن)

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ مسجد میں ایک سرخ تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! میں علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "مبارک ہو طالب علم کو، طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں پھر وہ ایک دوسرے پر سوار ہو جاتے ہیں حتی کہ آسمان دنیا تک

---

[1] کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن، رقم الحدیث 6853

[2] الترغیب والترہیب للمنذری، الجزء الاول، رقم الحدیث 108

جاتے ہیں فرشتے طالب علم سے محبت کی بنا پر ایسا کرتے ہیں کہ جو علم وہ حاصل کر رہا ہے فرشتے اس علم سے محبت کرتے ہیں۔“ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٩٦ قرآن مجید سیکھنے کے لئے مسجد (یا مدرسہ) جانے والے کو ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

عن ابی امامة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال ((من غدا الی المسجد لا یرید الا ان یتعلم خیرا او یعلمه کان له کاجر حاج تاما حجته)) رواه الطبرانی❶ (صحیح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص صرف اس لئے مسجد گیا تاکہ نیکی سیکھے یا نیکی سکھائے اس کے لئے ایک مکمل حج کا ثواب ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٩٧ قرآن مجید کی دس آیات سیکھنا دنیا کے ہر نفع بخش سودے سے زیادہ نفع بخش ہے۔

عن ابی امامة رضی الله عنه ان رجلا اتی النبی ﷺ فقال یا رسول الله ﷺ اشتریت مقسم بنی فلان فربحت فیه کذا و کذا قال ((الا انبئک بما هو اکثر ربحا؟)) قال رجل یوجد؟ قال ((رجل تعلم عشر آیات)) فذهب الرجل فتعلم عشر آیات فاتی النبی ﷺ فاخبره. رواه الطبرانی❷ (صحیح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے فلاں قبیلے سے سودا خریدا ہے اور اس میں مجھے اتنا زیادہ فائدہ ہوا ہے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا میں تجھے اس سے زیادہ نفع بخش سودا نہ بتاؤں؟“ آدمی نے عرض کیا ”کیا ایسا سودا بھی ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو شخص قرآن مجید کی دس آیات سیکھتا ہے وہ اس سے زیادہ نفع پاتا ہے۔“ وہ آدمی گیا اور قرآن مجید کی دس آیات سیکھیں اور واپس آکر نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ الترغیب والترهیب تحقیق الالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 145

❷ مجمع الزوائد لتحقیق عبدالله محمد الدرویش کتاب التفسیر باب تفسیر سورة الواقعة رقم الحدیث 11165

مسئلہ ۹۸ قرآن مجید کا علم سیکھنے والے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

مسئلہ ۹۹ رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید کا علم سیکھنے کی وصیت فرمائی ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ «سَیَأْتِیْکُمْ اَقْوَامٌ یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمْ فَقُوْلُوْا لَهُمْ مَرْحَبًا مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاقْنُوْهُمْ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (حسن)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تمہارے پاس لوگ علم حاصل کرنے کے لئے آئیں گے جب انہیں دیکھو تو رسول اللہ ﷺ کی وصیت پر عمل کرنے کی مبارک دو اور انہیں تلقین کرو (یعنی علم سکھاؤ)۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۰ قرآن مجید سیکھنے والوں کی وجہ سے ہی دنیا میں خیر و برکت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَقُوْلُ «اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ، مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ، وَمَا وَالَاهُ، اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور جس سے وہ محبت کرے یا علم سیکھنے والے یا عالم کے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 101 قرآن مجید کا علم حاصل کرنا دوسری تمام عبادات سے افضل ہے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «فَضْلُ الْعِلْمِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ وَخَیْرُ دِیْنِکُمُ الْوَرَعُ» رَوَاهُ الْبَزَّارُ❸ (صحیح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے علم کی کثرت، عبادت کی کثرت سے زیادہ عزیز ہے اور تم میں سے بہتر دین اس کا ہے جس میں پرہیزگاری ہے۔" اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 102 قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔

---

❶ کتاب السنة باب الوصاة بطلبة العلم رقم الحديث (201/1)
❷ صحيح سنن ابن ماجة للالبانی ابواب الزهد باب مثل الدنيا (3320/2)
❸ صحيح الجامع الصغير للالبانی الجزء الرابع رقم الحديث 4090

مسئلہ 103 قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز استغفار کرتی ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَہَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَہَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانُ فِی الْمَاءِ)) رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ ❶ (صحیح)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جو شخص علم کی خاطر سفر طے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اپنے پر (اس کے قدموں کے نیچے) بچھاتے ہیں۔ طالب علم کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 104 قرآن مجید کا علم سیکھنے کے لئے گھر سے نکلنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 111 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 105 قرآن مجید کا علم سیکھنے والے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 106 قرآن مجید کا علم حاصل کرنے والا رسول اکرم ﷺ کی وراثت سے اپنا حصہ پاتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 48 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

❶ كتاب السنة باب فضل العلماء والحث على طلب العلم رقم الحديث (182/1)

فَضْلُ تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

قرآن مجید سکھانے کی فضیلت

مسئلہ 107 قرآن مجید کا علم سکھانے والا شخص دیگر تمام علوم سکھانے والوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 108 قرآن پاک کا علم سکھانے والے انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((إِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[2] (صحیح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی چاند کو ستاروں پر ہے، علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، انبیاء علیہم السلام دینار و درہم کی وراثت نہیں چھوڑتے بلکہ علم کی وراثت چھوڑتے ہیں جس شخص نے (جتنا) علم حاصل کیا اس نے اتنا ہی انبیاء علیہم السلام کی وراثت سے زیادہ حصہ پایا۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 109 قرآن مجید سکھانے والے کو اللہ تعالیٰ درج ذیل چار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

---

[1] كتاب فضائل القرآن، باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحديث 5027

[2] كتاب السنة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، رقم الحديث (182/1)

① ان پر سکینت نازل کی جاتی ہے۔

② اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہیں۔

③ فرشتے ان کے گرد و پیش احتراماً کھڑے رہتے ہیں۔

④ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر خیر فخریہ طور پر فرشتوں کے سامنے کرتے ہیں۔

وضاحت : حدیث نمبر 94 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 110 قرآن مجید کا علم سکھانے والے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ((إن للہ اھلین من الناس)) قالوا یا رسول اللہ ﷺ من ھم؟ قال ((ھم اھل القرآن اھل اللہ و خاصتہ)) رواہ ابن ماجۃ❶ (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وہ ہیں قرآن والے، اللہ والے اور اس کے چنے ہوئے بندے۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 111 قرآن مجید کا علم سیکھنے والوں کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ((من جاء مسجدی ھذا لم یاتہ الا لخیر یتعلمہ او یعلمہ فھو بمنزلۃ المجاھد فی سبیل اللہ و من جاء لغیر ذلک فھو بمنزلۃ الرجل ینظر الی متاع غیرہ)) رواہ ابن ماجۃ❷ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو شخص بھلائی سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے میری اس مسجد میں آئے اس کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور (دنیوی) مقصد کے لئے آئے اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کی نظر دوسرے کے مال پر ہو۔'' اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب السنۃ باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ رقم الحدیث (178/1)

❷ کتاب السنۃ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم رقم الحدیث (186/1)

مسئلہ 113 قرآن سکھانے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

مسئلہ 113 قرآن سکھانے والوں کے لئے فرشتے اور زمین و آسمان کی دیگر تمام مخلوقات حتی کہ چیونٹیاں اور مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ وَاَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ)) رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ❶ (صحیح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا ان میں سے ایک عالم اور دوسرا عابد تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی مجھے تم میں سے کسی عام آدمی پر حاصل ہے۔" پھر ارشاد فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں نیز زمین و آسمان کی ساری مخلوق حتی کہ اپنے بلوں میں چیونٹیاں اور (پانی میں) مچھلیاں تک ان کے لئے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 114 قرآن مجید کی دو آیات کسی کو سکھا دینا دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے زیادہ قیمتی ہے۔

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّۃِ فَقَالَ ((اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوْ اِلَی الْعَقِیْقِ فَیَاْتِیَ مِنْہُ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟)) فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نُحِبُّ ذٰلِکَ قَالَ: ((اَفَلَا یَغْدُوْ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَعْلَمُ اَوْ یَقْرَاُ آیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ نَاقَتَیْنِ وَثَلَاثٌ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِھِنَّ مِنَ الْاِبِلِ)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ❷

---

❶ کتاب العلم باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادة

❷ کتاب صلاة المسافرین، ابواب فضائل القرآن، باب فضل قراءة القرآن فی الصلاة وتعلمه، رقم الحدیث 1873

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگ صفہ میں بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ”تم میں سے کون شخص یہ چاہتا ہے کہ روزانہ صبح بطحان یا عقیق (مدینہ منورہ کے دو بازاروں کا نام ہے) جائے اور وہاں سے اونچے کوہان والی دو اونٹنیاں (بلا قیمت) بغیر گناہ اور قطع رحمی کے لے آئے؟“ ہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! یہ تو ہم سب چاہتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تو پھر مسجد میں جا کر کسی کو قرآن مجید کی دو آیتیں سکھا دو یا خود پڑھ لو تو وہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی تین آیت تین اونٹنیوں سے چار آیات چار اونٹنیوں سے اسی طرح جتنی آیات ہوں گی اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 114 قرآن مجید کا علم سکھانے والے اساتذہ کو ان کے شاگردوں کے نیک اعمال کا ثواب بھی ملتا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَلَهُ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْعَامِلِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (حسن)

حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی کو علم سکھایا اس کے لئے بھی اتنا ہی اجر ہے جتنا عمل کرنے والے کے لئے ہے اور عمل کرنے والے کے اجر سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 115 قرآن مجید کا علم سکھانے والے کے اجر و ثواب کا سلسلہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس کے شاگرد علم پھیلاتے رہیں اور اس پر عمل کرتے رہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ

❶ مقدمہ السنہ باب ثواب معلم الناس الخیر رقم الحدیث (1/196)

يلحقه من بعد موته)) رواه ابن ماجه① (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "انسان کے مرنے کے بعد اس کے اعمال اور اس کی نیکیوں میں سے جو چیز اسے نفع پہنچاتی رہتی ہے وہ یہ ہیں ① علم جو اس نے دوسروں کو سکھایا اور پھیلایا ② نیک اولاد جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑی ③ قرآن کے نسخے کا کسی کو وارث بنایا ④ مسجد تعمیر کی ⑤ مسافروں کے لئے گھر تعمیر کیا ⑥ نہر (کنواں وغیرہ) جاری کی یا ⑦ صدقہ جو اپنے مال سے اپنی زندگی اور صحت کی حالت میں نکالا۔ یہ تمام چیزیں انسان کے مرنے کے بعد اسے فائدہ پہنچاتی ہیں۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال ((اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له)) رواه مسلم②

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب انسان مرتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے ① صدقہ جاریہ ② علم جس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھائیں اور ③ نیک اولاد جو (اپنے والدین کے لئے) دعا کرے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 117 اپنی اولاد کو قرآن مجید سکھانے والے والدین کو قیامت کے روز دو ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے سامنے دنیا و مافیہا کی ساری دولت ہیچ ہوگی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ 133، 132 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



---

① کتاب السنة، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم الحديث 198/1

② کتاب الوصية، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته

فَضْلُ حِفْظِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

قرآن مجید یاد کرنے کی فضیلت

مسئلہ 118 جس شخص کو جتنا زیادہ قرآن یاد ہوگا جنت میں اس کے درجات اتنے ہی زیادہ بلند ہوں گے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ يَعْنِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز اصحاب قرآن سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھتا جا (درجات) چڑھتا جا اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا تیرا درجہ وہاں ہے جہاں تیری آخری آیت ختم ہوگی۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 119 قرآن مجید زبانی یاد کرنے والے کی جنت میں تاج پوشی کی جائے گی۔ اس کے دائیں ہاتھ میں جنت کی بادشاہت کا پروانہ اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ عطا کیا جائے گا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 132، 133 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 120 زبانی قرآن مجید یاد کرنے والا قیامت کے روز معزز فرشتوں کی صف میں ہوگا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 44 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

[1] ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فیمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الاجر 2329/3

اَلْاَمْرُ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ لِمَنْ حَفِظَهُ

یاد شدہ قرآن مجید کی حفاظت کرنے کا حکم

مسئلہ 121 زبانی یاد شدہ قرآن مجید کو مسلسل یاد رکھنے کا اہتمام کرنا واجب ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوموسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”قرآن کی حفاظت کرو اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اونٹ کی نسبت قرآن اپنے بندھن سے جلدی نکل جاتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا ، وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرآن یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے پاؤں سے بندھے ہوئے اونٹ کی، اگر مالک نے اس کی نگرانی کی تو موجود رہا اور اگر کھلا چھوڑ دیا تو نکل گیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 122 قرآن مجید کی حفاظت کے لئے دن رات قرآن مجید پڑھتے رہنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ((وَاِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَاَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ وَاِذَا لَمْ يَقُمْ بِهٖ نَسِيَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”جب قرآن یاد کرنے والا کھڑا ...

❶ کتاب صلاة المسافرین ، باب فضائل القرآن ، باب الامر بتعهد القرآن ، رقم الحدیث 1844
❷ کتاب صلاة المسافرین ، ابواب فضائل القرآن ، باب الامر بتعهد القرآن ، رقم الحدیث 1839
❸ کتاب صلاة المسافرین ، باب فضائل القرآن ، باب الامر بتعهد القرآن ، رقم الحدیث 1840

کسی نے اور دن رات اسے پڑھتا رہے تو اسے یاد رہتا ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو بھول جاتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 123 اگر کوئی شخص آیت بھول جائے تو اسے یوں کہنا چاہئے "میں فلاں آیت بھلا دیا گیا۔"

عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول «بئسما للرجل أن يقول نسيت سورة كيت وكيت أو نسيت آية كيت وكيت بل هو نُسِّي» رواه مسلم ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "کسی آدمی کے لئے یوں کہنا بہت برا ہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہئے میں فلاں آیت بھلا دیا گیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي ﷺ يستمع قراءة رجل في المسجد فقال «رحمه الله لقد أذكرني آية كنت أنسيتها» رواه مسلم ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم ﷺ مسجد میں ایک آدمی کی تلاوت سن رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اس نے مجھے ایک آیت یاد دلا دی جو میں بھول گیا تھا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 124 غفلت کی وجہ سے قرآن مجید یاد کر کے بھلا دینے کی سزا۔

عن سمرة بن جندب رضي الله عنه عن النبي ﷺ في الرؤيا قال «أما الذي يثلغ رأسه بالحجر فإنه الرجل يأخذ القرآن فيرفضه وينام عن الصلاة المكتوبة» رواه البخاري ❸

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا "جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب صلاة المسافرين، أبواب فضائل القرآن، باب الأمر بتعهد القرآن، رقم الحديث 1843
❷ كتاب صلاة المسافرين، أبواب فضائل القرآن، باب الأمر بتعهد القرآن، رقم الحديث 1838
❸ كتاب الجمعة، أبواب التهجد، باب عقد الشيطان على قافية الرأس، رقم الحديث 1143

فَضْلُ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَ اِسْمَاعِهِ

قرآن مجید سننے اور سنانے کی فضیلت

مسئلہ 125 توجہ اور خاموشی سے قرآن مجید کی تلاوت سننے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں۔

﴿وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾ (7:204)

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 204)

مسئلہ 126 قرآن مجید کی تلاوت سننے کے لئے فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں۔

﴿اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝﴾ (17:78)

''فجر کی نماز میں قرآن سننے کے لئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 78)

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ﷛ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوْطٌ عِنْدَهُ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَءَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ((اِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ)) قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَطَأَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَانْصَرَفْتُ اِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ اِلَى السَّمَاءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجَتْ حَتّٰى لَا اَرَاهَا . قَالَ : ((وَتَدْرِيْ مَا ذَاكَ ؟)) قَالَ لَا قَالَ : ((تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا تَتَوَارٰى مِنْهُمْ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

❶ كتاب فضائل القرآن، باب نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن، رقم الحديث 5018

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رات کے وقت سورہ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے ان کا گھوڑا پاس بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا اچھلنے لگا حضرت اسید رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر بدکنے لگا حضرت اسید رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا دوبارہ تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی تھا انہیں خدشہ ہوا کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچے چنانچہ اسے اپنے پاس اٹھا لیا حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو ایک سائبان نظر آیا حضرت اسید رضی اللہ عنہ اسے مسلسل دیکھتے رہے حتی کہ وہ غائب ہو گیا صبح ہوئی تو حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اے حضیر کے بیٹے! قرآن پڑھتے رہو، اے حضیر کے بیٹے! قرآن پڑھتے رہو۔“ (یہ تمہاری سعادت کی بات ہے جو پیش آئی ہے) حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو ڈر گیا تھا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل ہی نہ دے وہ گھوڑے کے بالکل قریب ہی بیٹھا ہوا تھا چنانچہ میں نے سر اٹھا کر اس کی طرف توجہ کی (اور اسے اپنے پاس کر لیا) پھر میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو مجھے سائبان نظر آیا جس میں چراغوں جیسی کوئی چیز روشن تھی میں (گھر سے) باہر نکلا (تاکہ اچھی طرح اسے دیکھ سکوں) لیکن وہ غائب ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”کیا تو جانتا ہے وہ کیا تھا؟“ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”نہیں!“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”یہ فرشتے تھے جو تمہاری (اچھی) آواز سن کر قریب آ گئے تھے اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کے وقت لوگ بھی ان فرشتوں کو دیکھ لیتے اور وہ لوگوں کی نظروں سے غائب نہ ہوتے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 127 اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے قرآن مجید پڑھیں اور وہ سنیں۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَءَ عَلَيْكَ ﴿ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾ قَالَ : وَسَمَّانِيْ لَكَ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) قَالَ : فَبَكٰى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے

❶ کتاب صلاۃ المسافرین و قصرہا ، باب فضائل القرآن ، باب قراءۃ القرآن علی اہل الفضل علی المفضول ، رقم الحدیث 1865

مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورۃ البینہ تلاوت کروں۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہاں!'' ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (یہ سن کر خوشی سے) رونے لگے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یاد رہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قراء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے استاد تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں نماز تراویح باجماعت ادا کرنے کے لئے انہیں امام مقرر کیا تھا۔

مسئلہ 128 دوسروں سے قرآن مجید سننا آپ ﷺ پسند فرماتے تھے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 273 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 129 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت اچھی قراءت کرنے والے صحابہ سے قرآن مجید سنتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 289 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 130 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی خوش الحان تلاوت کا ذکر رسول اکرم ﷺ سے کیا تو دونوں کھڑے ہو کر حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی تلاوت سنتے رہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 292 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 131 ایک صحابی کی تلاوت آپ ﷺ غور سے سن رہے تھے۔ آپ ﷺ کو ایک بھولی ہوئی آیت یاد آ گئی تو آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 123 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



فَضْلُ الْوَالِدَيْنِ لِتَعْلِيْمِ وَلَدِهَا

اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے کی فضیلت

مسئلہ 132 اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے والدین کو قیامت کے روز دو ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے سامنے دنیا و ما فیہا کی ساری دولت ہیچ ہوگی۔

مسئلہ 133 قرآن مجید زبانی یاد کرنے والے کی جنت میں تاجپوشی کی جائے گی۔ اس کے دائیں ہاتھ میں جنت کی بادشاہت کا پروانہ اور بائیں ہاتھ میں جنت میں ہمیشہ رہنے کا پروانہ عطا کیا جائے گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجِیْءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ : هَلْ تَعْرِفُنِیْ ؟ اَنَا الَّذِیْ كُنْتُ اُسْهِرُ لَيْلَكَ وَاُظْمِئُ هَوَاجِرَكَ وَاِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَاَنَا لَكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تَاجِرٍ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسٰى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا تَقُوْمُ لَهُمُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا فَيَقُوْلَانِ : يَا رَبِّ ! اَنّٰى لَنَا هٰذَا ؟ فَيُقَالُ بِتَعْلِيْمِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ـــ وَاِنَّ صَاحِبَ الْقُرْآنِ يُقَالُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : اِقْرَأْ وَارْقَ فِی الدَّرَجَاتِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ مَعَكَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ” قیامت کے روز قرآن مجید ایک تھکے ماندے آدمی کی شکل میں اپنے پڑھنے والے کے پاس آئے گا اور پوچھے گا ” مجھے پہچانتے ہو؟ “ میں ہی وہ

---

❶ سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانی الجزء السادس القسم الثانی رقم الحديث 2829

ہوں جس نے تجھے راتوں کو جگائے رکھا اور تجھے دن میں پیاسا رکھا۔ بے شک ہر تاجر نے اپنی تجارت کا ثمر حاصل کرنا چاہتا ہے آج تمہیں دوسرے لوگوں سے زیادہ تجارتوں کو پیچھے چھوڑ کر تیرے پاس آیا ہوں۔" پھر قرآن کی معاشی پر اپنے بیٹے والے کے دائیں ہاتھ میں بادشاہی دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ دیا جائے گا۔ اس کے سر پر وقار اور عزت کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو وہ قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جس کے مقابلے میں پوری دنیا کی ساری دولت ہیچ ہوگی تو دونوں کے والدین عرض کریں گے" اے رب! ہمیں یہ لباس ہمارے کس عمل کے بدلے میں ملا ہے؟" انہیں جواب دیا جائے گا" اپنے بیٹے کو قرآن مجید پڑھانے کے بدلے میں۔" پھر قاری سے قیامت کے دن کہا جائے گا" قرآن مجید جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا اسی طرح پڑھتا جا اور جنت کے درجات چڑھتا جا تیرا آخری درجہ وہاں ہوگا جہاں تیری آخری آیت ختم ہوگی۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ((تَعَلَّمُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ)) قَالَ ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ ((تَعَلَّمُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ يُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُوْلُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِيْ؟ فَيَقُوْلُ مَا أَعْرِفُكَ! فَيَقُوْلُ أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِيْ أَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ وَيُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يَقُوْمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ بِمَ كُسِيْنَا هٰذَا؟ فَيُقَالُ بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يُقَالُ اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِيْ دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا فَهُوَ فِيْ صُعُوْدٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذًّا كَانَ أَوْ تَرْتِيْلًا)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❶ (صحيح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا" سورہ بقرہ سیکھو اسے سیکھنا باعث برکت ہے اور چھوڑنا باعث حسرت ہے جادوگر اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔" آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا" سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران سیکھو قیامت

❶ مجمع الزوائد تحقيق عبد الله محمد الدرويش كتاب التفسير باب في فضل القرآن رقم الحديث 11633

کی رو۔ یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر چھتا ہوا سایہ کر رہی ہوں گی جیسے دونوں بادل یا چھتری ہوں یا پھر جیسے قطار باندھے پرندوں کی ٹولیاں ہوں قیامت کے روز جب قاری کی قبر شق ہوگی تو قرآن مجید اس سے کمزور آدمی کی شکل میں ملاقات کرے گا اور پوچھے گا "کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟" قاری جواب دے گا "میں تجھے نہیں پہچانتا۔" قرآن کہے گا "میں تیرا ساتھی قرآن ... ہوں جس نے گرمی میں تجھے پیاسا رکھا، راتوں کو جگائے رکھا۔ ہر تاجر نفع حاصل کرنے کے لئے تجارت کرتا ہے اور آج تو ہر دوسری تجارت سے آگے ہے۔ چنانچہ اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ دیا جائے گا اور اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے سامنے دنیا کی ساری دولت حقیر ہوگی۔ قاری کے والدین عرض کریں گے "یہ لباس ہمیں کس عمل کی وجہ سے پہنایا گیا ہے؟" انہیں بتایا جائے گا "تمہارے بیٹے کے قرآن سیکھنے کی وجہ سے۔" پھر قاری سے کہا جائے گا "قرآن مجید پڑھو اور جنت کے درجے چڑھتا جا۔" چنانچہ جب تک قاری تلاوت کرتا رہے گا درجات چڑھتا جائے گا خواہ تیز پڑھے یا آہستہ۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

***

فَضَـــائِلُ بَعْضِ السُّوَرِ الْقُرْآنِيَّةِ

بعض قرآنی سورتوں کے فضائل

① فَضْلُ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ

سورہ فاتحہ کی فضیلت

مسئلہ 134 سورہ فاتحہ جیسی فضیلت رکھنے والی سورہ امت محمدیہ ﷺ سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئی۔

مسئلہ 135 سورہ فاتحہ کا دوسرا نام قرآن عظیم ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ، وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ، وَلَا فِي الزَّبُوْرِ، وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا، وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحیح)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، سورہ فاتحہ جیسی سورت نہ تورات میں نازل کی گئی، نہ انجیل میں، نہ زبور میں، یہ سات آیتیں ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہوں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سورہ فاتحہ کے مختلف نام جو قرآن مجید یا احادیث مبارکہ میں [illegible] ہیں وہ یہ ہیں: ① ام القرآن ② [illegible] ③ سبع مثانی (جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے) ④ قرآن عظیم ⑤ سورہ حمد ⑥ سورہ شکر ⑦ [illegible] ⑧ سورہ الشفاء [illegible] سورہ کے [illegible] اس کی فضیلت اور عظمت پر دلالت کرتی ہے۔

مسئلہ 136 سورہ فاتحہ سارے قرآن مجید کا نچوڑ ہے۔

---

❶ ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل فاتحۃ الکتاب رقم الحدیث (2311/3)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اُمُّ الْقُرْاٰنِ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو سعید بن معلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ام القرآن (یعنی سورۃ فاتحہ) ہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: [illegible]

مسئلہ 117 سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو کچھ طلب کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

مسئلہ 118 سورہ فاتحہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: قَسَمْتُ الصَّلاَةَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ ، فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ﴾ قَالَ اللّٰهُ: حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ ، وَ اِذَا قَالَ ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ﴾ قَالَ اللّٰهُ: اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ ، فَاِذَا قَالَ ﴿ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَ قَالَ مَرَّةً فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ ، فَاِذَا قَالَ ﴿ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ○ ﴾ قَالَ: هٰذَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ ، فَاِذَا قَالَ ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّیْنَ ○ ﴾ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِیْ وَ لِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کر دی ہے لہٰذا میرا بندہ جو سوال کرے گا اسے ملے گا۔ جب بندہ کہتا ہے ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میرے بندے نے میری تعریف کی۔'' جب بندہ کہتا ہے ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میرے بندے نے میری ثناء کی۔'' اور ایک مرتبہ یوں فرماتا ہے'' بندے نے اپنے کام

❶ كتاب فضائل القرآن ، باب فضل فاتحة الكتاب ، رقم الحديث [illegible]

❷ كتاب الصلاة ، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة ، رقم الحديث 678

یہ سب میری تعریف ہے۔'' اور جب بندہ کہتا ہے ﴿مالک یوم الدین ○﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔'' اور جب بندہ کہتا ہے ﴿ایاک نعبد و ایاک نستعین ○﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان معاملہ ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا۔'' جب بندہ کہتا ہے ﴿اھدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ○﴾ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''اس بندے کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور اس کے علاوہ جس چیز کا سوال کرے گا وہ بھی اسے دوں گا۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 117 تمام جسمانی عوارض کے لئے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا کا باعث ہے۔ ان شاء اللہ!

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنَّا فِیْ مَسِیْرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا، فَجَاءَتْ جَارِیَةٌ فَقَالَتْ: اِنَّ سَیِّدَ الْحَیِّ سَلِیْمٌ وَ اِنَّ نَفَرَنَا غَیْبٌ فَهَلْ مِنْکُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا کُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْیَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ، فَاَمَرَ لَهُ بِثَلَاثِیْنَ شَاةً، وَ سَقَانَا لَبَنًا، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ: اَکُنْتَ تُحْسِنُ رُقْیَةً اَوْ کُنْتَ تَرْقِیْ؟ قَالَ: لَا، مَا رَقَیْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْکِتَابِ، قُلْنَا: لَا تُحْدِثُوْا شَیْئًا حَتّٰی نَأْتِیَ اَوْ نَسْأَلَ النَّبِیَّ ﷺ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ ذَکَرْنَاهُ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: ((وَ مَا کَانَ یُدْرِیْهِ اَنَّهَا رُقْیَةٌ، اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَهْمٍ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دوران سفر ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی ''اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹا ہے اور ہمارے (علاج جاننے والے) لوگ غائب ہیں، کیا تمہارے درمیان کوئی دم کرنے والا ہے؟'' ایک آدمی اس کے ساتھ چل دیا حالانکہ ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ وہ دم کرتا ہے، لیکن اس نے دم کیا اور سردار ٹھیک ہو گیا۔ سردار نے دم کرنے والے کو تیس بکریاں دینے کا حکم دیا ساتھ دودھ بھی پلایا۔ جب دم کرنے والا پلٹ کر واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا ''کیا تو اچھی طرح دم کرنا جانتا ہے'' یا یوں کہا ''کیا تو دم کرتا ہے؟'' اس نے کہا ''نہیں! میں نے تو بس سورہ فاتحہ پڑھی اور پھونک ماردی۔'' بکریوں کے بارے میں ہم نے طے کیا کہ ان کے بارے میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کریں گے جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیں۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے نبی اکرم

❶ کتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحۃ الکتاب، رقم الحدیث 5007

ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "تجھے کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لو اور میرا حصہ بھی رکھنا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 140 جادو، جنون، مرگی اور سایہ جیسی بیماریوں میں صبح وشام تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا بخش ہے۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ رضي الله عنه عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا : إِنَّكَ جِئْتَ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَارْقِ لَنَا هٰذَا الرَّجُلَ فَأَتَوْهُ بِرَجُلٍ مَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَرَقَاهُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَ عَشِيَّةً وَ كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَهُ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كُلْ ، فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❶ (صحيح)

حضرت خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ (وہ ایمان لائے) اور ایک قوم کے پاس سے گزرے تو وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا "تم اس آدمی (یعنی حضرت محمد ﷺ) کے پاس سے خیر و برکت لے کر آئے ہو، لہٰذا ہمارے آدمی کو دم کر دو۔" پھر وہ ایک آدمی کو لائے جو دیوانہ تھا اور رسیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ صحابی نے تین دن صبح وشام سورہ فاتحہ پڑھ کر اسے دم کیا۔ صحابی جب سورہ فاتحہ پڑھ لیتے تو معمولی سی تھوک منہ میں جمع کر کے اس پر پھونک مار دیتے۔ تین دن کے بعد وہ آدمی ہشاش بشاش ہو گیا، جیسے قید سے آزاد ہو گیا ہو۔ ان لوگوں نے صحابی کو اس کا کچھ معاوضہ دیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ساری بات بتائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کھاؤ، میری عمر جس کے اختیار میں ہے اس کی قسم! بعض لوگ جھوٹے دم کر کے معاوضہ لیتے ہیں تم نے تو سچا دم کر کے معاوضہ لیا ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 141 سورہ فاتحہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ نور ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 231 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❶ كتاب البيوع، باب في كسب الأطباء، رقم الحديث (2918/2)

② فَضْلُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورہ بقرہ کی فضیلت

مسئلہ 142 جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی رہے اس گھر میں شیطان جن داخل نہیں ہو سکتا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ ، وَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ تُقْرَأُ فِيْهِ الْبَقَرَةُ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 143 سورہ بقرہ کی تلاوت اور سماعت جادو کا بہترین علاج ہے۔

مسئلہ 144 کوئی جادوگر سورہ بقرہ پر غالب نہیں آ سکتا۔

مسئلہ 145 سورہ بقرہ کی تلاوت کرنے سے گھر میں خیر و برکت رہتی ہے۔

مسئلہ 146 سورہ بقرہ کی تلاوت ترک کرنے سے گھر خیر و برکت سے محروم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ 147 قیامت کے روز سورہ بقرہ اپنے پڑھنے والوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی۔

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِقْرَءُوْا الْقُرْآنَ ، فَاِنَّهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهِ ، اِقْرَءُوْا الزَّهْرَاوَيْنِ : الْبَقَرَةَ وَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ ، فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ ، اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ ، اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ ، تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا ، اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ ، فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ ، وَ تَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَ لَا تَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ❷

---

❶ كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة البقرة و آية الكرسي

❷ كتاب صلاة المسافرين، ابواب فضائل القرآن، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، رقم الحديث 1874

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "قرآن پڑھا کرو وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گا (خصوصاً) دو روشن سورتوں کی تلاوت کرو، سورہ البقرۃ اور سورہ آل عمران قیامت کے روز اس طرح قطار میں آئیں گی جیسے دو بادل ہیں یا دو سائبان ہیں یا جیسے قطار میں اڑتے پرندوں کی دو ٹولیاں ہیں، پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی سورہ بقرہ (ضرور) پڑھا کرو اس کا پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا چھوڑنا باعث حسرت ہے اور جادوگر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 148 سورہ بقرہ قرآن مجید کی چوٹی ہے۔

مسئلہ 149 جس گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جائے، شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَ سَنَامُ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی (فضیلت اور عظمت کے اعتبار سے) سورہ بقرہ ہے جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے، شیطان سنتے ہی اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت "قرآنی آیات کی فضیلت" کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

③ فَضْلُ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ

سورہ آل عمران کی فضیلت

مسئلہ 150 قیامت کے روز سورہ البقرۃ اور سورہ آل عمران، قرآن مجید کی قیادت کرتی ہوئی آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کے لئے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریں گی۔

❶ سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني، الجزء الاول، رقم الحديث 588

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ ﷛ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ((يُؤْتَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهِ ، تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَ آلِ عِمْرَانَ)) وَ ضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ ، مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ ، قَالَ : ((كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ ، بَيْنَهُمَا شَرْقٌ ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت نواس بن سمعان کلابی ﷛ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”قیامت کے روز قرآن مجید لایا جائے گا اور جو لوگ قرآن پر عمل کرتے تھے وہ بھی لائے جائیں گے۔ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران آگے آگے ہوں گی۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں دیں جنہیں میں آج تک نہیں بھولا ① وہ دونوں سورتیں بادل کے دو ٹکڑوں کی طرح ہوں گی یا ② دو کالے رنگ کی چھتریاں ہوں گی جن میں روشنی چمک رہی ہوگی یا ③ وہ قطاریں پرندوں کی ہوں گی اور وہ اپنے صاحب کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوسری حدیث مسئلہ نمبر 147 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙ ⊙ ⊙

④ فَضْلُ سُوْرَةِ هُوْدٍ

سورہ ہود کی فضیلت

مسئلہ 151 سورہ ہود، سورہ الواقعہ، سورہ المرسلات، سورہ النباء اور سورہ التکویر میں بیان کئے گئے واقعات فکر آخرت پیدا کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ﷛ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَدْ شِبْتَ قَالَ ((شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ ، وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَ عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباس ﷜ کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق ﷛ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ!

---

❶ كتاب صلاة المسافرين ، أبواب فضائل القرآن ، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة ، رقم الحديث 1876

❷ أبواب تفسير القرآن ، باب و من سورة الواقعة

آپ تو بوڑھے ہو گئے ہیں ۔" آپ ﷺ نے فرمایا" مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نبا اور سورہ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⊛⊛⊛

⑤ فَضْلُ سُوْرَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

سورہ بنی اسرائیل کی فضیلت

مسئلہ ۱۴۰ رسول اکرم ﷺ رات سونے سے قبل سورہ بنی اسرائیل اور سورہ الزمر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ عَلَى فِرَاشِهِ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَ الزُّمَرَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ الزمر تلاوت نہیں فرما لیا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⊛⊛⊛

⑥ فَضْلُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

سورہ کہف کی فضیلت

مسئلہ ۱۴۱ سورہ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کرنے والا شخص فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ ، عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا" جس نے سورہ کہف کی پہلی دس آیات یاد کرلیں وہ فتنہ دجال سے بچا لیا گیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible] سورہ کہف کی

❶ کتاب صلاۃ المسافرین، ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی من قرأ حرفا من القرآن
❷ کتاب صلاۃ المسافرین، ابواب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ الکہف وآیۃ الکرسی، رقم الحدیث [2/3 2332]



[illegible] 9 [illegible] 10 [illegible]

مسئلہ 194 سورہ کہف کی آخری دس آیات تلاوت کرنے والا فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من قرء سورة الکہف کما انزلت کانت له نورا یوم القیامة من مقامه الی مکة ومن قرء عشر آیات من آخرها ثم خرج الدجال لم یضره. رواه الطبرانی ❶ (صحیح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے سورہ کہف اس طرح پڑھی جس طرح نازل ہوئی ہے تو وہ اس کے لئے قیامت کے روز نور ہوگی۔ مکہ سے لے کر اس کی جائے قیام تک۔ اور جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات پڑھیں پھر دجال نکلا تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 195 جمعہ کے روز سورہ کہف کی تلاوت کرنے والے کے لئے دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن کیا جاتا ہے۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال ((من قرء سورة الکہف فی یوم الجمعة اضاء له من النور ما بین الجمعتین)) رواه الحاکم والبیہقی ❷ (صحیح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے جمعہ کے روز سورہ کہف کی تلاوت کی اس کے لئے اللہ تعالیٰ دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن فرما دیتا ہے۔" اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی الجزء السادس القسم الاول رقم الحدیث 2651

❷ صحیح الجامع الصغیر للالبانی الجزء السادس رقم الحدیث 6346

وضاحت : [illegible]

⑦ فَضْلُ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ

سورہ سجدہ کی فضیلت

مسئلہ 156 رسول اکرم ﷺ رات سونے سے قبل سورہ السجدہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 163 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 157 رسول اکرم ﷺ جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورہ السجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ الدھر کی تلاوت فرماتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 158 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⑧ فَضْلُ سُوْرَةِ الزُّمَرِ

سورہ الزمر کی فضیلت

مسئلہ 158 رات سونے سے پہلے رسول اکرم ﷺ سورہ الزمر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 152 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⑨ فَضْلُ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

سورہ فتح کی فضیلت

مسئلہ ۱۵۰ سورۃ الفتح آپ ﷺ کو دنیا و مافیہا کی ہر نعمت سے زیادہ محبوب تھی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ ؓ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ عُمَرُ ؓ : ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ ، نَزَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُجِيبُكَ . قَالَ عُمَرُ ؓ : فَحَرَّكْتُ بَعِيرِي حَتّٰى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ وَ خَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ فِيَّ قُرْآنٌ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي ، قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِيَّ قُرْآنٌ ، قَالَ : فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ : ((لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ لَهِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات سفر میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کوئی مسئلہ پوچھا، لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسری دفعہ پوچھا، پھر بھی آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ تیسری بار پوچھا تب بھی آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے جی میں سوچا) "تجھے تیری ماں گم پائے تو نے تین بار بڑی عاجزی سے سوال کیا، لیکن تینوں بار آپ ﷺ نے تجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنا اونٹ تیز کیا اور لوگوں سے آگے نکل گیا لیکن اس بات سے ڈرتا رہا کہ میری اس حرکت پر قرآن مجید نازل نہ ہو جائے۔ اتنے میں ایک پکارنے والے نے زور سے (میرا نام) پکارا۔ میں نے دل میں سوچا کہ میرے بارے میں قرآن مجید نازل ہونے کا خدشہ ثابت ہو گیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "آج رات مجھ پر ایک سورۃ نازل کی گئی ہے جو مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔" پھر آپ ﷺ نے یہ پڑھا ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible] 6 [illegible]
[illegible]
[illegible]

❶ کتاب فضائل القرآن ، باب فضل سورۃ الفتح ، رقم الحدیث 5012

⑩ فَضْلُ سُوْرَةِ الْوَاقِعَة

سورہ واقعہ کی فضیلت

مسئلہ ١٨٠ سورہ واقعہ میں بیان کئے گئے قیامت کے ہولناک واقعات آخرت کی فکر پیدا کرتے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑪ فَضْلُ سُوْرَةِ الْجُمُعَة

سورہ جمعہ کی فضیلت

مسئلہ ١٨١ رسول اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑫ فَضْلُ سُوْرَةِ الْمُنَافِقُوْن

سورہ منافقون کی فضیلت

مسئلہ ١٨٢ رسول اکرم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

⑪ فَضْلُ سُوْرَةِ الْمُلْكِ

سورہ الملک کی فضیلت

مسئلہ 163 رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل سورہ ملک کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ ﴿ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ ﴾ وَ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورہ الم تنزیل اور سورہ تبارک الذی تلاوت نہ فرما لیتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سورہ الم تنزیل سے مراد سورہ سجدہ ہے۔

مسئلہ 164 سورہ ملک کی روزانہ تلاوت عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ هِيَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❷ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سورہ ملک ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ﴾ عذاب قبر سے روکنے والی ہے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 165 سورہ ملک قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارش کرے گی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ وَ هِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❸ (صحيح)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" قرآن مجید میں تیس آیات کی ایک

---

❶ جامع الترمذی ، ابواب فضائل القرآن ، باب ما جاء فی سورۃ الملک (2315/3)

❷ سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 1140

❸ جامع الترمذی ، ابواب فضائل القرآن ، باب ما جاء فی سورۃ الملک ، رقم الحدیث (2316/3)

سورۃ ہے جو (اس کے پڑھنے والے کے لئے) سفارش کرے گی حتی کہ اسے بخش دیا جائے گا اور یہ سورۃ ﴿تبارک الذی بیدہ الملک﴾ ہے۔" اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 166 سورہ ملک اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی اور اسے جنت میں داخل کروا دیا جائے گا۔

عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((سُوْرَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهِيَ إِلاَّ ثَلاَثُوْنَ آيَةً خَاصَمَتْ عَنْ صَاحِبِهَا حَتّٰى أَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ وَ هِيَ تَبَارَكَ الَّذِيْ)) رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ [1] (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ایک تیس آیات والی سورۃ ہے جو اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کے لئے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کروا دیا جائے گا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 167 سورہ ملک خود پڑھنی چاہئے اپنے بیوی بچوں حتی کہ اپنے ہمسایوں کو بھی پڑھنے کی تلقین کرنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ أَلاَ أُتْحِفُكَ بِحَدِيْثٍ تَفْرَحُ بِهِ ؟ قَالَ بَلٰى ! قَالَ : اِقْرَأْ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَ عَلِّمْهَا أَهْلَكَ وَ جَمِيْعَ وَلَدِكَ وَ صِبْيَانَ بَيْتِكَ وَ جِيْرَانَكَ فَإِنَّهَا الْمُنْجِيَةُ وَالْمُجَادِلَةُ تُجَادِلُ أَوْ تُخَاصِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّهَا لِقَارِئِهَا وَ تَطْلُبُ لَهُ أَنْ يُنْجِيَهُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ يُنْجِيْ بِهَا صَاحِبَهَا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ [2]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے کہا "کیا میں تجھے ایک ایسی حدیث ہدیہ نہ کروں جس سے تو خوش ہو جائے؟" اس آدمی نے کہا "کیوں نہیں ضرور۔" حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "سورہ تبارک الذی بیدہ الملک خود بھی پڑھو، اپنے اہل و عیال، اپنی اولاد اور اپنے گھر کے تمام بچوں اور اپنے پڑوسیوں کو بھی پڑھنا سکھاؤ اس لئے کہ وہ (قیامت کے روز عذاب سے) نجات دلانے والی اور جھگڑا کرنے والی ہے۔ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کی بخشش کے لئے اپنے رب سے جھگڑا کرے

---

[1] صحیح الجامع الصغیر، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 3538

[2] ابن کثیر، تفسیر سورۃ الملک



ہی اور تین سے لے جہنم کے عذاب سے نجات طلب کرے گی ۔ سورہ ملک اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے بھی بچائے گی ۔ اسے ابن شیبہ نے نقل کیا ہے۔

⑭ فَضْلُ سُوْرَةِ الدَّهْرِ

سورہ دہر کی فضیلت

مسئلہ 168 رسول اکرم ﷺ جمعہ کے روز فجر کی نماز میں سورہ السجدہ اور سورہ الدہر تلاوت فرمایا کرتے ۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما أن النبي ﷺ كان يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة الم تنزيل السجدة و هل أتى على الإنسان حين من الدهر و أن النبي ﷺ كان يقرأ في صلاة الجمعة سورة الجمعة والمنافقين رواه مسلم ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز نماز فجر کی پہلی رکعت میں سورہ السجدہ اور دوسری رکعت میں سورہ الدہر کی تلاوت فرماتے اور جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون کی تلاوت فرماتے ۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

⑮ فَضْلُ الْمُسَبِّحَاتِ

مسبحات کی فضیلت

مسئلہ 169 رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل مسبحات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عن عرباض بن سارية رضي الله عنه أنه حدثه أن النبي ﷺ كان يقرأ المسبحات قبل أن يرقد و يقول: ((إن فيهن آية خير من ألف آية)) رواه الترمذي ❷ (صحيح)

---

❶ كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في يوم الجمعة، رقم الحديث 2031

❷ أبواب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل ... [2333/3]

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سونے سے پہلے مسبحات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے "ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: مسبحات سے مراد وہ سورتیں ہیں جو سبحان، سبح یا یسبح سے شروع ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں مسبحات [illegible] بنی اسرائیل، الحدید، الحشر، الصف، الجمعہ، التغابن اور الاعلیٰ۔

[illegible]

❁ ❁ ❁

⑯ فضل سورة المرسلات

سورہ المرسلات کی فضیلت

مسئلہ 160 سورہ المرسلات میں بیان کئے گئے قیامت کے واقعات آخرت کی فکر پیدا کرتے ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❁ ❁ ❁

⑰ فضل سورة النبأ

سورہ النبا کی فضیلت

مسئلہ 161 سورہ النبا کی تلاوت سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❁ ❁ ❁

⑱ فضل سورة التكوير

سورہ التکویر کی فضیلت

مسئلہ 172 سورہ التکویر کی تلاوت کرنے والا کھلی آنکھوں سے قیامت کے مناظر دیکھتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ وَ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ﴾ وَ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اپنی آنکھوں سے قیامت کا منظر دیکھنا پسند کرتا ہے اسے سورہ التکویر، سورہ الانفطار اور سورہ الانشقاق کی تلاوت کرنی چاہئے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❁❁❁

⑲ فَضْلُ سُوْرَةِ الْاِنْفِطَارِ

سورہ الانفطار کی فضیلت

مسئلہ 173 قیامت کی یاد تازہ کرنے کے لئے سورہ الانفطار کی تلاوت کرنی چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 172 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❁❁❁

⑳ فَضْلُ سُوْرَةِ الْاِنْشِقَاقِ

سورہ الانشقاق کی فضیلت

---

❶ ابواب تفسیر القرآن، باب و من سورۃ اذا الشمس کورت

مسئلہ 174 سورۃ الانشقاق کی تلاوت آخرت کی فکر پیدا کرتی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 172 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

(21) فَضَائِلُ سُوْرَةِ الْاَعْلٰی

سورۃ الاعلیٰ کی فضیلت

مسئلہ 175 رسول اکرم ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَ فِي الْجُمُعَةِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ وَ ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ قَالَ وَ اِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ يَقْرَأُ بِهِمَا اَيْضًا فِي الصَّلَاتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ❶

حضرت نعمان بن بشیر ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی تلاوت فرماتے اور جب عید اور جمعہ اکٹھے آتے تب بھی دونوں نمازوں میں یہی دو سورتیں تلاوت فرماتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 176 نماز وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

(22) فَضْلُ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

سورۃ الغاشیہ کی فضیلت

---

❶ كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، رقم الحديث 2028

مسئلہ 177 رسول اکرم ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : [illegible] 175 [illegible]

㉑ فضائل سُوْرَةِ الْكٰفِرُوْنَ

سورہ الکافرون کی فضیلت

مسئلہ 178 ایک مرتبہ سورہ الکافرون پڑھنے کا ثواب ایک چوتھائی قرآن مجید پڑھنے کے برابر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿ اِذَا زُلْزِلَتْ ﴾ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَ ﴿ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ [صحیح]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سورہ زلزال نصف قرآن کے برابر ہے، سورہ الاخلاص ایک تہائی کے برابر ہے اور سورہ الکافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible] سورہ زلزال کی فضیلت والا حصہ ضعیف ہے [illegible] صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2318

[illegible]

مسئلہ 179 سورہ الکافرون، مومن کو شرک سے بری کرنے والی سورت ہے۔

---

❶ ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی سورۃ اذا زلزلت، رقم الحدیث (2318/3)

عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَقُوْلُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِيْ ، فَقَالَ ((اِقْرَأْ ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی چیز بتایئے جو میں سوتے وقت پڑھوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا "﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ پڑھو یہ شرک سے بری کرنے والی سورہ ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 180 فجر کی دو سنتوں میں سورہ الاخلاص اور سورہ الکافرون پڑھنا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نِعْمَتِ السُّوْرَتَانِ يُقْرَأُ بِهِمَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ❷ (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعتوں میں پڑھی جانے والی بہترین سورتیں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ ہیں۔" اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 181 سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا زہریلے جانور کے کاٹنے کا بہترین علاج ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَدَغَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَقْرَبٌ وَ هُوَ يُصَلِّيْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ ((لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَ لَا غَيْرَهُ)) ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَ مِلْحٍ وَ جَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَ يَقْرَأُ ﴿قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❸ (صحيح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دوران نماز نبی اکرم ﷺ کو بچھو نے کاٹ لیا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا "اللہ لعنت کرے بچھو پر یہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو۔" پھر آپ ﷺ نے

---

❶ ابواب الدعوات، باب ... ما جاء فیمن یقرأ القرآن عند المنام، رقم الحدیث (2709/3)
❷ سلسلة احادیث الصحیحة، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 1480
❸ سلسلة احادیث الصحیحة، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 548

پانی اور نمک منگوایا اور اسے دونوں (ہاتھوں) پر ڈنک کی جگہ پر ملا اور ساتھ سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کیا۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 182 بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

عن جابر بن عبد اللہ ؓ ان رسول اللہ ﷺ قرا فی رکعتی الطواف بسورتی الاخلاص ﴿قل یایھا الکفرون﴾ و ﴿قل ھو اللہ احد﴾ رواہ الترمذی ❶ (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں سے ایک میں قل یا ایھا الکافرون اور دوسری میں قل ھو اللہ احد تلاوت فرمائی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 183 تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنی مسنون ہے۔

عن ابی بن کعب ؓ قال کان النبی ﷺ یقرأ فی الوتر ﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ﴾ و فی الرکعة الثانیة ﴿قل یا ایھا الکافرون﴾ و فی الثالثة ﴿قل ھو اللہ احد﴾ و لا یسلم الا فی آخرھن رواہ النسائی ❷ (صحیح)

حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری میں سورہ کافرون اور تیسری میں سورہ اخلاص تلاوت فرماتے اور سلام آخری رکعت ہی میں پھیرتے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

⑳ فضل سورة الاخلاص

سورہ اخلاص کی فضیلت

---

❶ کتاب الحج، باب ما جاء ما یقرأ فی رکعتی الطواف

❷ صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1640

مسئلہ 184 سورہ اخلاص پڑھنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلاً عَلٰى سَرِيَّةٍ وَ كَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهِ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ((سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ)) فَسَاَلُوْهُ ، فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ ، فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَأَ بِهَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی قیادت میں لشکر بھیجا وہ صاحب جب نماز پڑھاتے تو اپنی قراءت سورہ اخلاص پر ختم کرتے ، جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا ۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس سے دریافت کرو وہ ایسا کیوں کرتا رہا؟“ لوگوں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے جواب دیا ”یہ سورہ رحمٰن کی صفت بیان کرتی ہے لہٰذا میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔“ (یہ جواب سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسے آگاہ کردو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 185 ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے کا ثواب ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

مسئلہ 186 رسول اکرم ﷺ نے روزانہ رات سونے سے پہلے سورہ اخلاص پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ؟)) قَالُوْا وَ كَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ ؟ قَالَ ((﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا تمہارے لئے ممکن نہیں کہ روزانہ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”ایک تہائی قرآن ہم کیسے پڑھ سکتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”سورہ الاخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ كتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن ، باب فضل قراءة ﴿قل هو الله احد﴾ ، رقم الحديث 1347

❷ كتاب صلاة المسافرين ، ابواب فضائل القرآن ، باب فضل قراءة ﴿قل هو الله احد﴾ ، رقم الحديث 1344

مسئلہ ۱۴۶ سورۂ اخلاص سے محبت اور اس کی کثرت تلاوت جنت میں جانے کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلاً يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَجَبَتْ)) قُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: ((الْجَنَّةُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کے لئے واجب ہوگئی۔'' میں نے عرض کیا ''کیا واجب ہوگئی؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جنت۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ، فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ يَقْرَأُ بِهَا افْتَتَحَ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا، وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا: إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ، ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى، فَإِمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا، وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى، قَالَ: مَا أَنَا بِتَارِكِهَا، إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ، وَكَانُوا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ، وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ، فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ! مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ؟ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّورَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنِّي أُحِبُّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی مسجد قباء میں لوگوں کی امامت کراتا تھا اور جب بھی نماز میں کسی سورۃ کی تلاوت کرتا تو پہلے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھتا اس کے بعد کوئی دوسری سورۃ تلاوت کرتا ہر رکعت میں وہ ایسا ہی کرتا۔ لوگوں نے اسے کہا ''تم پہلے سورۃ اخلاص پڑھتے ہو پھر یہ سمجھتے ہو کہ یہ سورۃ تمہارے لئے کافی نہیں اور دوسری سورۃ بعد میں پڑھتے ہو، تمہیں چاہئے کہ یا تو سورۃ اخلاص ہی پڑھو یا پھر اسے چھوڑ کر کوئی دوسری سورۃ پڑھو۔'' اس نے کہا میں سورۃ (اخلاص) نہیں چھوڑوں گا اگر تم پسند کرتے

❶ ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الإخلاص، قال المحدث (2322/3)

❷ ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الإخلاص، قال المحدث (2323/3)

ہو تو میں تمہاری امامت کرتا ہوں اور ناپسند کرتے ہو تو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ لوگ اس شخص کو اپنے درمیان سب سے زیادہ افضل سمجھتے تھے، لہٰذا انہوں نے کسی دوسرے کو امام بنانا پسند نہ کیا۔ جب لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بات سے آگاہ کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا "تو نے اپنے ساتھیوں کی بات کیوں نہیں مانی اور ہر رکعت میں سورۃ اخلاص کی تلاوت کیوں کرتے رہتے ہو؟" اس نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! میں اس سورۃ سے محبت کرتا ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 188 دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے والے کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کیا جاتا ہے۔

عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ((من قرأ ﴿قل هو الله احد﴾ حتى يختمها عشر مرات بنى الله له بيتا في الجنة)) رواه احمد ❶ (صحيح)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ﴿قل هو الله احد﴾ تمام دس بار پڑھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر تعمیر کرتے ہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 189 شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لئے سورۃ الاخلاص پڑھ کر دائیں جانب تین مرتبہ تھوکنا چاہئے۔

عن ابی سلمة بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول الله ﷺ ((يوشك الناس يتساءلون بينهم حتى يقول قائلهم هذا الله خلق الخلق فمن خلق الله عز وجل؟ فاذا قالوا ذلك فقولوا الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ثم ليتفل احدكم عن يساره ثلاثا وليستعذ من الشيطان)) رواه ابو داود ❷ (حسن)

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "ایک وقت آئے گا لوگ ایک دوسرے سے (بحث، یا دو) سوال کریں گے حتی کہ ایک کہنے والا کہے گا

❶ سلسلة احاديث الصحيحة، للالباني، الجزء الثاني، رقم الحديث 589

❷ كتاب السنة، باب في الجهمية

"اچھا مخلوق کو تو اللہ نے پیدا فرمایا ہے، اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا ہے؟" جب لوگ ایسی بات کریں تو کہنا ﴿ اَللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴾ "اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔" پھر تین مرتبہ بائیں طرف تھوک کر شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 190 بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 182 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 191 تین وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں سورہ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورہ الاخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 192 نماز فجر کی پہلی رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور دوسری میں يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 180 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⑳ فَضْلُ سُوْرَةِ الْفَلَقِ

سورہ الفلق کی فضیلت

مسئلہ 193 سورہ الفلق اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمِهِ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ ((لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ (اونٹنی پر) سوار تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے قدم مبارک پر رکھ دیا اور عرض کیا "مجھے سورہ ہود اور

❶ کتاب الاستعاذة، باب ما جاء فی سورتی المعوذتین (5027/3)

سورہ یوسف پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ کے نزدیک سورہ فلق سے بہتر سورہ تم کوئی نہیں پڑھ سکتے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

㉘ فضلُ مُعوّذتین❶

معوذتین کی فضیلت

مسئلہ 194 اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کے لئے معوذتین سے بہتر کوئی سورہ نہیں۔

مسئلہ 195 معوذتین آفات سماوی مثلاً طوفان، زلزلہ، سیلاب، قحط سالی، آندھی اور وبائی بیماری وغیرہ سے بھی اللہ کی پناہ مہیا کرتی ہیں۔

عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال: بينا انا اسير مع رسول الله ﷺ بين الجحفة والابواء، اذ غشيتنا ريح وظلمة شديدة، فجعل رسول الله ﷺ يتعوذ بـ ﴿قل اعوذ برب الفلق﴾ و ﴿قل اعوذ برب الناس﴾ ويقول ((يا عقبة! تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ بمثلهما))
رواه ابو داود❷ (صحيح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جحفہ (جگہ کا نام) اور ابواء (جگہ کا نام) کے درمیان ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ اچانک ہمیں آندھی اور شدید تاریکی نے آلیا۔ رسول اکرم ﷺ نے معوذتین سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی شروع کر دی اور فرمایا "اے عقبہ! ان دونوں سورتوں کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کے لئے ان سے بہتر کوئی سورت نہیں۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عن ابن عابس الجهني رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال له ((الا اخبرك بافضل ما يتعوذ به المتعوذون؟)) قال: بلى يا رسول الله ﷺ! قال ((﴿قل اعوذ برب الفلق﴾ و ﴿قل اعوذ برب الناس﴾ هاتين السورتين)) رواه النسائي❸ (صحيح)

❶ معوذتین سے مراد دو سورتیں ﴿قل اعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل اعوذ برب الناس﴾ ہیں۔
❷ مشكوة المصابيح، للالباني، كتاب فضائل القرآن، الفصل الثاني، رقم الحديث 2162
❸ كتاب الاستعاذة، باب ما جاء في سورتي المعوذتين، باب 1 (5020/3)

حضرت ابن عابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا "کیا میں تمہیں پناہ مانگنے والوں کی بہترین دعا نہ بتاؤں؟" صحابی نے عرض کیا "کیوں نہیں، یا رسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ یہ دونوں سورتیں پناہ مانگنے والی ہیں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۵ رسول اکرم ﷺ نے سونے سے پہلے اور جاگنے کے بعد معوذتین پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَلَا أُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ فَأَقْرَأَنِي ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَأَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِيْ فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةُ بْنَ عَامِرٍ اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَ قُمْتَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶ (حسن)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تجھے وہ ایسی دو سورتیں نہ سکھاؤں جو ان سب سورتوں سے بہتر ہیں جنہیں لوگ پڑھتے ہیں؟" پھر آپ ﷺ نے مجھے ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھائی۔ اتنے میں نماز کھڑی ہوئی۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی جس میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا "اے عقبہ! ان سورتوں کی بہت کچھ پائے ہو (یا نہیں)؟" پھر آپ ﷺ نے فرمایا "جب بھی سونے لگو یہ دونوں سورتیں پڑھو اور جب جاگو تب بھی یہ دونوں سورتیں پڑھو۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۶ رسول اکرم ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔ اسے احمد، ابوداود، نسائی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب الاستعاذة، باب ما جاء فی سورتی المعوذتین، رقم الحدیث 5434

❷ سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی، الجزء الثالث، القسم الثانی، رقم الحدیث 1523

مسئلہ 198 انسانوں کی نظر بد اور جن شیاطین کے اثرات مثلاً جادو، سایہ جنون، وساوس، حسد اور شیطانی خیالات وغیرہ سے بچنے کے لئے معوذتین سے بڑھ کر موثر کوئی دعا نہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ﷛ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَ عَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰی نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَ تَرَکَ مَا سِوَاهُمَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ❶ (صحیح)

حضرت ابوسعید ﷛ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر (بد) سے بچنے کے لئے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ طلب فرمایا کرتے تھے، لیکن جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے باقی تمام دعائیں ترک کر دیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنا لیا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 199 رسول اکرم ﷺ پر جادو کیا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی، جسے پڑھنے کے بعد رسول اکرم ﷺ مکمل طور پر جادو کے اثر سے آزاد ہو گئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 260 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 200 معوذتین جادو کا اثر زائل کرنے کے لئے سب سے بہتر اور موثر دم ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 260 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 201 مرض الموت میں معوذتین پڑھ کر دم کرنے سے جان کنی کی تکلیف آسان ہوگی۔ ان شاء اللہ!

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ یَنْفُثُ ، فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ کُنْتُ اَقْرَأُ عَلَیْهِ وَ اَمْسَحُ بِیَدِهٖ رَجَاءَ بَرَکَتِهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ❷

حضرت عائشہ ﷝ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے

---

❶ ابواب الطب ، باب ما جاء فی الرقیة بالمعوذتین (1681/2)

❷ کتاب فضائل القرآن ، باب فضل المعوذات 5016

اور پھونکتے جب (مرض الموت میں) آپ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو میں معوذات پڑھ کر آپ ﷺ پر پھونکتی اور برکت کی خاطر آپ ﷺ کا دست مبارک آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پھیرتی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 202 معوذتین فضیلت اور اجر و ثواب کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلَمْ تَرَ آيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ ؟ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عقبہ بن عامر ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم نے غور کیا آج کی رات مجھ پر ایسی آیات نازل ہوئی ہیں کہ اس سے پہلے کبھی ایسی آیات نہیں دیکھی گئیں اور وہ ہیں ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

㉗ فَضْلُ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ، سُوْرَةِ الْفَلَقِ، سُوْرَةِ النَّاسِ

سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس کی فضیلت

مسئلہ 203 تورات، زبور، انجیل حتی کہ قرآن مجید میں بھی سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس جیسے فضائل کی کوئی دوسری سورت نہیں۔

مسئلہ 204 رسول اکرم ﷺ نے صحابی کو روزانہ رات سوتے وقت سورہ اخلاص، الفلق اور سورہ الناس پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ : لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ ((يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَصِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَ اعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)) قَالَ : ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ ((يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَمْلِكْ لِسَانَكَ وَ ابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ وَ لْيَسَعْكَ بَيْتُكَ)) قَالَ : ثُمَّ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ ((يَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوَرًا مَا

❶ كتاب صلاة المسافرين، ابواب فضائل القرآن، باب فضل قراءة المعوذتين، رقم الحديث 1348

أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَ لَا فِي الزَّبُوْرِ وَ لَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَ لَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهُنَّ لَا يَأْتِيَنَّ عَلَيْكَ لَيْلَةٌ إِلَّا قَرَأْتَهُنَّ فِيْهَا ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾)) رَوَاهُ أَحْمَدُ❶ (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عقبہ! جو قطع رحمی کرے اس سے تو صلہ رحمی کر جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر۔" عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عقبہ! اپنی زبان کو روک، اپنے گناہوں پر آنسو بہا اور اپنے گھر میں بیٹھا رہ۔" عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عقبہ! کیا میں تجھے ایسی سورہ نہ سکھاؤں کہ اس جیسی سورۃ نہ تورات میں نازل ہوئی ہے نہ زبور میں نہ انجیل میں اور نہ قرآن میں۔ سن! تجھ پر کوئی ایسی رات نہ گزرنے پائے جس میں تو یہ سورتیں نہ پڑھے ① قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ② قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور ③ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 205 صبح شام تین مرتبہ سورہ اخلاص، تین مرتبہ سورہ الفلق اور تین مرتبہ سورہ الناس پڑھنا تمام بیماریوں، پریشانیوں اور تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔

عَنْ خُبَيْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةِ مَطَرٍ وَ ظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ ((أَصَلَّيْتُمْ؟)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، فَقَالَ ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ ((قُلْ)) فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَ حِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)) رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ❷ (حسن)

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شدید بارش اور تاریکی کی رات میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے نکلے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا "کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟" میں نے کوئی جواب نہ دیا، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہو!" میں نے جواب

❶ سلسلۃ احادیث الصحیحۃ، للالبانی، الجزء السادس، القسم الثانی، رقم الحدیث 2861

❷ ابواب النوم، باب ما یقول اذا اصبح، رقم الحدیث (4241/3)

میں چپ رہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا "کہو" میں نے پھر بھی کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پھر فرمایا "کہو" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "شام اور صبح کے وقت تین مرتبہ سورہ اخلاص اور تین مرتبہ معوذتین پڑھو یہ ہر مصیبت اور تکلیف سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 291 رات سونے سے قبل سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھنا اور دونوں ہتھیلیوں پر پھونک کر سارے بدن پر پھیرنا مسنون ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها أن النبي ﷺ كان إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه ثم نفث فيهما فقرأ فيهما ﴿قل هو الله أحد﴾ و ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ و ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما على رأسه ووجهه وما أقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات. رواه البخاري①

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت جب سونے کے لئے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے ان پر پھونک مارتے اور ﴿قل هو الله احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس﴾ پڑھتے پھر اپنے جسم مبارک پر جہاں تک ہو سکتا دونوں ہتھیلیاں پھیرتے۔ پہلے سر مبارک پر ہاتھ پھیرتے پھر چہرہ مبارک اور سامنے کے بدن پر پھیرتے آپ ﷺ یہ عمل تین مرتبہ کرتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 292 تمام قسم کے شیطانی شرور و فتن، وساوس اور دیگر مصائب و آلام سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کے لئے سورہ اخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس سے بہتر کوئی سورت نہیں۔

عن عقبة بن عامر الجهني رضي الله عنه قال بينا أنا أقود برسول الله ﷺ راحلته في غزوة إذ قال يا عقبة قل فاستمعت ثم قال يا عقبة قل فاستمعت فقالها الثالثة فقلت ما أقول؟ فقال ﴿قل هو الله أحد﴾ فقرأ السورة حتى ختمها ثم قرأ ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ وقرأت معه حتى ختمها ثم قرأ ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ وقرأت معه حتى ختمها ثم قال ما

① كتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، رقم الحديث 1268

تعوَّذ بمثلهنَّ أحدٌ» رواه النسائي ① **(صحیح)**

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اے عقبہ! کہو!“ میں نے کان آپ ﷺ کی طرف لگا دیئے آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: ”اے عقبہ! کہو!“ میں پوری طرح آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہو گیا آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: ”اے عقبہ! کہو!“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا کہوں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ اور آخر تک سورت پڑھی پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھی اور میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر آپ ﷺ نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی اور میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ پڑھی حتی کہ اسے ختم کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کسی پناہ مانگنے والے کے لئے ان تینوں سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں پائی گئی جس کے ذریعے پناہ مانگی جا سکے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔



① كتاب الاستعاذة، باب ما جاء في سورتي المعوذتين، رقم الحديث (5018/3)

فَضْلُ بَعْضِ اٰیَاتِ الْقُرْاٰنِیَّةِ

بعض قرآنی آیات کی فضیلت

① فَضْلُ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ (1:1-7)

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کہنے کی فضیلت

مسئلہ 218 جس کھانے کو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر کھایا جائے اس میں برکت پڑ جاتی ہے۔

﴿تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ○﴾ (78:55)

"تیرے رب ذوالجلال والاکرام کا نام بڑی برکت والا ہے۔" (سورہ الرحمن، آیت نمبر 78)

عَنْ وَحْشِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُوْنَ مُتَفَرِّقِیْنَ؟ قَالُوْا نَعَمْ! قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ یُبَارَكْ لَكُمْ فِیْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[1] (حسن)

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "شاید تم لوگ الگ الگ کھانا کھاتے ہو؟" انہوں نے عرض کیا "ہاں! یارسول اللہ ﷺ!" آپ ﷺ نے فرمایا "کھانا اکٹھے کھایا کرو اور اس پر اللہ کا نام لیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے کھانے میں برکت ڈال دیں گے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

[1] کتاب الاطعمہ، باب الاجتماع علی الطعام، رقم الحدیث (2657/2)

مسئلہ 209 جس کھانے سے قبل بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے میں شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے اور برکت اٹھالی جاتی ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ❶ (صحیح)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے پر شیطان کو اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

[illegible]

مسئلہ 210 رات سونے سے قبل دروازے بند کرنے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھ لی جائے تو شیطان اس دروازہ کو نہیں کھول سکتا۔

مسئلہ 211 جس چیز پر ''بسم اللہ'' پڑھ لی جائے شیطان اسے ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(رات سونے سے قبل) بسم اللہ پڑھ کر دروازے بند کیا کرو کیونکہ بسم اللہ پڑھ کر بند کئے گئے دروازے شیطان کھول نہیں سکتا۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 212 جو کام ''بسم اللہ'' پڑھ کر کئے جائیں وہ شیاطین جنات کے شرور وفتن سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ 213 سونے سے پہلے، گھر کے دروازے بند کرنے سے پہلے، روشنی بجھانے سے پہلے اور برتن ڈھانپنے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ اَوْ قَالَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا

---

❶ کتاب الاطعمة باب التسمية على الطعام، رقم الحديث (3201/2)

❷ کتاب الاشربة باب تغطية الاناء، رقم الحديث 5623

صبيانكم فإن الشياطين تنتشر حينئذ فإذا ذهب ساعة من العشاء فخلوهم وأغلق بابك واذكر اسم الله وأطفئ مصباحك واذكر اسم الله وأوك سقاءك واذكر اسم الله وخمر إناءك واذكر اسم الله ولو تعرض عليه شيئا. رواه البخاري ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب رات کا اندھیرا چھا جائے تو اپنے بچوں کو گھروں میں روک رکھو کیونکہ اس وقت شیطان اور جن پھیل جاتے ہیں عشاء سے کچھ دیر بعد بچوں کو چھوڑ دو اور گھر کا دروازہ بسم اللہ پڑھ کر بند کرو چراغ بسم اللہ کہہ کر بجھاؤ، پانی کا برتن بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپ دو اور دوسرے برتن بھی بسم اللہ کہہ کر ڈھانپو اگر برتن ڈھانپنے کے لئے کوئی ڈھکن نہ ہو تو کوئی چیز آڑی رکھ دو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 214 گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ پڑھنے والے کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

مسئلہ 215 گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ پڑھنے والے سے شیطان الگ ہوجاتا ہے اور آدمی شیطان کے شرور وفتن سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ إذا خرج الرجل من بيته فقال ((بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة إلا بالله)) قال يقال حينئذ هديت وكفيت ووقيت فيتنحى له الشياطين ويقول له شيطان آخر كيف لك برجل قد هدي وكفي ووقي رواه أبو داود ② (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا پڑھے ((بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ إلا باللہ)) ترجمہ "اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں نہیں ہے۔" اس وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے سارے کاموں میں تیری رہنمائی کی گئی تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچا لیا گیا پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تم اس شخص پر کیسے مسلط ہو سکتے ہو جس کی رہنمائی کی گئی کفایت کیا گیا

① کتاب بدء الخلق باب صفة ابلیس وجنوده (3280)

② صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 4249

اور محفوظ کیا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 216 "بسم اللہ" کہنے سے جن شیاطین بنی آدم کی شرمگاہ کو نہیں دیکھ سکتے۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ستر ما بین اعین الجن و عورات بنی آدم اذا دخل احدھم الخلاء ان یقول بسم اللہ رواہ الترمذی❶ (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بسم اللہ کہنا جنات کی آنکھوں اور بنی آدم (مرد و عورت) کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 217 بسم اللہ پڑھنے سے انسان شیطان کے حملہ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی ﷺ یقول ((اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عزوجل عند دخولہ و عند طعامہ ، قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء و اذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت و اذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت و العشاء)) رواہ مسلم❷

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اور کھانا کھانے سے پہلے اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے "یہاں تمہارے لئے نہ ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے" اور جب آدمی اللہ کا نام لئے بغیر داخل ہوتا ہے تو شیطان کہتا ہے "تمہیں یہاں ٹھکانہ مل گیا" اور جب آدمی کھانے سے پہلے اللہ عزوجل کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے "تمہیں ٹھکانہ بھی مل گیا اور کھانا بھی مل گیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 218 ہمبستری سے قبل بسم اللہ پڑھنے والے میاں بیوی کی اولاد کو اللہ تعالیٰ شیطان کے شر سے محفوظ فرما دیتے ہیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ ﷺ لو ان احدھم اذا اراد ان یاتی اھلہ قال ((بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان و جنب الشیطان ما رزقتنا)) فانہ ان یقدر بینھما ولد فی ذلک لم یضرہ شیطان ابدا ۔ متفق علیہ❸

❶ کتاب الجمعة، باب ما ذکر من التسمية عند دخول الخلاء، رقم الحديث (1/496)

❷ كتاب الاشربة، باب آداب الطعام و الشراب، رقم الحديث 5262

❸ مختصر صحيح مسلم للالبانی، رقم الحديث 828

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب لوگوں میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آنے کا ارادہ کرے تو یوں کہے ((اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھ اور اس اولاد سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمیں عطا فرمائے۔)) پس اگر اس ہم بستری کے دوران ان کی قسمت میں اولاد لکھی ہے تو شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 219 ”بسم اللہ“ پڑھنے سے شیطان ذلیل اور رسوا ہوتا ہے۔

عَنْ رَجُلٍ قَالَ : كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَثَرَتْ دَابَّتُهُ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَعَاظَمَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُوْلُ بِقُوَّتِيْ وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الذُّبَابِ . رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ❶ (صحيح)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا اچانک گدھے نے ٹھوکر کھائی میں نے کہا ”ہلاک ہو شیطان!“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ایسے نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو اس سے شیطان کی تعظیم ہوگی اور وہ اکڑ کر گھر کے برابر (یعنی خوشی سے پھول کر کپا) ہو جائے گا اور وہ کہے گا کہ میرے پاس اسے گرانے کی طاقت ہے اگر بسم اللہ پڑھو گے تو اس سے شیطان حقیر اور ذلیل ہو گا حتی کہ مکھی کے برابر ہو جائے گا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 220 ناگہانی آفت آنے پر ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ سکینت نازل فرماتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَ وَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَاحِيَةٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَ فِيْهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ﷺ. فَأَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ : أَنَا ، فَقَاتَلَ طَلْحَةُ : قِتَالَ الْأَحَدَ عَشَرَ حَتّٰى ضُرِبَتْ يَدُهُ فَقُطِعَتْ أَصَابِعُهُ ، فَقَالَ : حَسِّ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ❷ (حسن)

---

❶ كتاب الأدب باب لا يقال خبثت نفسي ، في الحديث ، باب رقم 85 ، (4168/3)

❷ كتاب الجهاد، باب ما يقول من يقطعه العدو، في الحديث (2951/2)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں غزوہ احد کے روز نبی اکرم ﷺ بارہ انصاریوں کے ساتھ الگ تھلگ رہ گئے۔ ان میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ مشرکوں نے ان کا گھیراؤ کر لیا۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف پلٹتے ہوئے فرمایا ”ان لوگوں سے کون نمٹے گا؟“ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں!“ چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے تنہا گیارہ آدمیوں کے برابر قتال کیا حتی کہ آپ ﷺ کے ہاتھ پر (مشرک کی تلوار کی) ایک ضرب لگی جس سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی انگلیاں کٹ گئیں اور ان کے منہ سے ”سی“ کی آواز نکلی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر تو بسم اللہ کہتا تو فرشتے تجھے اوپر اٹھا لیتے حتی کہ لوگ بھی دیکھتے۔“ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو (ناکام) پھیر دیا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

② فضلُ ﴿ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ﴾ (156:2)

”اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ“ کہنے کی فضیلت

مسئلہ 221 مصیبت اور پریشانی کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

﴿ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ○ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ○ ﴾ (157-155:2)

”اور خوشخبری دے دیجئے صبر کرنے والوں کو جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ان کے رب کی طرف سے ان پر بڑا فضل اور بڑی رحمت ہوگی یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 155 تا 157)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا اِلاَّ اَخْلَفَ اللّٰہُ لَہٗ خَیْرًا مِّنْھَا)) رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۞

۞ کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبة، رقم الحدیث 2126

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''جب کسی مسلمان کو مصیبت پہنچے اور وہ اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق یہ کلمات ((انا للہ و انا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا)) ترجمہ: ''ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اس مصیبت کے بدلہ میں ثواب عطا فرما اور اس (محروم شدہ) سے بہتر چیز عطا فرما۔'' کہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر چیز عطا فرماتے ہیں۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

③ فضل ﴿ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ﴾ [163:2]

''وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ'' کہنے کی فضیلت

مسئلہ 222 وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے گی وہ قبول ہوتی ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ آلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ① وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ''اور تمہارا اللہ تو بس ایک ہی ہے اس کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں وہ بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 163) ② اور سورہ آل عمران کی ابتدائی آیت یعنی الٓمّٓ ○ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ ''الف لام میم، کوئی الٰہ نہیں مگر وہ زندہ اور تھامنے والا ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 2،1) اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ ''اسم اعظم کے واسطے سے جو دعا کی جائے گی وہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔'' (ابن ماجہ)

⊙⊙⊙

❶ کتاب جامع الدعوات، باب فی ایجاب الدعاء بتقدیم الحمد والثناء والصلاۃ، باب 65 (2764/3)

④ فَضْلُ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ ... ﴾(201:2)

''رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ ... '' کہنے کی فضیلت

مسئلہ ۱۱۱ سورہ بقرہ کی مذکورہ دعا بکثرت مانگنے سے دنیا اور آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (201:2) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوتی ''یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 201) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

❀❀❀

⑤ فَضْلُ آيَةِ الْكُرْسِيِّ (255:2)

آیۃ الکرسی کی فضیلت

مسئلہ ۱۱۲ آیۃ الکرسی قرآن مجید کی تمام آیات میں سے اعلیٰ اور افضل آیت ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟)) قَالَ: قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ أَعْظَمُ؟)) قَالَ: قُلْتُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ ((لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْذِرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے ابو المنذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ کتاب اللہ میں سے تمہارے پاس کون سی آیت سب سے افضل ہے؟'' میں نے عرض کیا ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا ''اے ابو المنذر! کیا تجھے معلوم ہے کہ کتاب

---

❶ كتاب الدعوات، باب قول النبي ﷺ ﴿ربنا آتنا في الدنيا حسنة﴾، رقم الحديث 6389

❷ كتاب صلاة المسافرين، باب فضل القرآن، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، رقم الحديث 1885

اللہ تعالیٰ سے تمہارے پاس کون سی آیت سب سے افضل ہے؟" میں نے عرض کیا "اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" (آیۃ الکرسی) آپ ﷺ نے میرے سینے پر (شاباش دینے کے لئے) ہاتھ پھیرا اور فرمایا "ابو منذر! تجھے علم مبارک ہو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِی الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَاءَھُمْ فِیْ صُفَّۃِ الْمُھَاجِرِیْنَ فَسَاَلَہٗ اِنْسَانٌ اَیُّ آیَۃٍ فِی الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ)) (2:255) رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ ❶

حضرت ابن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ صفہ (مسجد نبوی سے متصل مہاجرین کی رہائش گاہ) میں تشریف لائے تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا "یا رسول اللہ ﷺ! قرآن مجید میں سب سے زیادہ بڑی اور عظمت والی آیت کون سی ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 255) (مراد پوری آیت الکرسی ہے) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 226 سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو چوری، ڈاکے اور دیگر نقصانات سے اس کی حفاظت کرتا ہے نیز شیطان کی بری حرکتوں، مثلاً وساوس، جادو اور خوف وغیرہ سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِحِفْظِ زَکَاۃِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ آتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ وَقُلْتُ: وَاللّٰہِ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، قَالَ: اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیْ حَاجَۃٌ شَدِیْدَۃٌ، قَالَ: فَخَلَّیْتُ عَنْہُ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ! مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ؟)) قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! شَکَا حَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ، قَالَ ((اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ)) فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ((اِنَّہٗ سَیَعُوْدُ)) فَرَصَدْتُہٗ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ: لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، قَالَ: دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ لَا اَعُوْدُ، فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ، فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ! مَا فَعَلَ

❶ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 972

اسیرک ؟)) قلت : یا رسول اللہ ﷺ ! شکا حاجۃ شدیدۃ و عیالا فرحمتہ فخلیت سبیلہ ، قال ((اما انہ قد کذبک و سیعود)) فرصدتہ الثالثۃ فجعل یحثو من الطعام فاخذتہ ، فقلت : لارفعنک الی رسول اللہ ﷺ و ھذا آخر ثلاث مرات انک تزعم لا تعود ثم تعود ، قال : دعنی اعلمک کلمات ینفعک اللہ بھا ، قلت : ما ھن ؟ قال : اذا اویت الی فراشک فاقرأ آیۃ الکرسی ﴿ اللّٰہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ﴾ حتی تختم الآیۃ فانک لن یزال علیک من اللہ حافظ و لا یقربنک شیطان حتی تصبح ، فخلیت سبیلہ ، فاصبحت ، فقال لی رسول اللہ ﷺ ((ما فعل اسیرک البارحۃ ؟)) قلت : یا رسول اللہ ﷺ ! زعم انہ یعلمنی کلمات ینفعنی اللہ بھا فخلیت سبیلہ ، قال ((ما ھی ؟)) قلت : قال لی : اذا اویت الی فراشک ، فاقرأ آیۃ الکرسی من اولھا حتی تختم الآیۃ ﴿ اللّٰہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ﴾ و قال لی : لن یزال علیک من اللہ حافظ و لا یقربک شیطان حتی تصبح ، و کانوا احرص شیء علی الخیر ، فقال النبی ﷺ ((اما انہ قد صدقک وھو کذوب تعلم من تخاطب منذ ثلاث لیال یا ابا ھریرۃ ؟)) قال : لا ، قال ((ذاک شیطان)) رواہ البخاری ○

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے صدقہ فطر کی حفاظت کے لئے نگران مقرر فرمایا (اس دوران میں) ایک شخص آیا اور اس نے غلے سے لپیں بھر بھر کر لینی شروع کر دیں ، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا " میں تجھے ہر صورت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔" وہ کہنے لگا " میں محتاج آدمی ہوں ، بال بچے دار ہوں اور سخت حاجتمند ہوں ۔" (لہٰذا معاف کر دو) چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا ۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا " ابو ہریرہ ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا ہوا ؟" میں نے عرض کیا " یا رسول اللہ ﷺ ! اس نے اپنی شدید حاجت کا اظہار کیا اور بال بچوں کا شکوہ کیا ، میں نے اس پر رحم کیا اور اسے چھوڑ دیا ۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا " خبردار رہنا ، اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا ۔" مجھے آپ ﷺ کے فرمان کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا ، چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا ۔ وہ آیا اور غلے میں سے لپیں بھرنے لگا ، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب تو میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور لے کر جاؤں گا ۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دے میں غریب ہوں ، عیالدار ہوں ،

○ [illegible]

آئندہ نہیں آؤں گا۔ میں نے ترس کھاتے ہوئے اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا" اے ابوہریرہ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟" میں نے عرض کیا" یا رسول اللہ ﷺ! اس نے اپنی شدید ضرورت کا شکوہ کیا اور عیال داری کا واسطہ دیا، مجھے رحم آ گیا، لہٰذا میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" خبردار رہنا، اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔" چنانچہ میں تیسری بار اس کی گھات میں بیٹھ گیا، وہ آیا اور پھر غلہ لپ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا" یہ تیسری بار ہے اب تو میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر جاؤں گا۔ ہر بار تو وعدہ کرتا ہے کہ نہیں آؤں گا، لیکن پھر آ جاتا ہے۔" اس نے کہا" اچھا میں تمہیں ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے اللہ تجھے فائدہ دے گا، لیکن اس کے بدلے مجھے چھوڑ دے۔" (میں نے پوچھا)" وہ کلمات کیا ہیں؟" اس نے کہا" جب تو (رات کو سونے کے لئے) اپنے بستر پر جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر، ایک فرشتہ ساری رات تیری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہیں آئے گا۔" (یہ سن کر میں نے) اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا" ابوہریرہ! کل رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟" میں نے عرض کیا" یا رسول اللہ ﷺ! اس نے کہا میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تجھے نفع پہنچائے گا۔ چنانچہ (اس کے بتانے پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔" آپ ﷺ نے دریافت فرمایا" وہ کلمات کیا ہیں؟" میں نے عرض کیا" اس نے بتایا کہ جب تو (رات کو) اپنے بستر پر جائے تو اول سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ رات بھر تیری حفاظت کرے گا اور شیطان بھی تمہارے قریب نہیں آئے گا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ خیر اور بھلائی کے بہت زیادہ حریص ہوتے تھے (اس لئے آپ ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں کہا بلکہ فرمایا)" ہاں! اس نے تجھ سے سچی بات کہی ہے لیکن وہ خود جھوٹا ہے۔ تجھے معلوم ہے تین راتوں سے تیرا واسطہ کس سے رہا ہے؟" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا" نہیں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" وہ شیطان تھا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 226 آیۃ الکرسی شیاطین کے شر اور فتن سے محفوظ رکھنے والی آیت ہے۔

عن أبي بن كعب رضي الله عنه أنه كان له جرين تمر فكان يجده ينقص، فحرسه ليلة، فإذا هو بمثل الغلام المحتلم، فسلم عليه فرد عليه السلام فقال: أجني أم إنسي؟ فقال: بل جني. فقال: أرني يدك. فأراه فإذا يد كلب، وشعر كلب، فقال: هكذا خلق الجن؟ فقال: لقد علمت الجن أنه ليس فيهم رجل أشد مني. فقال: ما جاء بك؟ قال: نبئنا أنك تحب

الصَّدَقَةِ ، فَجِئْنَا نُصِيبُ مِنْ طَعَامِكَ . قَالَ : مَا يُجِيْرُنَا مِنْكُمْ؟ قَالَ تَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : إِذَا قَرَأْتَهَا غُدْوَةً أُجِرْتَ مِنَّا حَتّٰى تُمْسِيَ وَإِذَا قَرَأْتَهَا حِيْنَ تُمْسِيْ أُجِرْتَ مِنَّا حَتّٰى تُصْبِحَ قَالَ أُبَيٌّ فَغَدَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ ((صَدَقَ الْخَبِيْثُ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❶ (حسن)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس کھجوروں کے گودام تھے۔ (ایک روز) انہوں نے کھجوروں میں کچھ کمی محسوس کی تو رات کو نگرانی کے لئے بیٹھ گئے اچانک ایک بالغ لڑکے کی عمر جیسا (کوئی) آیا اور (اس نے) سلام کہا۔ ابی بن کعب نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا ”جن ہو یا انسان؟“ اس نے جواب دیا ”جن ہوں۔“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ”اچھا اپنا ہاتھ دکھاؤ۔“ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ دیکھا تو اس کا ہاتھ کتے کی طرح کا تھا کتے جیسے بال بھی تھے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے (تعجب سے) کہا ”کیا جن ایسے ہوتے ہیں؟“ اس نے جواب دیا ”(ہاں اور) جنوں کو معلوم ہے کہ ان میں مجھ سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں۔“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”یہاں کیسے آئے ہو؟“ جن نے کہا ”ہمیں پتہ چلا تھا کہ تم صدقہ کرنا پسند کرتے ہو، لہٰذا تمہارے کھانے سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں۔“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”ہمیں (یعنی انسانوں کو) کون سی چیز تم سے محفوظ رکھ سکتی ہے؟“ جن نے پوچھا ”کیا سورہ بقرہ کی آیت الکرسی یعنی ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ پڑھتے ہو؟“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہاں پڑھ سکتا ہوں۔“ جن نے کہا ”جب تو صبح کے وقت اسے پڑھے گا تو شام تک ہم سے پناہ میں آ جائے گا اور جب شام کو پڑھے گا تو صبح تک پناہ میں آ جائے گا۔“ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ ﷺ کے گوش گزار کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”خبیث نے سچ کہا۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 227 ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنا جنت میں جانے کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَحُلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِيْ عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ❷

(صحیح)

❶ تحقيق ابي عبدالله عبدالسلام بن محمد بن عمر علوش ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2108

❷ كتاب الحروف والقراءة ، باب 1 ، رقم الحديث (3381/2)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے ہر (فرض) نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اس کے اور جنت میں داخل ہونے کے درمیان موت کے علاوہ کوئی رکاوٹ نہیں۔" اسے نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ میں روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑥ فضل ﴿ آمن الرسول ﴾ (286-285:2)

سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی فضیلت

مسئلہ 228 رات سونے سے پہلے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھنے والا ہر آفت سے محفوظ رہتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ قَرَأَ بِالْآیَتَیْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ)) رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ❶

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے رات کے وقت (سونے سے پہلے) سورہ بقرہ کی آخری دو آیات ❷ پڑھ لیں وہ اس کے لئے کافی ہوں گی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 229 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات جادو کا اثر ختم کرنے کی زبردست تاثیر

❶ کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ البقرۃ، رقم الحدیث 5009

❷ یہ دونوں آیات درج ذیل ہیں:

﴿ آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۞ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴾

[illegible]

رکھتی ہیں۔

مسئلہ 230 جس گھر میں مسلسل تین رات سورہ بقرۃ کی آخری دو آیات پڑھی جائیں، شیاطین اس گھر کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے۔

عن النعمان بن بشير رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال «إن الله كتب كتابا قبل أن يخلق السموات والأرض بألفي عام أنزل منه آيتين ختم بهما سورة البقرة، ولا يقرآن في دار ثلاث ليال فيقربها شيطان» رواه الترمذي ❶ (صحيح)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس میں سے دو آیات اتاریں جن پر سورۃ بقرہ ختم ہوتی ہے اگر یہ آیات مسلسل تین رات تک پڑھی جائیں تو شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 231 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کی جائے وہ پوری ہوتی ہے۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: بينما جبريل عليه السلام قاعد عند النبي ﷺ سمع نقيضا من فوقه، فرفع رأسه، فقال: هذا باب من السماء فتح اليوم، لم يفتح قط إلا اليوم، فنزل منه ملك، فقال: هذا ملك نزل إلى الأرض، لم ينزل قط إلا اليوم، فسلم وقال: أبشر بنورين أوتيتهما لم يؤتهما نبي قبلك، فاتحة الكتاب وخواتيم سورة البقرة، لن تقرأ بحرف منهما إلا أعطيته. رواه مسلم ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ایک روز جب جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اوپر سے دروازہ کھلنے کی زوردار آواز سنی، اپنا سر اٹھایا اور (نبی اکرم ﷺ کو) بتایا "یہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا

---

❶ ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة البقرة (2311/3)

❷ كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة الفاتحة وخواتيم سورة البقرة، رقم الحديث 1877

سے خوش ہو جائیے آپ ﷺ کو دو نور مبارک ہوں۔ آپ سے پہلے یہ نور کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے ① فاتحۃ الکتاب اور ② سورہ بقرہ کی آخری دو آیات، جو شخص یہ دو آیات پڑھے گا اسے اس کی مانگی ہوئی چیز ضرور دی جائے گی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۞۞۞

⑦ فضل ﴿اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ (2:3)

"اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" کہنے کی فضیلت

مسئلہ 212 اللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 22 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۞۞۞

⑧ فضل ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ (3:190- 200)

سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی فضیلت

مسئلہ 213 قیام اللیل کے لئے اٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 78 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۞۞۞

⑨ فضل ﴿لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ﴾ (21:87)

"لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" کہنے کی فضیلت

مسئلہ 214 لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھ کر جو دعا

مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

عَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذْ دَعَا رَبَّهُ وَ هُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ [لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ(21:87)] فَاِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ)) رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مچھلی والے (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی ''تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو (ہر نقص سے) پاک ہے میں ظالموں میں سے ہوں۔'' کے واسطے سے جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے۔'' (سورہ انبیاء، آیت نمبر 87) اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑮ فَضْلُ ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ ...﴾ (3:57)

''هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ'' کہنے کی فضیلت

مسئلہ 112 شیطان دل میں کوئی وسوسہ پیدا کرے تو سورہ حدید کی درج ذیل آیت تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا وَجَدْتَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ (3:57) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ② (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب تو اپنے دل میں کھٹکا محسوس کرے تو یہ آیت تلاوت کر ''هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ'' وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر اور باطن ہے وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔'' (سورہ الحدید، آیت نمبر 3) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

---

① صحيح سنن الترمذي، للالباني، الجزء الثالث، رقم الحديث 2785

② كتاب الادب، باب في رد الوسوسة (4262/3)

فَضْلُ بَعْضِ كَلِمَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ

بعض قرآنی کلمات کے فضائل

① فَضْلُ ﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾❶ (35:37)

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنے کی فضیلت

مسئلہ 236 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار جنت میں جانے کا باعث ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس حال میں مرے کہ اسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا علم (یقین) ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 237 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار قیامت کے روز شفاعت کا باعث ہوگا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ اَوْ نَفْسِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ❸

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز میری سفارش سے فیض یاب ہونے والے لوگ وہ ہیں جنہوں نے سچے دل سے یا (آپ ﷺ نے فرمایا) سچی جان سے لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کیا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 238 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کثرت سے وظیفہ اللہ تعالیٰ سے قربت کا ذریعہ ہے۔

---

❶ (19:49)

❷ كتاب الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة، رقم الحديث 136

❸ كتاب العلم، باب الحرص على الحديث، رقم الحديث 99

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶ (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب بندہ سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 239 لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سب سے افضل ذکر ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الشُّكْرِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ)) رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ ❷ (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بہترین ذکر لا الہ الا اللہ اور بہترین شکر الحمد للہ ہے۔“ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 240 ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ﷺ! أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸ (حسن)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”معراج کی رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: اے محمد ﷺ! میری طرف سے اپنی امت کو سلام پہنچانا اور انہیں بتانا جنت کی زمین بڑی زرخیز ہے اور اس کا پانی بڑا شیریں ہے اس کی جگہ خالی ہے اور اس میں درخت اگانا سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

---

❶ صحيح سنن الترمذي، للألباني، الجزء الثالث، رقم الحديث 2839

❷ سلسلة الأحاديث الصحيحة، للألباني، الجزء الثالث، رقم الحديث 1497

❸ [illegible] سبحان الله والحمد لله (2755/3)

وضاحت [illegible]

مسئلہ 241 موت کے وقت لا الٰہ الا اللہ کہنے والا جنتی ہے۔

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من کان آخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ. رواہ ابو داؤد[1] (صحیح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مرتے وقت جس کی زبان پر آخری الفاظ لا الٰہ الا اللہ ہوں گے وہ جنت میں جائے گا۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

② فضل ﴿ سبحان اللہ ﴾ (22:21)

"سبحان اللہ" کہنے کی فضیلت[2]

مسئلہ 242 سو بار "سبحان اللہ" کہنے سے ایک ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور ایک ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں۔

عن سعد رضی اللہ عنہ قال کنا عند رسول اللہ ﷺ فقال ((ایعجز احدکم ان یکسب کل یوم الف حسنۃ)) فسألہ سائل من جلسائہ کیف یکسب احدنا الف حسنۃ قال ((یسبح مائۃ تسبیحۃ فیکتب لہ الف حسنۃ ویحط عنہ الف خطیئۃ)) رواہ مسلم[3]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے فرمایا "کیا تم لوگ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہو؟" کسی صحابی نے عرض کیا "(یا رسول اللہ ﷺ!) ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر کوئی شخص سو بار سبحان اللہ کہے تو اس کے نامہ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک ہزار گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 243 "سبحان اللہ" کا ایک مختصر وظیفہ جو اجر و ثواب میں طویل وظیفوں سے

---

[1] صحیح سنن ابو داؤد للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 3673

[2] [illegible] 68 26 ، 8 27 [illegible]

[3] کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التہلیل والتسبیح والدعاء، رقم الحدیث 6853

افضل ہے۔

عن جویریة رضی الله عنها ان النبی ﷺ خرج من عندها بکرة حین صلی الصبح وهی فی مسجدها ثم رجع بعد ان اضحی وهی جالسة . فقال ((ما زلت علی الحال التی فارقتک علیها)) قالت : نعم . قال النبی ﷺ ((لقد قلت بعدک اربع کلمات ثلاث مرات لو وزنت بما قلت منذ الیوم لوزنتهن [سبحان الله عدد خلقه ، سبحان الله رضا نفسه ، سبحان الله زنة عرشه ، سبحان الله مداد کلماته])) رواه مسلم ❶

حضرت جویریہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو وہ (یعنی حضرت جویریہ ؓ) نماز کی جگہ پر بیٹھی (وظیفہ کر رہی) تھیں۔ رسول اکرم ﷺ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت جویریہ ؓ اس وقت تک (اپنے مصلے پر) بیٹھی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جویریہ جب سے میں (مسجد) گیا تب سے تم اسی حالت میں بیٹھی (وظیفہ کر رہی) ہو؟" حضرت جویریہ ؓ نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ ﷺ" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میں نے تمہارے بعد (یعنی تم سے رخصت ہونے کے بعد) چار کلمے تین تین بار کہے ہیں کہ اگر ان کا وزن تمہارے آج کے سارے دن کے وظیفے سے کیا جائے تو وہ (چار کلمے) بھاری ہو جائیں، وہ کلمے یہ ہیں ((سبحان الله عدد خلقه)) "اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعداد کے برابر تسبیح بیان کرتا ہوں۔" ((سبحان الله رضا نفسه)) "اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے تک میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔" ((سبحان الله زنة عرشه)) "اللہ تعالیٰ کے عرش کے وزن کے برابر میں اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں۔" ((سبحان الله مداد کلماته)) "اللہ کے کلمات کو تحریر کرنے کے لئے جتنی سیاہی مطلوب ہے اس کی تعداد کے برابر میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 144 "الحمد للہ" کے ساتھ "سبحان اللہ" کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

عن ابی مالک الاشعری ؓ قال : قال رسول الله ﷺ ((الطهور شطر الایمان ، والحمد لله تملأ المیزان و سبحان الله والحمد لله تملآن او تملأ بین السموٰت و

❶ کتاب الذکر والدعاء باب التسبیح اول النهار وعند النوم ، رقم الحدیث 6915

الْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْا فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "طہارت نصف ایمان ہے۔ (ایک مرتبہ) الحمد للہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے، سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ (کو نیکیوں سے) بھر دیتا ہے، نماز (دنیا و آخرت میں چہرے) کا نور ہے، صدقہ دلیل اور صبر روشنی ہے قرآن مجید (قیامت کے روز) تیرے حق میں یا تیرے خلاف گواہی دے گا ہر آدمی صبح اٹھتا ہے تو اس کی جان گروی ہوتی ہے جسے وہ (نیکی کر کے) آزاد کرا لیتا ہے (یا گناہ کر کے) ہلاک کر لیتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 245 ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 240 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

③ فضل ﴿ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴾ (45:6)

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنے کی فضیلت ❷

مسئلہ 246 ایک دفعہ الحمد للہ کہنا ترازو کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 244 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 247 سُبْحَانَ اللّٰهِ کے ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا زمین و آسمان کے درمیان ساری جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 244 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 248 اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے سب سے بہتر کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 239 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

---

❶ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث 120

❷ مختلف سورتوں سے متعلقہ آیات درج ذیل ہیں (45:6)،(43:7)،(10:10)،(39:14)

مسئلہ 249 نابالغ اولاد کی وفات پر الحمد للہ کہنے والے کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال اذا مات ولد العبد قال اللہ تعالی لملئکتہ قبضتم ولد عبدی؟ فیقولون نعم! فیقول قبضتم ثمرۃ فؤادہ؟ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی؟ فیقولون حمدک واسترجع فیقول اللہ ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد. رواہ احمد والترمذی❶ (صحیح)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب مومن کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں "کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟" فرشتے کہتے ہیں "ہاں!" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "کیا تم نے میرے بندے کے جگر کا ٹکڑا لے لیا ہے؟" فرشتے عرض کرتے ہیں "ہاں" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "میرے بندے نے کیا کہا؟" فرشتے کہتے ہیں "اس نے الحمد للہ کہا اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔" اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں "میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔" اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 250 ایک مرتبہ الحمد للہ کہنے سے جنت میں ایک درخت لگتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 240 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

⊙⊙⊙

④ فضل ﴿ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴾ (78:55)

"ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" کہنے کی فضیلت

مسئلہ 251 دعا مانگنے سے پہلے "ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" کہنا قبولیت دعا کا باعث ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال الظوا بیا ذا الجلال والاکرام

---

❶ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 814

رواہ الترمذی ① (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”دعا کرتے ہوئے یاذالجلال والاکرام کے الفاظ لازم پکڑو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

⊙⊙⊙

⑤ فضل ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ (173:3)

” حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ “ کہنے کی فضیلت

مسئلہ 252 شدید رنج و غم اور مصیبت میں یہ کلمات کہنے سے اللہ تعالیٰ رنج و غم دور کر دیتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ عليه السلام حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ قَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِيْنَ قَالُوْا اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَ قَالُوْا ﴿ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴾ (173:3) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو اس وقت انہوں نے ﴿ حسبنا اللہ و نعم الوکیل ﴾ کہا اور محمد ﷺ نے بھی اس وقت ﴿ حسبنا اللہ و نعم الوکیل ﴾ کہا جب (بعض) لوگوں نے اہل ایمان سے کہا ”بے شک لوگوں نے تمہارے خلاف ایک بڑا لشکر جمع کیا ہے، لہٰذا ان سے ڈرو“ یہ سن کر ان کا ایمان اور بھی بڑھ گیا اور انہوں نے جواب دیا ﴿ حسبنا اللہ و نعم الوکیل ﴾ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 173) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible] ﴿ حسبنا اللہ و نعم الوکیل ﴾ [illegible]

① سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2797
② کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ ﴿ ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم ﴾ رقم الحدیث 4563

اَلْقُرْآنُ شِفَــــــاءٌ

قرآن مجید شفاء ہے

مسئلہ 253 قرآن مجید کی بکثرت تلاوت اور سماعت نفاق، حسد، بغض، لالچ، بخل، شکوک وشبہات اور وساوس جیسی بیماریوں سے شفا بخشتی ہے۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ﴾(57 :10)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نصیحت آچکی ہے جس میں دلوں کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے اور وہ نصیحت اہل ایمان کے لئے ہدایت اور رحمت بھی ہے۔" (سورہ یونس، آیت نمبر 57)

﴿ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ ﴾ (82:17)

"ہم قرآن میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے مگر ظالموں کے لئے خسارے کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 82)

﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ﴾(44:41)

"(اے محمد ﷺ!) کہو! یہ قرآن اہل ایمان کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔" (سورہ حم السجدہ، آیت نمبر 44)

مسئلہ 254 قرآن مجید کی بکثرت تلاوت اور سماعت، دل کی پریشانی، اضطراب، خوف، گھبراہٹ اور بے چینی جیسی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔

﴿ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ (28:13)

ترجمہ: سن رکھو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ (سورہ رعد، آیت نمبر 28)

مسئلہ 255 وسوسوں سے بچنے کے لئے سورہ اخلاص پڑھ کر اپنی داہنی جانب تین مرتبہ تھوکنا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 189 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 256 انسانوں کی نظر بد اور شیاطین جنات کے شر و فتن سے بچنے کے لئے معوذتین سے بہتر کوئی علاج نہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 198 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 257 سورہ بقرہ کی تلاوت جادو سے محفوظ رہنے اور جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے بہترین علاج ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 144 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 258 سورہ بقرہ کی تلاوت (یا سماعت) جنات شیاطین کے اثرات ختم کرنے کا بہترین علاج ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 143 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 259 سورہ بقرہ کی آخری دو آیات جادو کا اثر ختم کرنے کی زبردست تاثیر رکھتی ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 229 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 260 معوذتین کا دم جادو کا اثر زائل کرنے کے لئے بہت ہی موثر علاج ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَأْمَنُهُ



فعقد له عقدا فوضعه في بئر رجل من الأنصار فاشتكى لذلك أياما وفي حديث عائشة رضي الله عنها ستة أشهر فأتاه ملكان يعودانه فقعد أحدهما عند رأسه والآخر عند رجليه فقال أحدهما أتدري ما وجعه؟ قال فلان الذي كان يدخل عليه عقد له عقدا فألقاه في بئر فلان الأنصاري فلو أرسل إليه رجلا وأخذ منه العقد لوجد الماء قد اصفر فأتاه جبريل عليه السلام فنزل عليه بالمعوذتين وقال إن رجلا من اليهود سحرك والسحر في بئر فلان قال فبعث رجلا وفي طريق أخرى فبعث عليا رضي الله عنه فوجد الماء قد اصفر فأخذ العقد فجاء بها فأمره أن يحل العقد ويقرأ آية فجعل يقرأ ويحل فجعل كلما حل عقدة وجد لذلك خفة فبرأ وفي الطريق الأخرى فقام رسول الله ﷺ كأنما أنشط من عقال وكان الرجل بعد ذلك يدخل على النبي ﷺ فلم يذكر له شيئا منه ولم يعاتبه قط حتى مات رواه الطبراني ۞ (صحيح)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی رسول اکرم ﷺ کے پاس آتا جاتا تھا جس پر آپ ﷺ کو بہت اعتماد تھا اس نے آپ ﷺ کے لئے (دھاگوں میں) گرہیں لگائیں (یعنی جادو کیا) اور انہیں ایک انصاری کے کنوئیں میں ڈال دیا اس جادو کے اثر سے آپ ﷺ کو تکلیف رہنے لگی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں چھ ماہ کی مدت کا ذکر ہے) آپ ﷺ کے پاس عیادت کے لئے دو فرشتے (آدمیوں کی شکل میں) حاضر ہوئے ان میں سے ایک آپ ﷺ کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا آپ ﷺ کے پاؤں کے پاس۔ ایک فرشتے نے دوسرے سے پوچھا "کیا تمہیں معلوم ہے کہ آپ ﷺ کو کیا تکلیف ہے؟" دوسرے نے جواب دیا "فلاں شخص جو آپ ﷺ کے پاس آتا جاتا ہے اس نے آپ ﷺ پر گرہیں لگا کر جادو کیا ہے اور فلاں انصاری کے کنوئیں میں (اشیاء) ڈال دی ہیں اگر آپ ﷺ کسی آدمی کو بھیجیں جو گرہ شدہ دھاگے وہاں سے نکال لائے تو (جادو کے اثر سے) اس کنوئیں کا پانی زرد ہو چکا ہوگا (اس کے بعد) حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ ﷺ کو معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی اور بتایا کہ یہودیوں میں سے ایک آدمی نے آپ ﷺ پر جادو کیا ہے جو فلاں کنوئیں میں ہے

آپ ﷺ نے ایک آدمی بھیجا اور ایک روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کنویں کا پانی زرد ہو چکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ گرہ شدہ دھاگے لے کر آئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو وضو کرنے اور معوذتین کی آیات پڑھنے کی ہدایت کی آپ ﷺ آیت پڑھتے جاتے اور گرہ کھلتے جاتے حتی کہ ساری گرہیں کھل گئیں تو آپ ﷺ بالکل شفایاب ہو گئے دوسری روایت میں ہے کہ گویا آپ ﷺ باندھے گئے تھے اور (معوذتین پڑھنے کے بعد) آزاد ہو گئے ہیں اس واقعہ کے بعد وہ شخص (جادو کرنے والا) آپ ﷺ کے پاس آتا جاتا رہا لیکن آپ ﷺ نے اس سے کبھی اس بات کا ذکر تک نہ کیا حتی کہ اس کی موت تک اس سے چہرہ پھیرے رکھا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 261 بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت "بسم اللہ" کہنا بنی آدم کو شرمگاہ کے فتنوں سے محفوظ کر دیتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 216 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 262 جنون اور مرگی جیسی بیماریوں میں صبح و شام تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شفا بخش ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 140 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 263 زہریلے جانور کے کاٹنے کا علاج سورہ فاتحہ کے دم سے کرنا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 139 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 264 سورہ الکافرون اور معوذتین پڑھ کر دم کرنا بھی زہریلے جانور کے کاٹے کا اکسیر علاج ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 181 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 265 برے خواب کے شر سے بچنے کے لئے تعوذ کی آیت پڑھنی چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا

اَلسُّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا يُخْبِرْ بِهَا اَحَدًا فَاِنْ رَاٰى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے جو شخص ایسا خواب دیکھے جس میں وہ کوئی بری چیز محسوس کرے تو (جاگنے کے بعد) تین بار بائیں جانب تھوکے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے تو برا خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اسے چاہئے کہ برا خواب کسی کو نہ بتائے اور اگر کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو اسے خوش ہونا چاہئے اور اپنے خیر خواہ کے علاوہ کسی کو نہیں بتانا چاہئے۔" (تاکہ کوئی حسد نہ کرے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① قرآن مجید میں تعوذ کی آیت درج ذیل ہے۔ ﴿رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝﴾ "اے میرے رب! میں شیطان کی اکساہٹ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔"
② تعوذ کا دوسرا صیغہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا بھی درست ہے۔

مسئلہ 266 مرض الموت میں معوذتین پڑھ کر دم کرنے سے جان کنی کی تکلیف میں کمی ہوگی۔ ان شاء اللہ!

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 201 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

***

❶ كتاب الرؤيا، باب في كون الرؤيا من الله، رقم الحديث 5902

اَلْقُرْآنُ وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

قرآن مجید اور محمد رسول اللہ ﷺ

مسئلہ 267 رسول اکرم ﷺ قیام اللیل میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز آتی۔

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ❶ (صحیح)

حضرت مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ کے سینے سے رونے کے سبب ہنڈیا کے ابلنے جیسی آواز آ رہی تھی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 268 دوران ہجرت سراقہ بن جعشم کے تعاقب کے وقت رسول اکرم ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ: ... حَتّٰى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلٰى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عائشہ ؓ حدیث ہجرت میں روایت ہے ''(دوران ہجرت سراقہ بن جعشم اپنے تعاقب کا واقعہ بیان

❶ کتاب الصلاة، باب البکاء فی الصلاة (799/1)

❷ کتاب المناقب الانصار، باب هجرة النبی ﷺ و اصحابه الی المدینة 3906

کرتے ہوئے جاتے ہیں) میں نے گھوڑا لیا اس پر سوار ہوا اور سرپٹ دوڑانے لگا حتی کہ میں ان کے (یعنی نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے قریب پہنچ گیا اچانک میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور میں گر پڑا میں کھڑا ہوا اور ترکش کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے تیر لیا اور فال نکالی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں؟ فال میری مرضی کے برعکس نکلی لہٰذا میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور فال کی خلاف ورزی کرتے لگا پھر میں ان کے اتنا قریب پہنچ گیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے قرآن مجید پڑھنے کی آواز سنی رسول اکرم ﷺ (تلاوت میں) مشغول تھے اور ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے البتہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار (بے چینی سے) ادھر ادھر دیکھتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 269 دوران سفر بھی آپ ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 64 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 270 رسول اکرم ﷺ سونے سے قبل سورہ بنی اسرائیل، سورہ السجدہ، سورہ الزمر، سورہ ملک، مسبحات، سورہ اخلاص، سورہ الفلق، سورہ الناس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

وضاحت : احادیث مسئلہ نمبر 205/169/163/152 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 271 رسول اکرم ﷺ رمضان المبارک میں ہر سال قرآن مجید جبریل امین علیہ السلام کو سنایا کرتے تھے، سال وفات آپ ﷺ نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو قرآن مجید سنایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ہر سال (رمضان میں) ایک بار قرآن

❶ مشکوٰۃ المصابیح للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 2099

پڑھا جاتا۔ جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی آپ ﷺ کے سامنے دوبار قرآن مجید ختم کیا گیا۔ اسی طرح ہر سال آپ ﷺ دس دن کا اعتکاف فرماتے لیکن جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی اس سال بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٧٢ قیام اللیل کے دوران میں آپ ﷺ سورہ مائدہ کی ایک ہی آیت بار بار تلاوت فرماتے رہے حتی کہ فجر ہوگئی۔

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال : قام النبی ﷺ حتی اذا اصبح بآیة والآیة ﴿ ان تعذبهم فانهم عبادک و ان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم ﴾ (5:118) رواہ النسائی ❶ (حسن)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے لئے کھڑے ہوئے اور ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے صبح کر دی وہ آیت یہ تھی ﴿ ان تعذبهم فانهم عبادک و ان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم ﴾ (5:118) ترجمہ: ”اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں معاف فرما دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔“ (سورہ مائدہ، آیت 118) اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٧٣ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید سنا تو آپ ﷺ کے آنسو بہنے لگے۔

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال : قال لی النبی ﷺ ((اقرأ علیّ)) قلت : اقرأ علیک و علیک انزل ؟ قال ((فانی احب ان اسمعه من غیری)) فقرأت علیه سورة النساء حتی بلغت ﴿ فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید و جئنا بک علی هؤلاء شهیدا ﴾ (4:41) قال : ((امسک)) فاذا عیناه تذرفان . رواہ البخاری ❷

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا ”مجھے قرآن سناؤ۔“ میں نے عرض کیا ”کیا میں آپ کو سناؤں، حالانکہ آپ پر تو نازل ہوا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں دوسروں سے قرآن مجید سننا پسند کرتا ہوں۔“ میں نے آپ ﷺ کے سامنے سورہ نساء پڑھنی شروع کی۔

---

❶ کتاب الافتتاح، باب ترديد الآية 1/996

❷ کتاب التفسیر، باب فکیف اذا جئنا من کل امة … رقم الحدیث 4582

جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ (41:4) ترجمہ ”کیا حال ہوگا اس وقت جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اس امت پر گواہی دینے کے لئے آپ کو لائیں گے۔“ (سورہ نساء، آیت 41) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”بس اب رہنے دو۔“ اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 274 رسول اکرم ﷺ تلاوت قرآن میں سب سے زیادہ خوش الحان تھے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت براء بن عازب ؓ کہتے ہیں ”میں نے نبی اکرم ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورہ تین پڑھتے ہوئے سنا ہے میں نے ایسا خوش الحان کسی کو نہیں پایا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 275 صحابہ کرام ؓ کی خوبصورت آوازوں میں تلاوت قرآن سن کر آپ ﷺ بہت خوش ہوتے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے اور صحابہ کرام ؓ کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 287-292 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 276 قیامت کے ذکر والی سورتوں نے آپ ﷺ کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 151 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 277 رسول اکرم ﷺ قیام اللیل میں لمبی قراءت فرماتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک سوج جاتے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ اَتَكَلَّفُ هٰذَا

---

❶ کتاب الصلاة، باب القراءة في العشاء، رقم الحديث 1039

وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال: افلا اكون عبدا شكورا. رواه مسلم ❶

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی (اس میں اتنا طویل قیام فرمایا کہ) آپ ﷺ کے قدم مبارک سوج گئے آپ ﷺ سے عرض کیا گیا "آپ ﷺ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے تو آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 278 قیام اللیل کی ایک ہی رکعت میں رسول اکرم ﷺ نے سورہ بقرہ، سورہ نساء اور سورۃ آل عمران کی تلاوت فرمائی۔

عن حذيفة رضي الله عنه قال: صليت مع النبي ﷺ ذات ليلة فافتتح البقرة فقلت يركع عند المائة ثم مضى فقلت يصلي بها في ركعة فمضى فقلت يركع بها ثم افتتح النساء فقرأها ثم افتتح آل عمران فقرأها. رواه مسلم ❷

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی میں نے خیال کیا کہ آپ ﷺ سو آیات کے بعد رکوع کریں گے لیکن آپ ﷺ مسلسل پڑھتے گئے میں نے سوچا آپ ﷺ پوری سورت دو رکعتوں میں پڑھیں گے لیکن آپ ﷺ پڑھتے گئے میں نے سوچا اب آپ ﷺ سورت مکمل کر کے رکوع کریں گے لیکن آپ ﷺ نے سورہ نساء شروع کر دی اور اسے مکمل کیا اور پھر سورہ آل عمران شروع کر دی اور اسے بھی مکمل کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 279 قیام اللیل میں رسول اکرم ﷺ کی طویل قراءت اور صحابی کی تھکاوٹ۔

عن ابي وائل رضي الله عنه قال: قال عبد الله رضي الله عنه صليت مع رسول الله ﷺ فاطال حتى هممت بامر سوء قال قيل وما هممت به قال هممت ان اجلس وادعه. رواه مسلم ❸

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے (ایک رات) رسول اللہ

---

❶ كتاب صفات المنافقين واحكامهم، باب اكثار الاعمال والاجتهاد في العبادة، رقم الحديث 7125

❷ كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل، رقم الحديث 1814

❸ كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل، رقم الحديث 1815

ﷺ کے ساتھ نماز شروع کی آپ ﷺ نے اتنی لمبی قراءت فرمائی کہ میں نے ایک بری حرکت کرنے کا ارادہ کیا حضرت ابووائل سے پوچھا "عبداللہ ؓ نے کس بات کا ارادہ کیا؟" حضرت عبداللہ ؓ نے جواب دیا "میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ ﷺ کا ساتھ چھوڑ دوں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 280 رسول اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن ابوالعاص ؓ کو کم عمر ہونے کے باوجود محض اس لئے طائف کا گورنر بنایا کہ انہیں وفد کے باقی ارکان میں سے سب سے زیادہ قرآن مجید یاد تھا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَصْغَرُ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ وَفَدُوْا عَلَيْهِ مِنْ ثَقِيْفٍ وَذٰلِكَ اَنِّيْ كُنْتُ قَرَاْتُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْقُرْآنَ يَتَفَلَّتُ مِنِّيْ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِيْ وَقَالَ يَا شَيْطَانُ اُخْرُجْ مِنْ صَدْرِ عُثْمَانَ فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا اُرِيْدُ حِفْظَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❶ (صحیح)

حضرت عثمان بن ابوالعاص ؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے (طائف کا) گورنر مقرر فرمایا حالانکہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے ثقیف کے چھ افراد میں سے سب سے چھوٹا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے سورہ البقرہ یاد تھی میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! مجھے قرآن بھول جاتا ہے۔" آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا "اے شیطان! عثمان کے دل سے نکل جا۔" اس کے بعد جب بھی میں نے کوئی چیز یاد کرنا چاہی کبھی نہیں بھولی۔" اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 281 رسول اکرم ﷺ نے یمن کے دونوں حصوں کا گورنر دو ایسے صحابہ کو بنایا جو قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے والے تھے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 286 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



❶ سلسلہ احادیث الصحیحہ للالبانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 2918

اَلْقُرْآنُ وَالصَّحَابَةُ ؓ

قرآن مجید اور صحابہ کرام ؓ

مسئلہ ۲۸۲ حضرت ابوبکر صدیق ؓ اس قدر رقت آمیز آواز میں قرآن مجید کی تلاوت فرماتے کہ مشرکین مکہ کی عورتیں اور بچے آپ ؓ کی تلاوت سننے کے لئے ہجوم کر لیتے۔

مسئلہ ۲۸۳ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت ابوبکر ؓ کے آنسو بے اختیار بہنے لگتے۔

مسئلہ ۲۸۴ تلاوت قرآن کی خاطر حضرت ابوبکر ؓ نے کافر کی امان واپس کر دی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ ؓ مُهَاجِرًا نَحْوَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَابَكْرٍ ؓ ؟ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ؓ : اَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ فَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّيْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَاِنَّ مِثْلَكَ يَا اَبَابَكْرٍ ؓ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ ، اِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ ، وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ، فَاَنَا لَكَ جَارٌ ، اِرْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِيْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ ؓ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ ، اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ ، وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ؟ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ

الدَّغِنَة مُرْ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا نَخْشٰى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِذٰلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِجِوَارِكَ عَلٰى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ أَبٰى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذٰلِكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب مسلمانوں کو (قریش مکہ کی طرف سے) سخت تکلیفیں دی جانے لگیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت حبشہ کے لئے مکہ سے نکلے جب برک الغماد (جگہ کا نام) پہنچے تو قارہ قبیلہ کے سردار ابن دغنہ سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا "ابوبکر رضی اللہ عنہ کہاں جا رہے ہو؟" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے میں کسی دوسرے ملک جا رہا ہوں تا کہ اپنے رب کی عبادت کروں۔" ابن دغنہ نے کہا "ابوبکر رضی اللہ عنہ تجھ جیسا (شریف) آدمی نکلتا ہے نہ نکالا جاتا ہے تم بے سہاروں و بے سہاروں کو سہارا دیتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، دوسروں کا بوجھ (قرض) اپنے سر لیتے ہو، مہمان کی عزت کرتے ہو اور جھگڑوں میں حق کی حمایت کرتے ہو لہٰذا میں تمہیں اپنی پناہ میں لیتا ہوں واپس چلو اور اپنے شہر میں رہ کر اپنے

❶ کتاب المناقب باب هجرة النبي ﷺ ، رقم الحديث 3905

رب کی عبادت کرو۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابن دغنہ کے کہنے پر مکہ واپس تشریف لے آئے۔ شام کے وقت ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قریشی سرداروں کے پاس گیا اور کہا "ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا آدمی (از خود) کبھی نہیں نکلتا نہ نکالا جاتا ہے کیا تم ایک ایسے آدمی کو نکالنا چاہتے ہو جو بے سہاروں کا سہارا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، دوسروں کا بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور مصائب میں حق کی حمایت کرتا ہے؟" قریش نے ابن دغنہ کی امان تو رد نہ کی البتہ یہ کہا "ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ اپنے گھر میں رہ کر اللہ کی عبادت کرے، نماز پڑھے، قرآن پڑھے جتنا چاہے لیکن ہمیں ان باتوں سے اذیت نہ پہنچائے اور نہ ہی علانیہ یہ کام کرے اس کے علانیہ کام کرنے سے ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے فتنے میں پڑ جائیں گے۔" ابن دغنہ نے یہ ساری باتیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس شرط پر مکہ میں قیام پذیر ہوئے کہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کریں گے، نماز علانیہ نہیں پڑھیں گے اور نہ اپنے گھر سے باہر قرآن مجید کی تلاوت کریں گے پھر اچانک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اس میں نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے مشرکین کے بچے اور عورتیں اکٹھے ہو جاتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عبادت دیکھ کر حیران ہوتے اور ان کی طرف دیکھتے رہتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ کے ڈر سے بہت رونے والے تھے جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یہ صورت حال دیکھ کر قریش نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ آیا تو قریشی سرداروں نے اس سے شکایت کی ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے تیری امان اس شرط پر قبول کی تھی کہ وہ اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت کرے گا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس شرط کی خلاف ورزی کی ہے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور اس میں علانیہ نماز پڑھتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتا ہے ہمیں خدشہ ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے گمراہ ہو جائیں گے لہٰذا تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روکو اگر وہ چاہے تو اپنے گھر کے اندر رہ کر اپنے رب کی عبادت کرے لیکن اگر وہ نہ مانے اور علانیہ عبادت کرنے پر اصرار کرے تو پھر اس سے اپنی امان واپس لے لو ہم تمہاری امان نہیں توڑیں گے لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی علانیہ عبادت ہمیں کسی صورت برداشت نہیں ہے۔" چنانچہ ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا "ابوبکر (رضی اللہ عنہ) میں نے تمہارے معاملے میں قریشی سرداروں سے جو شرط طے کی تھی وہ تجھے معلوم ہے یا تو اس شرط پر قائم رہو یا میری امان واپس کر دو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب لوگ یہ سنیں میں نے جس کو امان دی تھی وہ توڑ دی گئی ہے۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "میں تیری امان واپس کرتا ہوں اور اللہ عزوجل کی امان پر راضی

کیا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 283 حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی خوش الحان تلاوت سننے کے لئے فرشتے آسمانوں سے زمین پر اتر آئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 126 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 284 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا قرآن پڑھتے رہتے، جبکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پہلی رات سو جاتے اور پچھلی رات اٹھ کر تلاوت فرماتے۔

عن ابی بردة رضی اللہ عنہ قال بعث رسول اللہ ﷺ ابا موسی و معاذ بن جبل الی الیمن، قال و بعث کل واحد منھما علی مخلاف قال و الیمن مخلافان ثم قال یسرا و لا تعسرا و بشرا و لا تنفرا فانطلق کل واحد منھما الی عملہ فقال معاذ یا عبد اللہ کیف تقرأ القرآن؟ قال قائما و قاعدا و علی راحلتی اتفوقہ تفوقا قال فکیف تقرأ انت یا معاذ؟ قال انام اول اللیل فاقوم و قد قضیت جزئی من النوم فاقرأ ما کتب اللہ لی فاحتسب نومتی کما احتسب قومتی. رواہ البخاری ❶

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ابو موسیٰ (اشعری رضی اللہ عنہ) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا۔ یمن کے دو حصے ہیں، دونوں کو ایک ایک حصہ کا گورنر بنایا اور نصیحت فرمائی "لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنا مشکل پیدا نہ کرنا، خوش کرنا نفرت نہ دلانا۔" اس کے بعد دونوں حضرات کام پر روانہ ہو گئے۔ (ایک ملاقات میں) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کا سے استفسار کیا "آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟" انہوں نے جواب دیا "کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے اور اپنی سواری پر بھی تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں۔" پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ سے پوچھا "معاذ! تم کیسے پڑھتے ہو؟" حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا "میں پہلی رات سو جاتا ہوں اور پچھلی رات نیند پوری کرنے کے بعد اٹھ جاتا ہوں اور پھر قرآن کی اتنی تلاوت کرتا ہوں جتنی اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھی

❶ کتاب المغازی، باب بعث ابی موسی و معاذ الی الیمن، رقم الحدیث 4341

ہے میں جس طرح ثواب کی نیت سے اٹھتا ہوں اسی طرح ثواب کی نیت سے سوتا ہوں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 287 حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خوبصورت آواز میں تلاوت سن کر رسول اکرم ﷺ نے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

عن ابی موسی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ انہ قال یا ابا موسی رضی اللہ عنہ لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داود. رواہ الترمذی❶ (صحیح)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی قراءت سن کر فرمایا "اے ابوموسیٰ! تجھے تو داؤدی کا سا حسن عطا کیا گیا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 288 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ کے تمام ارکان قرآن مجید کے عالم تھے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان القراء اصحاب مجالس عمر رضی اللہ عنہ و مشاورتہ کھولا کانوا او شبانا. رواہ البخاری❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (امور مملکت چلانے کے لئے) بیٹھنے والے اور مشورہ دینے والے تمام (القراء) قرآن مجید کے قاری ہوتے، خواہ بوڑھے ہوتے یا جوان۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 289 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو قرآن مجید سننے سنانے کا شوق فرماتے۔

عن علقمۃ رضی اللہ عنہ قال کنا جلوسا مع ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجاء خباب رضی اللہ عنہ فقال یا ابا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ایستطیع ہؤلاء الشباب ان یقرءوا کما تقرأ؟ قال اما انک لو شئت

---

❶ ابواب المناقب، باب مناقب ابو موسی الاشعری [illegible] (3029/3)

❷ کتاب التفسیر، [illegible] سورۃ الاعراف [illegible] 4642

لَوْ شِئْتَ أَمَرْتُ بَعْضَهُمْ يَقْرَأُ عَلَيْكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ اقْرَأْ يَا عَلْقَمَةُ ﷺ. فَقَرَأْتُ خَمْسِيْنَ آيَةً مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تَرٰى؟ قَالَ قَدْ أَحْسَنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا أَقْرَأُ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ يَقْرَؤُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ تشریف لائے کہنے لگے "اے ابوعبدالرحمن رضی اللہ عنہ! (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا یہ لوگ (یعنی آپ رضی اللہ عنہ کے شاگرد) بھی تمہاری طرح قرآن پڑھ سکتے ہیں؟" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا "ہاں! اگر تم کہو تو میں ان میں سے کسی کو کہوں کہ وہ تمہیں قرآن سنائے؟" حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا "ہاں! کہو!" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا "پڑھو!" حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ مریم کی پچاس آیات تلاوت کیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا "کیسی قراءت ہے؟" حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کہا "خوب!" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا "جس طرح میں پڑھتا ہوں علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح پڑھتا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 290 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تلاوت قرآن سے لگاؤ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ اسْتَمَدُّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَدُوٍّ فَأَمَدَّهُمْ بِسَبْعِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا نُسَمِّيْهِمُ الْقُرَّاءَ فِيْ زَمَانِهِمْ كَانُوْا يَحْتَطِبُوْنَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ رعل، ذکوان، عصیہ اور بنی لحیان نے اپنے دشمنوں کے خلاف رسول اللہ ﷺ سے مدد چاہی آپ ﷺ نے ستر انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کی مدد کے لئے روانہ فرمایا ہم ان (ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو اس وقت قاری کہتے تھے یہ لوگ دن کے وقت لکڑیاں جمع کرتے (تاکہ فروخت کر کے گزر بسر کر سکیں) اور رات کو نماز پڑھتے (نماز میں تلاوت قرآن، عام تلاوت سے افضل ہے) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 291 حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز تلاوت سن کر آپ ﷺ

❶ کتاب المغازی، باب قدوم الاشعریین و اهل الیمن، رقم الحدیث 4391

❷ کتاب المغازی، باب غزوة الرجیع و رعل و ذکوان و بئر معونة، رقم الحدیث 4090

نے اس کی تحسین فرمائی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَسَمِعَ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فَقَالَ ((مَنْ هٰذَا؟)) فَقِيْلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ ((لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيْرِ آلِ دَاوٗدَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❶ (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے ایک آدمی کی قراءت کی تو فرمایا "یہ کون ہے؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا "عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ" آپ ﷺ نے فرمایا "یہ تو داؤد علیہ السلام کی آل کی خوش الحانی سے نوازا گیا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 212 حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی وجد آفریں تلاوت سن کر رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اَبْطَأْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتِ؟ قُلْتُ كُنْتُ اَسْتَمِعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِكَ لَمْ اَسْمَعْ مِثْلَ قِرَاءَتِهٖ وَصَوْتِهٖ مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اسْتَمَعَ لَهٗ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ هٰذَا سَالِمٌ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِيْ اُمَّتِيْ مِثْلَ هٰذَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ❷ (صحیح)

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں ایک رات میں عشاء کے بعد دیر سے گھر پہنچی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا "کہاں تھی؟" میں نے عرض کیا "آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص کی قراءت سن رہی تھی جس سے اس جیسی قراءت کبھی نہیں سنی۔" آپ ﷺ بھی (تلاوت سننے کے لئے) کھڑے ہوئے اور میں بھی کھڑی ہوئی۔ دونوں غور سے تلاوت سنتے رہے پھر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "یہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام سالم رضی اللہ عنہ ہے۔ اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے (خوش الحان) آدمی پیدا کئے ہیں۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

---

❶ كتاب اقامة الصلوات والسنة فيها، باب في حسن الصوت بالقرآن، رقم الحديث (1102/1)

❷ كتاب اقامة الصلوات والسنة فيها، باب في حسن الصوت بالقرآن (1100/1)

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 293 نوجوان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تحفیظ قرآن اور تلاوت قرآن کا شوق۔

عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنه قال جمعت القرآن فقرأته كله في ليلة فقال رسول الله ﷺ ((إني أخشى أن يطول عليك الزمان وأن تمل فاقرأه في شهر)) فقلت دعني أستمتع من قوتي وشبابي قال ((فاقرأه في عشرة)) قلت دعني أستمتع من قوتي وشبابي قال ((فاقرأه في سبع)) قلت دعني أستمتع من قوتي وشبابي فأبى. رواه ابن ماجة[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا اور رات بھر میں اسے ختم کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے خدشہ ہے کہ تمہاری عمر لمبی ہو اور تم تھک جاؤ گے لہٰذا ایک ماہ میں ختم کیا کرو۔“ میں نے عرض کیا ”مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرما دیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اچھا دس دن میں ختم کر لیا کرو۔“ میں نے پھر عرض کیا ”مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرما دیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اچھا سات دن میں ختم کر لیا کرو۔“ میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا ”مجھے اپنی طاقت اور جوانی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت عنایت فرما دیں۔“ آپ ﷺ نے اس سے زیادہ پڑھنے سے منع فرما دیا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 294 وفد طائف میں نوجوان صحابی حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو مکمل سورۃ البقرہ یاد تھی اس لئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں گورنر نامزد فرما دیا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ 280 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 295 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عام طور پر سات دنوں میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

عن أوس رضي الله عنه قال سألت أصحاب رسول الله ﷺ كيف تحزبون القرآن قالوا ثلاث وخمس وسبع وتسع وإحدى عشرة وثلاث عشرة وحزب المفصل. رواه ابن ماجة[2]

---

[1] كتاب إقامة الصلوات، باب في كم يستحب يختم القرآن (1/1106)

[2] كتاب إقامة الصلوات، باب في كم يستحب يختم القرآن (1/1105)

حضرت اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا "آپ لوگ کس طرح قرآن ختم کرتے ہیں؟" انہوں نے جواب دیا "پہلے دن تین سورتیں، دوسرے دن پانچ سورتیں، تیسرے دن سات سورتیں، چوتھے دن نو سورتیں، پانچویں دن گیارہ سورتیں، چھٹے دن تیرہ سورتیں اور ساتویں روز آخری منزل (حزب مفصل)" (یعنی سات دنوں میں پورا قرآن ختم کرتے تھے) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 296 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب جبرائیل علیہ السلام کے لہجے میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بَشَّرَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے مبارک باد دی اور بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص قرآن مجید کو اسی عمدہ طریقے سے تلاوت کرنا چاہے جس طریقے سے وہ نازل ہوا ہے، تو اسے چاہئے کہ ام عبد (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت) جیسی قراءت کرے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

مسئلہ 297 سورہ والمرسلات نازل ہونے کے فوراً بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی اور یاد کر لی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ غَارٍ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيْهِ وَ اِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ اقْتُلُوْهَا)) قَالَ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ فَقَالَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيْتُمْ شَرَّهَا

❶ [illegible] باب فضل عبداللہ بن مسعود (118/1)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (منیٰ کے) ایک غار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران آپ ﷺ پر سورہ المرسلات نازل ہوئی۔ ہم نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر اسے یاد کرلیا۔ آپ ﷺ سورہ المرسلات کی تلاوت فرما رہے تھے کہ اسی دوران میں ایک سانپ اپنی بل سے نکلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اسے مار ڈالو۔'' ہم اسے مارنے لگے تو وہ بل میں گھس گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''چلو وہ تمہارے حملے سے بچ گیا تم اس کے حملے سے بچ گئے۔'' (یعنی اللہ کا شکر ادا کرو) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 298 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سالم رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگیاں قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ خُذُوْا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَسَالِمٍ رضی اللہ عنہ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن مجید چار آدمیوں سے سیکھو ① حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ② حضرت سالم رضی اللہ عنہ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) ③ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ④ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 299 حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آیت عذاب کی تلاوت۔

قَرَءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سُوْرَةَ الطُّوْرِ حَتّٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ﴾ (7:52) فَبَكٰى وَاشْتَدَّ بُكَاؤُهٗ حَتّٰى مَرِضَ وَ عَادُوْهُ ❸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے جب وہ اس آیت پر پہنچے ''بے شک

---

❶ كتاب التفسير ، باب تفسير سورة المرسلات ، رقم الحديث (4931)
❷ كتاب فضائل القرآن ، باب القراء من اصحاب النبي ﷺ ، رقم الحديث 4999
❸ [illegible]

تیرے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے۔" (سورہ طور، آیت نمبر 7) تو رونے لگے، بہت روئے حتی کہ بیمار ہو گئے اور لوگ آپ کی عیادت کے لیے آنے لگے۔

مسئلہ 300 سورہ مریم کی ایک آیت یاد آنے پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر رقت طاری ہوئی۔

عن قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ قال: كان عبد الله بن رواحة رضي الله عنه واضعا رأسه في حجر امرأته فبكى فبكت امرأته فقال: ما يبكيك؟ قالت: رأيتك تبكي فبكيت، قال: إني ذكرت قول الله عز وجل ﴿وإن منكم إلا واردها﴾ (19:71) فلا أدري أنجو منها أو لا؟ ذكره ابن كثير ①

حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ رونے لگے۔ بیوی صاحبہ بھی رونے لگیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا "تم کیوں رو رہی ہو؟" بیوی صاحبہ نے کہا "میں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو میں بھی رونے لگی۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے "مجھے اللہ عزوجل کا یہ ارشاد یاد آگیا "تم میں سے کوئی نہیں جس کا جہنم پر سے گزر نہ ہو۔" (سورہ مریم، آیت نمبر 71) اور مجھے معلوم نہیں کہ میں جہنم سے نجات پاؤں گا یا نہیں؟" ابن کثیر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ 301 خواتین میں سماعت قرآن کا شوق۔

عن ام هانئ رضي الله عنها بنت ابي طالب قالت: كنت اسمع قراءة النبي ﷺ بالليل وانا على عريشي. رواه ابن ماجة ② (صحيح)

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "میں رات کے وقت اپنے مکان کی چھت پر نبی اکرم ﷺ کی تلاوت سنا کرتی تھی۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 302 حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا نے خطبہ جمعہ میں رسول اکرم ﷺ سے سورہ ق

---

① تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورہ مریم

② کتاب اقامة الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (1109/1)

سن کر زبانی یاد کرلی۔

عن ام هشام بنت حارثة بن النعمان رضي الله عنها قالت : ما اخذت ق والقرآن المجيد الا عن لسان رسول الله ﷺ يقرؤها كل يوم جمعة على المنبر اذا خطب الناس. رواه مسلم❶

حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ''میں نے سورہ ق '' رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر یاد کی آپ ﷺ یہ سورہ جمعہ کے خطبہ میں پڑھا کرتے تھے جب لوگوں کو خطبہ دیتے تھے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 1113 خواتین کا شوق تحفیظ وتلاوت قرآن۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ان ام الفضل بنت الحارث رضي الله عنها سمعته وهو يقرأ والمرسلات عرفا فقالت يا بني لقد ذكرتني بقراء تك هذه السورة انها لآخر ما سمعت رسول الله ﷺ يقرأ بها في المغرب. رواه مسلم❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (ان کی والدہ) ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے انہیں سورہ المرسلات پڑھتے سنا تو کہنے لگیں ''بیٹا! تو نے یہ قرات کر کے مجھے (بھولی ہوئی سورت) یاد دلا دی ہے یہی وہ سورت ہے جو میں نے آخری زمانے میں رسول اللہ ﷺ سے مغرب کی نماز میں سنی تھی۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 1114 حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا بنت نوفل رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی حافظہ تھیں۔

عن ام ورقة بنت نوفل رضي الله عنهما ان النبي ﷺ لما غزا بدرا قالت قلت له يا رسول الله ﷺ ائذن لي في الغزو معك امرض مرضاكم لعل الله ان يرزقني شهادة قال ((قري في بيتك فان الله تعالى يرزقك الشهادة)) قال وكانت قد قرأت القرآن فاستأذنت النبي ﷺ ان تتخذ في دارها مؤذنا فاذن لها. رواه ابوداؤد❸ (حسن)

❶ كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، رقم الحديث 2003

❷ كتاب الصلاة، باب القراءة في الصبح، رقم الحديث 1033

❸ صحيح سنن ابي داؤد، [illegible] (552/2)

حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ غزوہ بدر کی تیاری فرما رہے تھے تو میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی اپنے ساتھ غزوہ میں جانے کی اجازت عطا فرمائیں میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی شاید مجھے اللہ تعالیٰ شہادت سے سرفراز فرمائیں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اپنے گھر میں ہی رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرما دیں گے۔" راوی کہتے ہیں ام ورقہ رضی اللہ عنہا حافظ قرآن تھیں، چنانچہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے گھر میں (عورتوں کی نماز باجماعت پڑھانے کے لئے) موذن مقرر کرنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے لئے موذن مقرر فرما دیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 313 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، تلاوت قرآن اور فکر آخرت۔

عن عروة عن أبيه رضي الله عنهما قال: كنت إذا غدوت أبدأ ببيت عائشة رضي الله عنها أسلم عليها فغدوت يوما فإذا هي قائمة تقرأ ﴿فمن الله علينا ووقانا عذاب السموم﴾ [52:27] وتدعو وتبكي وترددها فقمت حتى مللت القيام فذهبت إلى السوق لحاجتي ثم رجعت فإذا هي قائمة كما هي تصلي وتبكي. ذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة ❶

حضرت عروہ اپنے باپ (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) جب صبح گھر سے نکلتا تو پہلے (اپنی خالہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سلام عرض کرتا، ایک روز میں گھر سے نکلا (اور حسب معمول سلام کرنے حاضر ہوا) تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (نماز میں) کھڑی تھیں اور قرآن مجید کی آیت ﴿فمن الله علينا ووقانا عذاب السموم﴾ "اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں گرم ہوا کے عذاب سے بچا لیا۔" (سورہ طور، آیت 27) تلاوت فرما رہی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ آیت بار بار پڑھتی جا رہی تھیں اور روتی جا رہی تھیں۔ میں (انتظار کے لئے) کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ میں اکتا گیا اور میں کسی کام سے بازار چلا گیا واپس پلٹا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابھی تک نماز میں کھڑی تھیں اور (وہی آیت) پڑھ پڑھ کر رو رہی تھیں۔ امام ابن جوزی نے صفۃ الصفوۃ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

❶ صفة الصفوة، الجزء الثاني، رقم الصفحة 404

مسئلہ 306 ایک خاتون صحابیہ کا قرآن مجید پر قابل رشک عبور۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ‏رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوْبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ‏رضی اللہ عنہ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (7:59) فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ ‏رضی اللہ عنہ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جسم گودنے والیوں اور گدوانے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر، خوبصورتی کے لئے دانت (رگڑ رگڑ کر) کھلے کروانے والیوں پر (نیز) اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو تبدیل کرنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔" بنی اسد کی ایک عورت ام یعقوب نے یہ بات سنی جو کہ قرآن پڑھا کرتی تھی، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہا، "میں نے سنا ہے" تم نے جسم گدوانے اور گودنے والیوں پر، چہرہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے والیوں پر دانتوں کو کشادہ کروانے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ کو بدلنے والیوں پر لعنت کی ہے؟" حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا "میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور یہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے۔" اس عورت نے کہا "میں نے (اپنے پاس محفوظ) دو تختیوں کے درمیان سارا قرآن پڑھ ڈالا ہے، لیکن مجھے تو اس میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں ملا۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اگر تو قرآن غور سے پڑھتی تو تجھے یہ بات مل جاتی۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "رسول جس بات کا حکم دے اس

❶ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الثاني، رقم الحديث 1377

پر عمل کرو اور جس سے منع کروں اس سے باز آ جاؤ۔" (سورۃ الحشر، آیت 7) پھر وہ عورت بولی: "ان باتوں میں سے بعض باتیں تو تمہاری بیوی میں بھی ہیں۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "جاؤ جا کر دیکھو۔" وہ عورت گئی تو اس کی بیوی میں ایسی کوئی بات نہ پائی۔ چنانچہ وہ واپس آئی اور کہنے لگی: "میں نے کوئی بات بھی تمہاری بیوی میں نہیں دیکھی۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اگر وہ ایسا کرتی تو ہم کبھی اس سے صحبت نہ کرتے۔" (یعنی اسے طلاق دے دیتے) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 112 بچوں میں تحفیظ قرآن اور تلاوت قرآن کا شوق۔

عن عمرو بن سلمة رضي الله عنه قال كنا بماء ممر الناس وكان يمر بنا الركبان فنسألهم ما للناس ما للناس ما هذا الرجل فيقولون يزعم أن الله أرسله أوحى إليه أو أوحى الله بكذا فكنت أحفظ ذلك الكلام فكأنما يقر في صدري وكانت العرب تلوم بإسلامهم الفتح فيقولون اتركوه وقومه فإنه إن ظهر عليهم فهو نبي صادق فلما كانت وقعة أهل الفتح بادر كل قوم بإسلامهم وبدر أبي قومي بإسلامهم فلما قدم قال جئتكم والله من عند النبي ﷺ حقا فقال صلوا صلاة كذا في حين كذا وصلوا صلاة كذا في حين كذا فإذا حضرت الصلاة فليؤذن أحدكم وليؤمكم أكثركم قرآنا فنظروا فلم يكن أحد أكثر قرآنا مني لما كنت أتلقى من الركبان فقدموني بين أيديهم وأنا ابن ست أو سبع سنين. رواه البخاري ❶

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہماری رہائش پانی کی ایک جگہ پر تھی جہاں سے مسافر گزرتے تھے۔ ہم ان سے پوچھتے: "(مکہ کے) لوگوں کا کیا حال ہے؟ اور اس آدمی (یعنی محمد ﷺ) کا معاملہ کیا ہے؟" لوگ کہتے: "وہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور اللہ اس پر ایسی اور ایسی وحی نازل کرتا ہے۔" میں اس وحی کے الفاظ یوں یاد کرتا گویا کسی نے میرے سینے میں وہ آیات جما دی ہوں۔ اہل عرب ایمان لانے کے معاملے میں فتح مکہ کے منتظر تھے اور کہتے تھے: "اس آدمی اور اس کی قوم کو اس کے حال پر چھوڑ دو اگر یہ اپنی قوم پر غالب آ گیا تو یہ سچا نبی ہے۔" جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قبیلہ پہلے اسلام لانا چاہتا تھا۔ میرے باپ نے

❶ کتاب المغازی، باب مقام النبی ﷺ بمکة زمن الفتح، رقم الحدیث 4303

بھی اپنی قوم کے ساتھ اسلام لانے میں جلدی کی جب وہ نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کر کے آیا تو کہنے لگا واللہ میں سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ فلاں نماز فلاں وقت اور فلاں نماز فلاں وقت پڑھو جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک آدمی اذان دے اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ امامت کرائے میری قوم کے لوگوں نے دیکھا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہ تھا کیوں کہ میں مسافروں سے سن سن کر بہت زیادہ قرآن یاد کر چکا تھا لہذا انہوں نے مجھے امام بنایا اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 308 غلاموں میں تحفیظ قرآن اور تلاوت قرآن کا شوق۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ قال لما قدم المھاجرون الاولون نزلوا العصبۃ قبل مقدم النبی ﷺ فکان یؤمھم سالم ؓ مولی ابی حذیفۃ ؓ وکان اکثرھم قرآنا۔ رواہ ابو داؤد ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے مہاجرین کا پہلا قافلہ جب مقام عصبہ (قبا بستی کے قریب ایک چھوٹی سی بستی) میں وارد ہوا تو ان کی امامت حضرت ابوحذیفہ ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم ؓ کراتے تھے کیوں کہ انہیں قرآن سب سے زیادہ یاد تھا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

***

❶ کتاب الصلاۃ، باب من احق بالامامۃ (1/548)

عِقَابُ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهٖ

قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل نہ کرنے کی سزا

مسئلہ 309 جس نے فخر جتلانے یا بڑا بننے کے لئے قرآن کا علم حاصل کیا اس کے لئے آگ ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لاَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَ لاَ لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَ لاَ تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ علماء پر فخر جتاؤ، یا جہلاء سے جھگڑا کرو، یا مجلس میں بڑے بن جاؤ، جو شخص ایسا کرے گا اس کے لئے آگ ہے آگ ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 310 قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل نہ کرنے والوں کے ہونٹ جہنم میں آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں گے۔

عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ كُلَّمَا قُرِضَتْ وَفَتْ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰؤُلاَءِ؟ قَالَ : خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لاَ يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَءُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلاَ يَعْمَلُوْنَ بِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❷ (حسن)

حضرت انس ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”معراج کی رات میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے اور وہ پھر صحیح سالم ہو جاتے“ (پھر دوبارہ کاٹے

❶ كتاب السنة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به (206/1)

❷ صحيح الجامع الصغير للالباني الجزء الاول، رقم الحديث 128

جاتے انہوں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا ” یہ کون لوگ ہیں؟“ جبریل علیہ السلام نے بتایا ” یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو دوسروں کو وعظ کرتے تھے لیکن خود عمل نہیں کرتے تھے اللہ کی کتاب پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 111 دوسروں کو قرآن پڑھنے پڑھانے اور خود عمل نہ کرنے کا المناک انجام۔

عَنْ اُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِى النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِى النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَىْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ ؟ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ ؟ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ ❶

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل آئیں گی پھر جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اسی طرح وہ آدمی اپنی انتڑیوں کے گرد گھومے گا۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور پوچھیں گے ”اے فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ تم تو ہمیں نیکی کا حکم دیتے تھے اور برائی سے روکتے تھے؟“ وہ جواب دے گا ”ہاں! میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائی کا ارتکاب کرتا تھا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 112 دنیا کمانے کے لئے قرآن مجید پڑھنے والوں کی آپ ﷺ نے مذمت فرمائی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِىِّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِئُ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ وَفِيْكُمُ الْاَحْمَرُ وَفِيْكُمُ الْاَبْيَضُ وَفِيْكُمُ الْاَسْوَدُ اِقْرَءُوْهُ قَبْلَ اَنْ يَقْرَاَهُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يُتَعَجَّلُ اَجْرُهُ وَلَا يُتَاَجَّلُهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ❷ (صحیح)

---

❶ كتاب بدء الخلق، باب صفة النار، رقم الحديث 3268

❷ كتاب الصلاة، باب ما يجزئ الأمي والأعجمي من القراءة (741/1)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "الحمد للہ! اللہ کی کتاب ایک ہے اور تمہارے درمیان پڑھنے والے سرخ بھی ہیں اور کالے بھی ہیں لہٰذا اسے خوب پڑھو اس سے پہلے کہ ایسے لوگ آئیں جو قرآن مجید اس طرح سنوار سنوار کر پڑھیں گے جس طرح تیر کو سنوارا جاتا ہے، لیکن وہ اس کا بدلہ آخرت کی بجائے دنیا میں وصول کریں گے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 313 جس نے عمل کرنے کے بجائے دنیا کمانے کے لئے قرآن مجید کا علم حاصل کیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((من تعلم علما مما يبتغى به وجه الله لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يوم القيامة)) رواه ابن ماجة ❶ (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے وہ علم حاصل کیا جس سے اللہ کی رضا حاصل ہو (وہ درست ہے) لیکن جو اسے دنیاوی مفادات کے لئے حاصل کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 314 دادو دہش وصول کرنے کے لئے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والا، لیکن اس پر عمل نہ کرنے والا قیامت کے روز منہ کے بل جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ((ان اول الناس يقضى عليه يوم القيامة رجل تعلم العلم وعلمه وقرأ القرآن فاتي به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها؟ قال تعلمت العلم وعلمته وقرأت فيك القرآن قال كذبت ولكنك تعلمت العلم ليقال عالم وقرأت القرآن ليقال هو قارئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القي في النار)) رواه مسلم ❷

---

❶ كتاب السنة باب الانتفاع بالعلم والعمل به 202/1

❷ مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث 1085

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز جس شخص کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ آدمی ہوگا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور وہ (عالم) ان نعمتوں کا اقرار کرے گا تب اللہ اس سے پوچھے گا ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے تو قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو کہا گیا تجھے عالم اور قاری کہا پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 315 قرآنی آیات کی منافقانہ تلاوت کرنے والے اور ان پر عمل نہ کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ ((انہ یخرج من ضئضئ هذا قوم یتلون کتاب اللہ رطبا لا یجاوز حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة)) رواہ البخاری ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک منافق کے بارے میں) فرمایا "اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید مزے لے لے کر پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانے سے باہر نکل جاتا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے

عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ ﷺ ((اکثر منافقی امتی قراؤها)) رواہ احمد ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میری امت کے بیشتر منافقین قراء ہوں گے۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

---

❶ کتاب المغازی، باب بعث علی بن ابی طالب و خالد بن ولید الی الیمن، رقم الحدیث 4351

❷ صحیح جامع الصغیر للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 1214

مسئلہ ۱۱۸ قرآن مجید کا علم حاصل کرنے کے بعد سے ترک کرنے یا اس پر عمل نہ کرنے والے کا سر جہنم میں بار بار پتھر سے کچلا جائے گا۔

عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال كان رسول الله ﷺ مما يكثر أن يقول لأصحابه: ((هل رأى أحد منكم من رؤيا؟)) قال: فيقص عليه من شاء الله أن يقص وإنه قال ذات غداة: ((إنه أتاني الليلة آتيان وإنهما ابتعثاني وإنهما قالا لي انطلق وإني انطلقت معهما وإنا أتينا على رجل مضطجع وإذا آخر قائم عليه بصخرة وإذا هو يهوي بالصخرة لرأسه فيثلغ رأسه فيتدهده الحجر ههنا فيتبع الحجر فيأخذه فلا يرجع إليه حتى يصح رأسه كما كان ثم يعود عليه فيفعل به مثل ما فعل المرة الأولى قال قلت لهما سبحان الله ما هذان؟ قال: قالا لي: فإنه الرجل يأخذ القرآن فيرفضه وينام عن الصلاة المكتوبة)) رواه البخاري ❶

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات (نماز فجر کے بعد) صحابہ کرام سے پوچھا کرتے "تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟" پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوئی آدمی اپنا خواب بیان کرتا تو آپ ﷺ اس کی تعبیر فرماتے۔ ایک روز آپ ﷺ نے اپنا خواب یوں بیان فرمایا "گزشتہ رات میرے پاس دو (فرشتے) آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا "چلو" میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ ہم ایک ایسے آدمی پر سے گزرے جو پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی (فرشتہ) اس کے سر پر پتھر لئے کھڑا تھا وہ پتھر اس کے سر پر مارتا اور اس کا سر کچل دیتا، پتھر لڑھک کر ایک طرف چلا جاتا، فرشتہ پتھر لینے جاتا تو اس کی واپسی تک اس شخص کا سر پہلے کی طرح بالکل صحیح سالم ہو جاتا۔ فرشتہ پھر پتھر مار کر اس کا سر کچل دیتا (یہ سلسلہ جاری رہا) میں نے ان سے پوچھا "سبحان اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟" میرے ساتھی فرشتوں نے جواب دیا "یہ وہ آدمی ہے جس نے قرآن حاصل کیا پھر اسے چھوڑ دیا اور فرض نماز (عشاء) پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : [illegible]

* * *

❶ [illegible] 7047

عِقَابُ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ

اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے کی سزا

مسئلہ 317 قرآن مجید کے حوالے سے کوئی ایسی بات کہنا جو شریعت کا مطلوب اور منشا نہ ہو، جہنم کا سزاوار بنا دیتا ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ (41:40)

"بے شک وہ لوگ جو ہماری آیات میں تحریف کرتے ہیں وہ ہم سے مخفی نہیں۔ بھلا جو شخص آگ میں ڈالا جانے والا ہے وہ اچھا ہے یا وہ جو قیامت کے روز امن کے ساتھ آنے والا ہے؟ تم جو چاہو کرو (لیکن یاد رکھو) جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے یقیناً دیکھنے والا ہے۔" (سورہ حم السجدہ، آیت نمبر 40)

مسئلہ 318 قرآنی آیات کی من مانی تفاسیر کرنے والے اللہ کے غضب میں مبتلا ہوں گے۔

﴿الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ﴾ (40:35)

"وہ لوگ جو اللہ کی آیات میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو، ان کا جھگڑا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اہل ایمان کے نزدیک سخت غصہ والا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر و جبار کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔" (سورہ المومن، آیت نمبر 35)

مسئلہ 319 قرآن مجید کے اصل مدعا کو نظر انداز کر کے غلط معنی پہنانا، اسلاف کی تفسیر سے ہٹ کر نئے نئے نکات پیدا کرنا، سیاق و سباق سے الگ

کر کے آیات کا مفہوم لینا اور آیات کی من مانی تفسیر کرنا کفر ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْآنِ کُفْرٌ)) رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 320 کتاب و سنت کے علم کے بغیر اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے والے کے منہ میں قیامت کے روز آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَهُ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ وَمَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِغَیْرِ مَا یَعْلَمُ جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ)) رَوَاهُ اَبُوْ یَعْلٰی ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس سے کوئی دینی مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے چھپایا تو وہ قیامت کے روز آگ کی لگام میں جکڑا ہوا آئے گا اور جس نے قرآن کے معاملے میں علم کے بغیر بات کی وہ بھی قیامت کے روز آگ کی لگام میں جکڑا ہوا آئے گا۔" اسے ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے۔



❶ کتاب السنة باب النهی عن الجدال فی القرآن رقم الحدیث 4603

❷ الترغیب والترهیب للمنذری کتاب العلم الاول رقم الحدیث 207

عِقَابٌ عَلٰی کَرَاهِيَةِ الْاٰيَةِ الْقُرْاٰنِيَّةِ

قرآن مجید کی کسی آیت کو ناپسند کرنے کی سزا

مسئلہ 161 جو شخص قرآن مجید کی کسی ایک آیت، حکم، قانون یا فیصلے کو ناپسند کرے، وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝﴾ (9-8:47)

"وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لئے ہلاکت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا، اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔" (سورہ محمد، آیت نمبر 8-9)

وضاحت: [illegible]

مسئلہ 162 ناپسندیدگی، شک اور تنقید کی نگاہ سے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والے ظالموں کے کفر اور گمراہی میں قرآن مجید اور بھی اضافہ کرتا ہے۔

﴿وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝﴾ (82:17)

"اور قرآن مجید نہیں اضافہ کرتا ظالموں کو مگر خسارے میں۔" (سورہ بنی اسرائیل، آیت 82)

﴿وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى﴾ (44:41)

"اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے، ان کے لئے قرآن کانوں کی گرانی اور آنکھوں کی پٹی ہے۔"

(سورہ حم السجدہ، آیت 44)



عِقَابُ الْاِسْتِهْزَاءِ بِالْاٰيَةِ الْقُرْاٰنِيَّةِ

قرآن مجید کی کسی آیت کا استہزاء کرنے کی سزا ❶

مسئلہ 323 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے کی سزا جہنم ہے۔

﴿ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا ۝ ﴾(106:18)

”یہ جہنم کی سزا انہیں اس لئے دی جائے گی کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا۔“ (سورہ الکہف، آیت نمبر 106)

مسئلہ 324 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کو قیامت کے روز ذلیل اور رسوا کرنے کے لئے کسی بھولی بسری چیز کی طرح نظر انداز کر دیا جائے گا۔

﴿ وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ ﴾(35-34:45)

”اور ان سے کہہ دیا جائے گا آج ہم تمہیں ایسے بھلا دیں گے جیسے تم نے (دنیا میں) آج کے دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ یہ سزا ہے اس جرم کی کہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا (اور تم یہ سمجھتے رہے کہ ہماری اس زندگی کا کوئی حساب کتاب لینے والا نہیں ہے) آج کے روز انہیں نہ جہنم سے نکالا جائے گا نہ ہی انہیں توبہ کی اجازت دی جائے گی۔“ (سورہ الجاثیہ، آیت نمبر 34-35)

مسئلہ 325 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کے لئے قیامت کے روز رسوا

---

❶ یاد رہے قرآن مجید کی آیت کا استہزاء [illegible] کی حدیث کا استہزاء [illegible]
[illegible] کی سنت کا استہزاء [illegible] کا حکم بھی یہی ہے۔

کن عذاب ہوگا۔

﴿ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ ﴾ (9:45)

''اور جب اسے ہماری کوئی آیت معلوم ہوتی ہے تو اس کا مذاق اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔'' (سورہ جاثیہ، آیت نمبر 9)

مسئلہ 326 قرآنی آیات کا مذاق اڑانے والوں کا دنیا اور آخرت میں بدترین انجام ہوگا۔

﴿ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ۝ ﴾ (10:30)

''پھر جن لوگوں نے برائیاں کیں آخرکار ان کا انجام بھی برا ہوگا (انہوں نے برائی یہ کی کہ) اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑایا۔'' (سورہ روم، آیت نمبر 10)

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ ﴾ (6:31)

''اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو بے ہودہ باتیں خریدتا ہے تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کرے اور اللہ کی آیات کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔'' (سورہ لقمان، آیت نمبر 6)

مسئلہ 327 عہد نبوی ﷺ میں قرآن مجید کا مذاق اڑانے والے مرتد شخص کا عبرتناک انجام

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا ، فَكَانَ يَقُولُ : مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ ﷺ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ ، فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ

صاحبنا لما هرب منهم فألقوه فحفروا له فأعمقوا فأصبح وقد لفظته الأرض فقالوا هذا فعل محمد ﷺ وأصحابه نبشوا عن صاحبنا لما هرب منهم فألقوه خارج القبر فحفروا له وأعمقوا له في الأرض ما استطاعوا فأصبح وقد لفظته الأرض فعلموا أنه ليس من الناس فألقوه رواه البخاري ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عیسائی آدمی مسلمان ہوا تو اس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ لی اور رسول اکرم ﷺ کے لئے (وحی کی) کتابت کرنے لگا لیکن بعد میں مرتد ہو گیا کہنے لگا محمد (ﷺ) کو تو کسی بات کا پتہ نہیں ہے جو کچھ میں لکھ کر دیتا ہوں بس وہی پڑھ دیتے ہیں۔ اللہ نے جب اسے موت دی تو عیسائیوں نے اسے (قبر میں) دفن کر دیا صبح ہوئی تو (لوگوں نے دیکھا کہ) زمین نے اسے باہر اگل پھینکا ہے عیسائیوں نے کہا یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ وہ ان کے دین سے بھاگ آیا ہے لہذا انہوں نے اس کی قبر کھود کر لاش باہر نکال پھینکی ہے عیسائیوں نے اس کے لئے دوبارہ قبر کھودی اور اسے (پہلے کی نسبت) زیادہ گہرا کیا اور (لاش کو) دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو (لوگوں نے دیکھا کہ) زمین نے اسے پھر باہر نکال پھینکا ہے عیسائیوں نے پھر الزام لگایا یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ وہ ان کے دین سے بھاگ آیا ہے لہذا انہوں نے اس کی قبر کھود کر لاش باہر نکال پھینکی ہے عیسائیوں نے (تیسری مرتبہ) اس کے لئے قبر کھودی اور اتنی گہری کھودی جتنی گہری وہ کھود سکتے تھے۔ صبح ہوئی تو (لوگوں نے دیکھا کہ) زمین نے اسے پھر نکال باہر پھینکا ہے تب انہیں یقین ہو گیا کہ یہ مسلمانوں کا کام نہیں تھا بلکہ اللہ کا عذاب ہے چنانچہ عیسائیوں نے اس کی لاش ایسے ہی پھینک دی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



❶ كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام

عِقَابُ مَنْ شَكَّ فِي الْقُرْآنِ

قرآن مجید میں شک کرنے کی سزا ❶

مسئلہ 426 قرآن مجید کی کسی آیت، حکم یا فیصلے میں شک کرنے کی سزا جہنم ہے۔

﴿ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ ﴾ (57:13-16)

"قیامت کے روز منافق مرد اور عورتیں مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تاکہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ فائدہ اٹھائیں مگر ان سے کہا جائے گا پیچھے (یعنی دنیا میں) لوٹ جاؤ اور وہاں سے (اپنے لئے) روشنی ڈھونڈ کر لاؤ۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس دروازے کے اندر رحمت (یعنی جنت) ہوگی اور باہر عذاب (یعنی جہنم) ہوگا۔ منافق (دوبارہ) مومنوں سے پکار کر کہیں گے کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ مومن جواب دیں گے ہاں، مگر تم نے اپنے آپ کو (نفاق کے) فتنے میں ڈالا، موقع پرستی کی (اللہ اور رسول کے بارے میں) شک میں پڑے

❶ [illegible]
1. [illegible]
2. [illegible]
3. [illegible]
4. [illegible]
5. [illegible]
6. [illegible]

رہے اور جھوٹی توقعات (اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کی) تمہیں فریب دیتی رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (یعنی موت) آ گیا اور آخر وقت تک وہ بڑا دھوکے باز (یعنی شیطان) تمہیں اللہ تعالیٰ کے معاملے میں دھوکہ دیتا رہا لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ کافروں سے تمہارا ٹھکانا جہنم ہے وہی جہنم تمہاری ساتھی ہے اور بدترین انجام ہے۔" (سورہ حدید، آیت 13-15)

﴿ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ○ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيبٍ ○ ﴾(25-24:50)

"ڈال دو جہنم میں ہر بڑے کافر کو جو حق سے عناد رکھتا تھا، خیر سے روکنے والا، حد سے گزرنے والا اور شک میں پڑنے والا تھا۔" (سورہ ق، آیت نمبر 24-25)

مسئلہ 329 قرآن مجید میں شک کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

﴿ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ○ ﴾(34:40)

"اس طرح اللہ گمراہ کرتا ہے ہر اس شخص کو جو حد سے بڑھنے والا اور شک میں پڑنے والا ہو۔" (سورہ المومن، آیت نمبر 34)

مسئلہ 330 قرآن مجید میں شک کرنے والے قیامت کے روز ایمان لانا چاہیں گے لیکن انہیں ایمان لانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

﴿ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ ○ ﴾(54:34)

"قیامت کے روز ان (شک میں پڑنے والوں) کے درمیان اور ان کی خواہشات کے درمیان اس طرح پردہ حائل کر دیا جائے گا جیسے ان سے پہلوں کے درمیان حائل کیا گیا کیونکہ یہ سخت شک اور تردد میں پڑے ہوئے تھے۔" (سورہ سبا، آیت نمبر 54)

***

عِقَابُ الْاِعْرَاضِ عَنِ الْقُرْآنِ

قرآن مجید سے اعراض کی سزا[1]

(أ) اَلْعِقَابُ فِی الدُّنْيَا

دنیا میں سزا

مسئلہ 311 قرآن مجید سے اعراض کرنے والا دنیا میں تکلیف دہ زندگی بسر کرے گا۔

﴿ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۝ ﴾ (124:20)

"اور جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے۔" (سورۃ طٰہٰ، آیت نمبر 24)

مسئلہ 312 قرآن مجید سے غفلت برتنے والوں پر دنیا میں اللہ تعالیٰ ایسا شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو انہیں اس فریب میں مبتلا رکھتا ہے کہ وہ راہ راست پر ہیں۔

﴿ وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ ﴾ (37-36:43)

---

[1] [illegible]

"اور جو شخص رحمان کے ذکر سے غفلت برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور یہ شیطان ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم درست راستے پر ہیں۔" (سورۃ الزخرف، آیات 36-37)

مسئلہ ۲۳۳ قرآن مجید سے اعراض کرنے والے دنیا میں ذلیل اور رسوا ہوں گے۔

وضاحت : مسئلہ نمبر 33 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) العقاب في البرزخ

برزخ میں سزا

مسئلہ ۲۳۴ قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو قبر میں شدید عذاب دیا جاتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَ تُوُلِّيَ وَ ذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ ، اَتَاهُ مَلَكَانِ فَاَقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ : مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ ؟ فَيَقُوْلُ : اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ ، فَيُقَالُ : اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ)) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا ، وَ اَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ : لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ ، فَيُقَالُ : لَا دَرَيْتَ وَ لَا تَلَيْتَ ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جب بندہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس چلتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں "تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہتا تھا؟" (یعنی محمد ﷺ کے بارے میں) اہل ایمان جواب دیتا ہے "میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" پھر اسے کہا جاتا ہے "دیکھ جہنم میں تیری جگہ یہ تھی جس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں جگہ عنایت فرمادی۔" چنانچہ وہ

[1] کتاب الجنائز ، باب المیت یسمع خفق النعال

والے دونوں فرشتے کہیں گے اور کافر یا منافق (منکر نکیر کے جواب میں) کہتا ہے "مجھے معلوم نہیں (محمد ﷺ کون ہیں) میں وہی کچھ کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔" چنانچہ اسے کہا جاتا ہے "تو نے سمجھا نہ پڑھا (قرآن و حدیث)" پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے اور وہ بری طرح چیختا ہے جس کی آواز جن و انس کے علاوہ اس کے پاس والی ساری مخلوق سنتی ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

(ج) الْعِقَابُ فِي الْآخِرَةِ
آخرت میں سزا

مسئلہ 335 قرآن مجید سے اعراض کرنے والے اپنی قبروں سے اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کی آنکھیں خوف اور دہشت سے پتھرائی ہوئی ہوں گی۔

﴿مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ۝ خَالِدِينَ فِيهِ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ۝ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝﴾ (102-100:20)

"اور جو بھی قرآن سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے روز سخت بوجھ اٹھائے گا ایسے لوگ ہمیشہ اسی کیفیت میں مبتلا رہیں گے قیامت کے روز ان کے لئے یہ بوجھ اٹھانا بڑا تکلیف دہ ہوگا جس روز صور پھونکا جائے گا ہم مجرموں کو اس حال میں گھیر لائیں گے کہ ان کی آنکھیں (خوف سے) پتھرائی ہوئی ہوں گی۔" (سورہ طہٰ، آیت نمبر 102:100)

مسئلہ 336 قرآن مجید سے اعراض کرنے والے بعض لوگوں کو اپنی قبر سے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۝﴾ (124:20)

"اور جو شخص میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور آخرت میں ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔" (سورہ طہٰ، آیت نمبر 124)

﴿ وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلًا ○ ﴾(17:72)

”اور جو شخص اس دنیا میں (قرآن سے) اندھا بن کر رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا بلکہ راستہ پانے میں اندھوں سے بھی گیا گزرا ہوگا۔“ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 72)

مسئلہ 117 قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کے خلاف قیامت کے روز خود رسول اکرم ﷺ مقدمہ دائر کروائیں گے۔

﴿ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ○ ﴾(25:30)

اور (قیامت کے روز) رسول کہے گا ”اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تھا۔“ (سورہ الفرقان، آیت نمبر 30)

مسئلہ 118 قیامت کے روز قرآن مجید خود بھی اعراض کرنے والوں کے خلاف مقدمہ دائر کرے گا۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے روز) قرآن مجید تیرے حق میں گواہی دے گا یا تیرے خلاف گواہی دے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 119 قرآن مجید سے اعراض کرنے والوں کو قرآن مجید جہنم میں لے جائے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ 28 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



❶ کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم الحدیث 534

اَلْاَحَادِيْثُ الضَّعِيْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ

ضعیف اور موضوع احادیث

① مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ اُعْطِيَ بِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا اَمَانٌ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ

''جس نے سورۂ آل عمران پڑھی اسے ہر آیت کے بدلے جہنم کے پل سے امان دی جائے گی۔''

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے [illegible] صفحہ 239

② مَنْ قَرَءَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَمْ يَتَوَلَّ قَبْضَ نَفْسِهِ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى

''جس نے آیت کرسی پڑھی اس کی روح صرف اللہ تعالیٰ قبض کریں گے۔''

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے [illegible] صفحہ 239

① اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَءَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ ❶

''ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا دل سورۂ یٰسین ہے جو سورۂ یٰسین پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھے گا۔''

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے [illegible] رقم الحدیث 543

④ مَنْ قَرَءَ يٰسٓ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ

''جس نے سورۂ یٰسین دن کے پہلے حصے میں پڑھی اس کی ضروریات پوری کی جائیں گی۔''

وضاحت یہ حدیث مرسل [illegible] رقم الحدیث 2177

⑤ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيُقْرَأُ عِنْدَهُ سُوْرَةُ يٰسٓ اِلَّا هَوَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

''مرنے والے کے پاس سورۂ یٰسین پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر موت کی سختی آسان فرما دیتے ہیں۔''

❶ [illegible]

وضاحت: یہ حدیث [illegible] 363-364

⑥ اقرءوا سورة يس على موتاكم.

"اپنے مرنے والوں پر سورہ یٰس پڑھا کرو۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے [illegible] حدیث 70

⑦ من دخل المقابر فقرأ سورة يس خفف عنهم يومئذ وكان له بعدد من فيها حسنات

"جو شخص قبرستان میں داخل ہوا اور سورہ یٰس پڑھی اس روز اللہ تعالیٰ اس قبرستان کے مردوں کے عذاب میں کمی کر دے گا اور جتنے مردے وہاں ہوں گے ان کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی۔"

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے [illegible] حدیث 1246

⑧ من قرأ سورة يس في ليلة الجمعة غفر له.

"جس نے جمعہ کی رات سورہ یٰس پڑھی اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے [illegible] 191

⑨ يس لما قرئت له

"سورہ یٰس جس مقصد کے لیے پڑھی جائے وہ مقصد پورا ہوتا ہے۔"

وضاحت: یہ حدیث [illegible] 103

⑩ من قرأ يس ابتغاء وجه الله تعالى غفر له ما تقدم من ذنبه فاقرؤوها عند موتاكم.

"جس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے سورہ یٰس پڑھی اس کے سارے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے سو اسے اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔"

وضاحت: یہ حدیث [illegible] حدیث 5797

⑪ ((من قرأ يس يريد بها الله غفر الله له وأعطي من الأجر كأنما قرأ القرآن اثنتي عشرة مرة وأيما مريض قرئت عنده سورة يس نزل عليه بعدد كل حرف عشرة أملاك يقومون بين يديه صفوفا فيصلون ويستغفرون ويشهدون قبضه وغسله ويتبعون جنازته ويصلون عليه ويشهدون دفنه وأيما مريض قرئ سورة

يس، وهو في سكرات الموت لم يقبض ملك الموت روحه حتى يجيئه رضوان خازن الجنان بشربة من الجنة فيشربها وهو على فراشه فيموت وهو ريان ولا يحتاج الى حوض من حياض الأنبياء حتى يدخل الجنة وهو ريان))

''جو شخص ہمیشہ سورۃ یٰسین پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور اس کو اتنا اجر عطا فرمائے گا جیسے اس نے پورے قرآن کو بارہ مرتبہ پڑھا ہو اور جس مریض کے پاس سورۃ یٰسین پڑھی جائے تو اس پر اس کے مرنے کے بعد دس (10) فرشتے نازل ہوں گے جو اس کے سامنے صف بستہ کھڑے ہوں گے نمازیں پڑھیں گے اس کے لئے استغفار کریں گے اس کی روح قبض ہوتے وقت اس کے پاس موجود ہوں گے اس کے جنازے کے پیچھے جائیں گے اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے اس کے دفن کا مشاہدہ کریں گے اور جس مریض کے پاس سکرات موت کی حالت میں سورۃ یٰسین پڑھی جائے اس کی روح ملک الموت اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک کہ جنت کا محافظ رضوان جنت کی شراب نہیں لے آئے گا جس کو وہ اپنے بستر پر پی لے گا اور اس حال میں مرے گا کہ سیراب ہوگا اور انبیاء کرام میں سے کسی حوض کا محتاج نہیں ہوگا اور جنت میں سیراب داخل ہوگا۔''

وضاحت: [illegible] حدیث نمبر 97

(2) ان الله تبارك وتعالى قرأ طه ويس قبل ان يخلق آدم بألفي عام فلما سمعت الملائكة القرآن قالوا طوبى لأمة ينزل هذا عليهم وطوبى لألسن تتكلم بهذا وطوبى لأجواف تحمل هذا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل سورۃ طٰہٰ اور سورۃ یٰسین پڑھیں جب فرشتوں نے قرآن سنا تو کہا: سعادت مند ہے وہ امت جس پر یہ قرآن نازل ہوگا سعادت مند ہیں وہ زبانیں جو اس کی تلاوت کریں گی اور سعادت مند ہیں وہ دل جو اسے یاد رکھیں گے۔''

وضاحت: [illegible] حدیث نمبر 1248

(3) من قرأ يس مرة فكأنما قرأ القرآن عشر مرات

"جس نے ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھی اس نے گویا دس مرتبہ قرآن مجید پڑھ لیا۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے ... حدیث 5788

من قرأ يس مرة فكأنما قرأ القرآن مرتين

"جس نے ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھی اس نے گویا دو مرتبہ قرآن پڑھا۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے ... حدیث 5801

من كتب يس ثم شربها دخل جوفه ألف نور وألف رحمة وألف بركة وألف دواء ونزع منه ألف داء

"جس نے سورۂ یٰسین لکھی پھر اسے پیا اس کے پیٹ میں ایک ہزار نور، ایک ہزار رحمتیں، ایک ہزار برکتیں اور ایک ہزار دوائیں داخل ہو گئیں یا ایک ہزار بیماریاں اس سے نکل گئیں۔"

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ... حدیث 3293

إن فاتحة الكتاب وآية الكرسي والآيتين من آل عمران شهد الله أنه لا إله إلا هو اللهم مالك الملك إلى وترزق من تشاء بغير حساب معلقات بالعرش ما بينهن وبين الله حجاب قلن تهبطنا إلى أرضك وإلى من يعصيك فقال الله عز وجل حلفت لا يقرؤكن أحد من عبادي دبر كل صلاة إلا جعلت الجنة مثواه على ما كان منه وإلا أسكنته حظيرة القدس وإلا نظرت إليه بعيني المكنونة كل يوم سبعين نظرة وإلا قضيت له كل يوم سبعين حاجة أدناها المغفرة وإلا أعذته من كل عدو ونصرته منه

"فاتحۃ الکتاب، آیت الکرسی اور سورۂ آل عمران کی دو آیات شهد الله أنه لا إله إلا هو اور اللهم مالك الملك ... وترزق من تشاء بغير حساب تک عرش سے معلق ہیں ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔ آیات نے عرض کیا: (یا اللہ) تو ہمیں اپنی زمین پر نازل کر رہا ہے اور ان کی طرف جو تیرے نافرمان ہیں؟" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں قسم کھاتا ہوں کہ میرے بندوں میں سے جو شخص ہر نماز کے بعد انہیں پڑھے گا میں جنت کو اس کا ٹھکانہ بناؤں گا، جنت میں اس کو آباد کروں گا اور اپنی پوشیدہ آنکھ سے ہر روز ستر مرتبہ دیکھوں گا ہر روز اس کی

[illegible] ہر ضرورت پوری کروں گا [illegible] ہر دشمن سے پناہ دوں گا اور اس پر فتح دوں گا۔"

وضاحت: [illegible] 229-230

(17) من قرأ حم المؤمن الى اليه المصير وآية الكرسي حين يصبح حفظ بهما حتى يمسي ومن قرأهما حين يمسي حفظ بهما حتى يصبح

"جس نے سورہ حم مومن (سورہ غافر) اليه المصير تک (یعنی پہلی تین آیات) اور آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھی وہ شام تک محفوظ ہو جائے گا، اور جس نے شام کے وقت پڑھیں وہ صبح تک محفوظ ہو جائے گا۔"

وضاحت: [illegible] الحدیث 5781

(18) لكل شيء عروس وعروس القرآن الرحمن

"ہر چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی زینت سورہ الرحمن ہے۔"

وضاحت: [illegible] حدیث 1350

(19) من قرأ سورة الواقعة في كل ليلة لم تصبه فاقة ابدا

"جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑھے اسے کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔"

وضاحت: [illegible] (289/1)

(20) اقرؤوا سورة هود يوم الجمعة

"جمعہ کے روز سورہ ہود پڑھا کرو۔"

وضاحت: [illegible] حدیث 1168

(21) من قرأ حم الدخان في ليلة اصبح يستغفر له سبعون الف ملك

"جس نے رات کے وقت سورہ حم الدخان پڑھی اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔"

وضاحت: [illegible] حدیث 544

(22) من قرأ حم الدخان في ليلة الجمعة غفر له



"جس نے جمعہ کی رات سورہ حم الدخان پڑھی اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے۔"

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف سنن الترمذی للالبانی، رقم الحدیث 545

(23) مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَتَیْ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوْبُ مِائَتَیْ سَنَةٍ.

"جس نے دو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اس کے دو سو سال کے گناہ معاف کیے جائیں گے۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 295

(24) مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فِی الصَّلَاةِ اَوْ غَیْرِهَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ

"جس نے نماز میں یا بغیر نماز کے سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دیں گے۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر للالبانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5793

(25) مَنْ قَرَءَ فِیْ اَثَرِ وُضُوْئِهِ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ مَرَّةً وَاحِدَةً کَانَ مِنَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَیْنِ کُتِبَ فِیْ دِیْوَانِ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثًا حَشَرَهُ اللّٰهُ مَحْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ.

"جس نے وضو کے بعد سورہ قدر ایک مرتبہ پڑھی اس کا شمار صدیقین میں سے ہوگا جس نے دو بار پڑھی اس کا شمار شہداء کے رجسٹر میں لکھا جائے گا اور جس نے تین مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اسے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح قبر سے اٹھائے گا۔"

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے۔ ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات، از ڈاکٹر سید سعید احسن عابدی، حدیث نمبر 104

(26) مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ یَمُوْتُ فِیْهِ لَمْ یُفْتَنْ فِیْ قَبْرِهِ وَاَمِنَ مِنْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ وَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِاَکُفِّهَا حَتّٰی تُجِیْزَهُ مِنَ الصِّرَاطِ اِلَی الْجَنَّةِ.

"جس نے اپنے مرض الموت میں سورہ اخلاص پڑھی اور مر گیا وہ قبر میں فتنے میں نہیں ڈالا جائے گا قبر کے دبانے سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے روز فرشتے اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھا کر پل صراط پار کرائیں گے اور جنت میں پہنچا دیں گے۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 301

(27) مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کَتَبَ اللّٰهُ اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ حَسَنَةٍ اِلَّا

أن يكون عليه دين.

"جس نے ہر روز دو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں پندرہ سو نیکیاں لکھے گا۔"

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 300

(28) من قرأ كل يوم مائتي مرة قل هو الله أحد محي عنه ذنوب خمسين سنة إلا أن يكون عليه دين.

"جس نے ہر روز دو سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ قرض کے علاوہ اس کے سارے گناہ معاف فرما دیں گے۔"

وضاحت: یہ حدیث منکر ہے ملاحظہ ہو ضعیف سنن ترمذی للالبانی رقم الحدیث 551

(29) أسست السموات السبع والأرضون السبع على قل هو الله أحد.

"ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں سورہ اخلاص پر قائم کی گئی ہیں۔"

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات از الاستاذ ... رقم الحدیث 100

(30) من مر على المقابر فقرأ فيها إحدى عشرة مرة قل هو الله أحد ثم وهب أجره للأموات أعطي من الأجر بعدد الأموات

"جو شخص قبرستان سے گزرے اور وہاں گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب مردوں کو بخش دے تو اسے مردوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا۔"

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو موضوع اور منکر روایات از الاستاذ ... رقم الحدیث 96

(31) فضل حملة القرآن على الذي لم يحمله كفضل الخالق على المخلوق.

"حامل قرآن کو غیر حامل قرآن پر وہی فضیلت حاصل ہے جو خالق کو مخلوق پر حاصل ہے۔"

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے ملاحظہ ہو الاحادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث 369

(32) حامل القرآن حامل راية الإسلام من أكرمه فقد أكرم الله ومن أهانه فعليه لعنة الله

"حامل قرآن اسلام کا پرچم اٹھانے والے کی طرح ہے جس نے اس کی عزت کی اللہ اس کی عزت کرے گا اور جس نے اس کی توہین کی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔"



وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے [illegible] حدیث 2874

(۱۳) من قرء السورة التي يذكر فيها آل عمران يوم الجمعة صلى الله عليه وملئكته حتى تحجب الشمس

"جو شخص جمعہ کے روز وہ سورہ پڑھے جس میں آل عمران کا ذکر ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سورج غروب ہونے تک درود بھیجتے رہتے ہیں۔"

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے [illegible] حدیث 415

(۱۴) من قرء ربع القرآن فقد أوتي ربع النبوة ومن قرء ثلث القرآن فقد أوتي ثلث النبوة ومن قرء ثلثي القرآن فقد أوتي ثلثي النبوة ومن قرء القرآن فقد أوتي النبوة

"جس نے ایک چوتھائی قرآن پڑھا اسے ایک چوتھائی نبوت دی گئی جس نے ایک تہائی قرآن پڑھا اسے ایک تہائی نبوت دی گئی جس نے دو تہائی قرآن پڑھا اسے دو تہائی نبوت دی گئی اور جس نے پورا قرآن پڑھا اسے پوری نبوت دی گئی۔"

وضاحت: یہ حدیث [illegible] حدیث 476

(۱۵) إن القوم ليبعث الله عليهم العذاب حتما مقضيا فيقرأ صبي من صبيانهم في الكتاب الحمد لله رب العالمين فيسمعه الله تعالى فيرفع عنهم بذلك العذاب أربعين سنة

"ایک قوم پر اللہ تعالیٰ یقینا اٹل ہو جانے والا عذاب بھیجے گا لیکن اس قوم میں سے ایک بچہ مکتب میں سے الحمد للہ رب العالمین پڑھے گا تب اللہ تعالیٰ سن لے گا اور چالیس دن کے لئے اس سے عذاب اٹھا لے گا۔"

وضاحت: یہ حدیث [illegible] صفحہ 228

(۱۶) من قرء القرآن واستظهره فأحل حلاله وحرم حرامه أدخله الله به الجنة وشفعه في عشرة من أهل بيته كلهم قد وجبت له النار

"جس نے قرآن پڑھا اور اسے حفظ کیا اس کے حلال کو حلال جانا اور [illegible] حرام کو حرام جانا اللہ تعالیٰ اسے

جنت میں داخل فرمائے گا اور ان کے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کے حق میں سفارش قبول فرمائے گا جن کا جہنم میں جانا واجب ہو چکا ہوگا۔"

وضاحت یہ حدیث سخت ضعیف ہے۔ [illegible] حدیث 553

في فاتحة الكتاب شفاء من كل داء

"سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔"

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔ [illegible] حدیث 2170

اذا زلزلت تعدل له بنصف القرآن

"سورہ اذا زلزلت پڑھنے والے کو نصف قرآن کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔ [illegible] حدیث 548

من قرء في الفجر الم نشرح والم تر كيف لم يرمد

"جس نے نماز فجر میں سورہ الم نشرح اور سورہ فیل پڑھی وہ کبھی بیمار نہیں ہوگا۔"

وضاحت یہ حدیث بے اصل ہے۔ [illegible] حدیث 67

من قرء حم الدخان في ليلة جمعة او يوم جمعة بنى الله له بيتا في الجنة

"جس نے جمعہ کی رات یا دن سورہ دخان پڑھی اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔"

وضاحت یہ حدیث سخت ضعیف ہے۔ [illegible] حدیث 5780

ان هذه القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد اذا اصابه الماء قيل يا رسول الله ﷺ وما جلاؤها قال كثرة ذكر الموت وتلاوة القرآن

"جس طرح پانی کی موجودگی میں لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اسی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔" عرض کیا گیا "یا رسول اللہ ﷺ! اسے کیسے دور کیا جا سکتا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "موت کا کثرت سے ذکر کرنے اور تلاوت قرآن کرنے سے۔"

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔ [illegible] حدیث 2168

من اراد ان ينام على فراشه فنام على يمينه ثم قرء قل هو الله احد مائة مرة فاذا كان يوم القيامة يقول له الرب يا عبدي ادخل على يمينك الجنة

''جو شخص سوتے وقت اپنی دائیں کروٹ لیٹے اور سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے قیامت کے روز اس کا رب فرمائے گا'' اے میرے بندے اپنی دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا۔''

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے: سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی، رقم الحدیث 552

(۵۱) يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْئَلَتِيْ أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں ''جس شخص کو تلاوت قرآن نے میرے ذکر سے روکا یا مجھ سے مانگنے سے روکا میں اسے دوسرے مانگنے والوں سے بہتر دوں گا اور کلام اللہ کو دوسرے کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے۔''

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے: سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی، رقم الحدیث 562

(۵۵) إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

''جس شخص کے دل میں قرآن مجید کی کوئی آیت نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔''

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے: سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی، رقم الحدیث 557

(۵۳) مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاتَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مَاتَ شَهِيْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

''جس نے صبح کے وقت تین بار أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ کہا اور پھر سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھیں اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اسی روز فوت ہو جائے تو شہادت کا رتبہ پاتا ہے اور جس نے شام کے وقت یہ عمل کیا اس کے لئے صبح تک یہی اجر و ثواب ہے۔''

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے: سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی، رقم الحدیث 560

(۵۴) مَنْ قَرَأَ خَوَاتِيْمَ الْحَشْرِ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقُبِضَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَوْ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَوْجَبَ الْجَنَّةَ

"جس نے سورہ حشر کی آخری (تین) آیات رات کے وقت یا دن کی وقت پڑھیں اس دن یا رات مر گیا تو اس پر جنت واجب ہو جائے گی۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر للالبانی، الجزء السادس، رقم الحدیث 5782

(47) اقرء القرآن بالحزن فانه نزل بالحزن.

"قرآن مجید کو غم کے ساتھ پڑھو اس لئے کہ وہ غم کے ساتھ نازل ہوا ہے۔"

وضاحت: یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر للالبانی، رقم الحدیث 1162

(48) من ختم القرآن اول النهار صلت عليه الملائكة حتى يمسي ومن ختمه آخر النهار صلت عليه الملائكة حتى يصبح

"جس نے دن کے پہلے حصے میں قرآن ختم کیا اس پر فرشتے شام تک درود بھیجتے رہتے ہیں اور جس نے دن کے آخری حصے میں ختم کیا اس پر فرشتے صبح تک درود بھیجتے رہتے ہیں۔"

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر للالبانی، الجزء الخامس، رقم الحدیث 5579

(49) من قرأ منكم والتين والزيتون فانتهى الى آخرها أليس الله بأحكم الحاكمين فليقل "بلى وانا على ذلك من الشاهدين" ومن قرأ لا أقسم بيوم القيمة فانتهى الى أليس ذلك بقادر على ان يحيي الموتى. فليقل "بلى" ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبأي حديث بعده يؤمنون فليقل "امنا بالله"

"تم میں سے جو شخص سورۃ التین شروع سے لے کر آخر تک یعنی أليس الله بأحكم الحاكمين تک پڑھے اسے یہ کہنا چاہئے "بلى وانا على ذلك من الشاهدين" کیوں نہیں، میں اس بات پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں اور جو شخص سورۃ القیامہ آخر تک یعنی أليس ذلك بقادر على ان يحيي الموتى پڑھے اسے "بلى" یعنی کیوں نہیں کہنا چاہئے اور جو شخص سورۃ المرسلات پڑھتے ہوئے فبأي حديث بعده يؤمنون پر پہنچ کر اسے "امنا بالله" کہنا چاہئے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف سنن ابی داؤد للالبانی، رقم الحدیث 188

(50) من قال حين يصبح فسبحان الله ... تظهرون الى كذلك تخرجون ادرك مافاته في يومه ذلك ومن قالهن حين يمسي ادرك مافاته في ليلته

"جس نے صبح کے وقت یہ آیت پڑھی فَسُبْحَانَ اللّٰهِ ... اللہ کے لئے تسبیح ہے۔ جب تم شام
کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو۔ زمین اور آسمانوں میں حمد اسی کے لائق ہے۔ تیسرے پہر اور ظہر
کے وقت بھی وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور زمین کو مرنے
کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اسی طرح تم بھی (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ (سورۃ الروم، آیت نمبر 17-18) اسے
اس کا ثواب بھی ملے گا جو اس دن اس سے (کسی وجہ سے) رہ گئے اور جو شام کو پڑھے گا
اسے اس کا ثواب بھی ملے گا جو اس رات میں رہ گئے۔"

وضاحت: یہ روایت ضعیف ہے۔ [illegible] الالبانی [illegible] 1081

(۶۹) مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ كَفَاهُ اللّٰهُ مَا أَهَمَّهُ صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا

"جس نے صبح اور شام کے وقت سات مرتبہ یہ آیت پڑھی حسبی اللہ لا الہ الا ... ترجمہ: مجھے
اللہ ہی کافی ہے کوئی الٰہ نہیں مگر وہی۔ میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہ مالک ہے عرش عظیم کا۔
(سورۃ التوبہ، آیت نمبر 129) اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کریں گے، خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔"

وضاحت: یہ روایت [illegible] ضعیفہ [illegible] 1085

تفہیم السنۃ

کے مطبوعہ حصے

1. توحید کے مسائل
2. اتباع سنت کے مسائل
3. طہارت کے مسائل
4. نماز کے مسائل
5. جنازے کے مسائل
6. درود شریف کے مسائل
7. دعا کے مسائل
8. زکوۃ کے مسائل
9. روزوں کے مسائل
10. حج اور عمرہ کے مسائل
11. جہاد کے مسائل
12. نکاح کے مسائل
13. طلاق کے مسائل
14. جنت کا بیان
15. جہنم کا بیان
16. شفاعت کا بیان
17. قبر کا بیان
18. علامات قیامت کا بیان
19. قیامت کا بیان
20. دوستی اور دشمنی
21. فضائل قرآن مجید
22. تعلیمات قرآن مجید

حدیث پبلیکیشنز
2۔ شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان